حکومت مغربی پاکستان

قرطاس ابیض

۱۹۶۳ - ۶۴ء

جس میں مالیاتی اور ترقیاتی جائزہ شامل ہے

فہرست

موضوع	صفحہ
باب نمبر ۱۔	۷
صوبہ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے مالی معاملات	
باب نمبر ۲۔	۱۵
(۱) سرکاری قرضہ	
(۲) صوبائی حکومت کے قرضے اور پیشگیاں	
باب نمبر ۳۔	۳۵
حسابِ محاصل	
(۱) تاریخی پس منظر	
(۲) ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے لیے ترمیم شدہ اعداد	
(۳) ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے تخمینے	
حسابِ سرمایہ	
(۱) ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے لیے ترمیم شدہ اعداد	
(۲) ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے تخمینے	
باب نمبر ۴۔	۵۳
ترقیاتی پروگرام	
تعمیراتی پروگرام	

موضوع	صفحہ
باب ۵:۔ علاقائی ترقی	۶۱
حصہ (۱) صوبائی اسکیمیں	
حصہ (۲) پنجاب	
حصہ (۳) کراچی	
حصہ (۴) بہاول پور	
حصہ (۵) پشاور	
حصہ (۶) سرحدی علاقے	
حصہ (۷) سندھ	
حصہ (۸) بلوچستان	
مختلف شاخوں میں ترقی	
باب نمبر ۶:۔ پانی اور بجلی	۷۳
باب نمبر ۷:۔ زراعت	۹۳
(۱) زراعت اور زرعی قرضے	
(۲) جنگلات	
(۳) پرورش حیوانات	
(۴) امدادِ باہمی اور دیہی قرضے	
(۵) نوآبادکاری اور زرعی اصلاح	
(۶) مچھلی کی پرورش	
(۷) ذخیرہ خوراک	
(۸) دیہی ترقی	

موضوع	صفحہ
باب نمبر ۸:-	۱۰۷
تعمیر مکانات اور آبادکاری	
شہری ترقی	
سرکاری ملازمین کے لیے عمارتیں	
نیا دیوانِ حکومت (سکریٹریٹ) لاہور	
کراچی ترقیاتی اتھارٹی (کے۔ ڈی۔ اے)	
باب نمبر ۹:-	۱۱۳
صنعت	
صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان (ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی)	
چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن	
محکمہ صنعت	
باب نمبر ۱۰	۱۲۱
تعلیم	
(۱) یونیورسٹیاں	
(۲) کالج	
(۳) ثانوی تعلیم	
(۴) ابتدائی تعلیم	
(۵) فنی تعلیم	
(۶) معاشرتی اور تمدنی کارروائیاں	
باب نمبر ۱۱:-	۱۴۰
صحت	
دیہی مراکز صحت	

موضوع	صفحہ
انسداد ملیریا	
باب نمبر ۱۲:-	۱۴۶
نقل وحمل اور مواصلات	
مغربی پاکستان ریلوے	
شارعات	
باب نمبر ۱۳:-	۱۵۲
معاشرتی بہبود	
افراد اور روزگار	
باب نمبر ۱۴:-	۱۵۶
متفرق	
بجٹ ایک نظر میں	

فہرست گراف ہائے

۱- ذرائع اور وسائل کی پیشگیاں اور خوراک کی پیشگیاں۔

۲- ریلوے کے ذرائع اور وسائل۔

۳- اہم مدوں کے لحاظ سے محاصل کی ادائیگی کی تفصیلات ۱۹۵۶ء-۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک

۴- خرچ واجب الادا از محاصل ۱۹۵۶ء-۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک۔

۵- محاصل کی ادائیگی اور اخراجات ۱۹۵۶ء-۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک۔

۶- سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۰ء-۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک۔

۷- کل ترقیاتی پروگرام

۸- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء کے مالی وسائل کے لحاظ سے اخراجات ترقی کی تفصیلات۔

۹- ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختلف شعبوں کے لئے رقمی تعین۔

۱۰- صوبائی اسکیمیں۔

۱۱- علاقہ پنجاب۔

۱۲- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سابق پنجاب میں مختلف شعبوں کے ترقیاتی پروگرام کیلئے رقمی تعین

۱۳- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت لاہور میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے رقمی تعین

۱۴- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت ملتان میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے رقمی تعین

۱۵- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت راولپنڈی میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے رقمی تعین

۱۶- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت سرگودہا میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے رقمی تعین

۱۷- علاقہ کراچی

۱۸- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت کراچی میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۱۹- علاقہ بہاول پور

۲۰- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت بہاول پور میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۱- علاقہ پشاور۔

۲۲- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سابق صوبۂ سرحد میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۳- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت پشاور میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۴- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت ڈیرہ اسماعیل خاں میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۵- سرحدی علاقے۔

۲۶- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء- اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سرحدی علاقوں میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۷- علاقہ سندھ۔

۲۸- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سابق سندھ میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۲۹- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت حیدرآباد میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۳۰- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت خیرپور میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے رقمی تعین۔

۳۱- علاقہ بلوچستان۔

۳۲- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے سابق بلوچستان میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے رقمی تعین۔

۳۳- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت کوئٹہ میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے رقمی تعین۔

۳۴- ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء سے قسمت قلات میں مختلف شعبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے رقمی تعین۔

۳۵- قسمتوں کا سالانہ ترقیاتی پروگرام۔

۳۶- پانی اور بجلی۔

۳۷- ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء تک آبپاشی پر جملہ سرمایہ کاری

۳۸- ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک بجلی پر (جملہ) سرمایہ کاری

۳۹- زراعت

۴۰- ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک شعبۂ زراعت پر اخراجات محاصل۔

۴۱- تعمیر مکانات و آبادکاری

۴۲- صنعتیں

۴۳- تعلیم

۴۴- ۱۹۵۵ء-۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک شعبہ تعلیم و تربیت پر اخراجات محاصل

۴۵- شعبہ صحت کے لیے ترقیاتی پروگرام کے تحت رقم کا تعین۔

۴۶- ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء تک شعبۂ صحت پر اخراجاتِ محاصل۔

۴۷- مواصلات۔

۴۸- معاشرتی بہبود۔

گوشوارے

۱- ذرائع اور وسائل کی پیشگیوں اور خوراک کی پیشگیوں پر ادا کردہ سود کا کیفیت نامہ۔

۲- حسابِ محاصل۔

۳- مغربی پاکستان میں تعلیم کے اعداد و شمار۔

۴- بجٹ ایک نظر میں۔

تعارف

اس قرطاس ابیض کا مقصد مغربی پاکستان ۱۹۶۴-۶۳ء کے بجٹ کے لیے پس منظر کے طور پر معلومات فراہم کرنا ہے۔

ذیل کے نقشے میں دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں سرکاری شعبہ کے لیے تعین کردہ رقوم کا خلاصہ دیا گیا ہے:

(روپے کروڑوں میں)

[نظرثانی شدہ تا ۲۰—۵—۱۹۶۳ء]

شعبہ	دوسرے منصوبہ کے مطابق تعین شدہ رقوم
زراعت	۱۱۵٫۶۷
پانی اور بجلی	۲۲۶٫۲۶
صنعت اور حرفت	۵۷٫۲۰
مواصلات	۱۴۴٫۸۴
تعمیر مکانات اور آبادکاری	۹۱٫۱۲
تعلیم	۴۴٫۰۱
صحت	۱۶٫۰۷
معاشرتی بہبود	۳٫۷۱
کل میزان	۶۹۸٫۸۸

منصوبہ کے پہلے تین سالوں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق صوبہ مغربی پاکستان نے حسبِ ذیل رقوم صوبے کے سرکاری حلقہ کے ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں خرچ کیں :۔

(روپے کروڑوں میں)

۱۹۶۱ — ۶۰	۱۰۱ ۶ ۸۲
۱۹۶۲ — ۶۱	۱۱۴ ۶ ۶۲
۱۹۶۳ — ۶۲	۱۳۸ ۶ ۹۷

۶۳ — ۱۹۶۴ کے دوران میں ترقیاتی پروگرام کے لیے مجوزہ تعین کردہ رقم ۱۸۶ ۶ ۱۲ کروڑ کی ہے۔

منصوبہ بندی کمیشن نے مارچ ۱۹۶۳ء میں منصوبہ کا جو عبوری جائزہ لیا تھا۔ اس سے اس بات کا پتہ چلا کہ منصوبہ کے پہلے دو سالوں کے دوران میں ترقیاتی پروگرام کو روبہ عمل لانے سے انتہائی تسلی بخش نتائج برآمد ہوئے تھے۔

ملکی آمدنی میں فی الحقیقت ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اجناس خوردنی کی پیداوار کے متعلق منتہائے منصوبہ درحقیقت مقررہ مدت سے تین سال قبل حاصل ہو گیا تھا۔ صنعتی ترقی میں تقریباً ۲۳ فیصدی کا اضافہ ہو گیا تھا اور اگر ترقی کی یہ رفتار جاری رہی تو یہ منصوبہ کی مدّت کے دوران میں ۶۰ فیصدی کے منتہائے اضافے سے بھی بڑھ جائے گی۔ تنصیب شدہ بجلی کی استعداد کارکردگی ۵۹ — ۱۹۶۰ کی بہ نسبت ۶۱ — ۱۹۶۲ میں ۳۰ فیصدی زیادہ تھی اور پیدا کردہ بجلی کا حجم ۴۵ فیصدی زیادہ تھا۔ ریلوں کی ترقی سے متعلق منتہائے منصوبہ کا تقریباً ایک تہائی حصّہ حاصل کیا جا چکا ہے۔ شعبۂ مواصلات کے دوسرے حصّوں میں بھی اسی قسم کی ترقی ہوئی ہے۔

معاشی سرگرمی کے تمام شعبہ جات میں ملازمت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ گھریلو بچت کی شرح ۱۹۵۹-۱۹۶۰ء میں ۶ ۶ ۲ فیصد سے ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء کی کل ملکی پیداوار کے انداز سے ۱ ۶ ۸ فیصد تک بڑھ گئی۔

تعلیم کے میدان میں تقریباً ۷ لاکھ مزید بچے پرائمری سکولوں میں داخل کیے گئے۔

ترقیاتی منصوبوں کی عمل کاری کی موجودہ رفتار میں اضافہ کرنے اور بجٹ کی تعین کردہ

رقوم اور اصل اخراجات کے درمیانی خلاء کو کم کرنے کی غرض سے انتظامی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ منصوبوں کی تکمیل میں عجلت کی غرض سے منتخب میدانوں میں تعمیری کام میں نجی حلقہ کو شریک کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

وسائل کو ترقیاتی مقاصد کے لیے بچانے کی غرض سے غیر ترقیاتی حساب کے خرچ پر سخت پابندی کی جا رہی ہے۔ سال رواں کے اخراجات محاصل کے ترمیم شدہ تخمینے بجٹ کے تخمینوں کی بہ نسبت کم ہیں۔ صوبائی حکومت زائد اخراجات کو جو غیر جریدی (نان گزیٹڈ) ملازمین کو مجموعی تنخواہوں میں ۱۰ فیصدی اضافے کی منظوری کے نتیجے میں سال رواں کے تخمینہ بجٹ میں واجب الادا ہوئے تھے برداشت کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

بڑھتی ہوئی معیشت کی ضروریات کے مطابق مغربی پاکستان میں تنظیمی ڈھانچے کی مستقل طور پر اصلاح کی جا رہی ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی تیاری اور ان کی عمل کاری کو مختلف ماہرین کی جماعتوں نے سراہا ہے۔

منصوبے کے مطالبات سے مطابقت پیدا کرنے کی غرض سے بجٹ کے طریق کار میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی تیاری اور منظوری کے طریق کار کو معقول بنا دیا گیا ہے اور بجٹ میں شامل منظور شدہ ترقیاتی منصوبوں کے متعلق انتظامی منظوری حاصل کرنے کے طریق کار کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

دیہی معیشت میں فوری ترقی حاصل کرنے کی غرض سے تعمیراتی پروگرام کے تحت مقامی قسم کے منصوبوں کو شروع کرنے کے لیے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔

آئین میں درج شدہ پالیسی کے اصول کے مطابق صوبے میں مقابلتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں ترقی کو تیز تر کرنے کی غرض سے آئندہ سال کا ترقیاتی پروگرام تیار کیا جا چکا ہے۔

صوبے کی مالی صورت حال، اثاثے اور واجبات، محاصل و سرمایہ کے حسابات کی صورت حال، سال رواں کے ترقیاتی پروگرام کا جائزہ اور سال آئندہ کے لیے مجوزہ ترقیاتی پروگرام کا تفصیلی بیان اس قرطاس ابیض میں دیا گیا ہے۔

اگلے دو صفحوں پر نقشوں میں ۱۹۶۲-۶۳ء کے ترمیم شدہ اعداد بجٹ اور ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے محاصل اور حساب سرمایہ کے تخمینے دیے گئے ہیں۔

الطاف گوہر
ستارۂ قائد اعظم - تمغہ پاکستان سی۔ ایس۔ پی
سیکرٹری مالیات حکومت مغربی پاکستان

لاہور
۱۰ / جون ۱۹۶۳ء

حساب محاصل

(کروڑ روپوں میں)

	تخمینہ بجٹ ۱۹۶۳-۱۹۶۲ء	ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۹۶۴-۱۹۶۳ء	تخمینہ جات ۱۹۶۴-۱۹۶۳		تخمینہ بجٹ ۱۹۶۳-۱۹۶۲	ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۹۶۳-۱۹۶۲	تخمینہ بجٹ ۶۴-۱۹۶۳ء
محاصل اراضی (جملہ)	۱۵٫۶۰	۱۶٫۸۷	۱۵٫۲۹	عمومی انتظام پولیس اور دیگر	۳۲٫۶۴	۳۳٫۱۷	۳۴٫۵۳
مرکز سے واپسی رقوم	۳۴٫۷۱	۳۵٫۶۹	۳۷٫۳۲	متفرق کارروائیوں پر کل غیر ترقیاتی اخراجات			
دیگر محصول	۱۵٫۱۹	۱۵٫۵۱	۱۷٫۷۵				
شرح آب (خالص)	۸٫۵۶	۸٫۸۳	۶٫۵۶	خدمات قرضہ	۱۶٫۷۰	۱۵٫۱۶	۱۹٫۲۲
انتظامی عمومی اور محکمہ جات رفاہی سے ادائیگیاں	۵٫۹۲	۶٫۹۳	۷٫۳۴		۳۸٫۹۶	۳۸٫۵۳	۴۳٫۳۰
مرکزی حکومت سے امدادی رقوم	۱۱٫۴۷	۲۳٫۴۲	۱۶٫۳۳	رفاہی محکمہ جات مثلاً دیوانی تعمیرات آبپاشی تعلیم صحت اور زراعت کے لیے کل غیر ترقیاتی اخراجات	۲۰٫۴۹	۱۹٫۴۱	۲۵٫۶۴
دیگر ادائیگیاں	۲۴٫۴۸	۲۵٫۵۲	۳۳٫۹۴	حساب محاصل پر ترقیاتی اخراجات	۷٫۲۴	۲۲٫۵۰	۱۱٫۸۴
				زاید محاصل			
میزان	۱۱۵٫۹۳	۱۲۸٫۷۷	۱۳۴٫۵۳	میزان	۱۱۵٫۹۳	۱۲۸٫۷۷	۱۳۴٫۵۳

حساب سرمایہ (کروڑ روپوں میں)

وصولیاں	تخمینہ بجٹ ۱۹۶۲-۶۳ء	ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۹۶۴-۶۳ء	تخمینہ بجٹ ۱۹۶۴-۶۳ء
حساب محاصل میں سے زائد	۷٫۲۴	۲۲٫۵۰	۱۱٫۸۲
مستقل قرضے (خالص)	۱٫۳۲	۱٫۳۴	٫۹۷
قرضہ جاریہ (خالص	۵٫۰۰	--	
مرکزی حکومت کی جانب سے قرضے (خالص)	۹۴٫۹۰	۶۸٫۶۴	۱۰۵٫۴۴
قرضے کی بازیابیاں اور پیشگیاں	۳٫۳۳	۶٫۴۲	۸٫۳۰
مرکزی حکومت کی جانب سے عطیات کے علاوہ حساب سرمایہ پر وصولیاں اور بازیابیاں	۱۴٫۱۶	۱۶٫۴۴	۱۳٫۸۱
تخفیف یا قرضے سے احتراز کی حد بندی	۴٫۰۰	۵٫۱۱	۷٫۱۸
قرضے (خالص) جو چیزوں سے باہر ہیں	۱٫۶۵	۱٫۸۹	۲٫۰۰
امانات و ترسیلات (خالص) کی مدیں	۱۰٫۵۹	۴٫۰۶	۷٫۵۰
کل سرمایے کی وصولیاں	۱۵۱٫۳۱	۱۳۵٫۶۷	۱۶۷٫۷۱
نقد بقایا کا استعمال	۲٫۲۶	۷٫۸۹	۶٫۷۸
کل وصولیاں	۱۵۳٫۵۷	۱۲۷٫۷۸	۱۷۴٫۴۹

ادائیاں	تخمینہ بجٹ ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء	ترمیم شدہ تخمینہ ۱۹۶۳-۶۲ء	تخمینہ بجٹ ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء
صرف سرمایہ	۷۲٫۰۸	۶۵٫۴۰	۸۷٫۳۵
صوبائی حکومت کی جانب سے (جملہ) قرضہ جات اور پیشگیاں	۶۲٫۰۵	۴۸٫۶۶	۷۳٫۱۷
غیر ترقیاتی اخراجات	۹٫۴۴	۳٫۷۲	۳٫۹۷
ورسائر خرچ	۱۰٫۰۰	۱۰٫۰۰	۱۰٫۰۰
کل ادائیاں	۱۵۳٫۵۷	۱۲۷٫۷۸	۱۷۴٫۴۹

باب — ۱

صوبہ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے مالی معاملات

گراف

ذرائع و وسائل
گوشوارۂ سود
ذرائع و وسائل ریلوے

باب ۔ ۱

انضمام کے وقت صورت حال ۔ صوبۂ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت صوبائی حکومت کے پاس ۳۰ کروڑ کی مالیت کے سیال اثاثے تھے ۔ ان اثاثوں میں غذائی اجناس کے ذخیرے ۱۹ کروڑ کی مالیت کے تمسکات اور ۱۱ کروڑ نقد شامل تھے ۔

۶۱ - ۱۹۶۲ء کے آخر تک صورت حال ۔ گزشتہ مالی سال ۶۱ - ۱۹۶۲ء کے آخر تک صوبے کے مالیاتی معاملات کے نتائج کا خلاصہ محکمہ حسابات کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق درج ذیل ہے :-

بدحساب	صوبۂ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت یعنی ۱۴ - ۱۰ - ۵۵ء سے ۱۹۵۹ء - ۶۰ء کے آخر تک متزائد میزان	صوبۂ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے ۶۰ - ۱۹۶۱ء کے آخر تک متزائد میزان (جون آخر)	۶۱ - ۱۹۶۲ء کے آخر میں میزان کل (ضمنی زمرۂ اوّل)
۱	۲	۳	۴
	ہندسے کروڑوں میں		
۱۔ محاصل	۳٫۱۶	۴٫۰۲	۴٫۹۶
۲۔ اخراجات	-۳٫۰۳	-۳٫۶۸	-۴٫۴۵
فاضلہ برحسابات محاصل	+۱۳	+۳۴	+۵۱
۳۔ اخراجات سرمایہ ماسوائے تجارت سرکاری	-۱٫۳۹	-۱٫۶۶	-۲٫۱۰

۴ - تجارت سرکاری	۲	۱۲	۱۳-
۵ - قرضہ سرکاری	۱٫۲۷	۱٫۵۹	۱٫۹۹
۶ - صوبائی حکومت کے قرضے اور پیشگیاں	۲۸-	۳۹-	۶۳-
۷ - ذخیرے سے باہر قرضہ	۴	۶	۷
۸ - امانتیں و پیشگیاں	۳۰	۳۳	۳۵
۹ - معلق رقوم	۲۲-	۲۶-	۲۴-
۱۰ - ترسیلات رقوم	۵-	۲۲-	۷
۱۱ - امانت ہائے سٹیٹ بنک	۱-	—	—
میزان	۱۹-	۹-	۱۱-

فاضلہ محاصل - مندرجہ بالا نقشے سے ظاہر ہے کہ حساب محاصل میں صوبائی فاضلہ میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۵۹ — ۶۰ء کے آخر میں فاضلہ ۱۳ کروڑ تھا۔ ۶۰ — ۱۹۶۱ء کے آخر میں یہ بڑھ کر ۳۴ کروڑ ہو گیا اور ۶۱ — ۱۹۶۲ء کے آخر میں بڑھ کر ۵۱ کروڑ تک جا پہنچا۔

یہ صحیح ہے کہ صوبے کا قرضہ عامہ بڑھ کر ۱۹۹ کروڑ تک جا پہنچا ہے۔ لیکن اس کی کافی سے زیادہ تلافی صوبے کی براہ راست سرمایہ کاریوں سے ہو جاتی ہے جن کی میزان ۲۱۰ کروڑ تک ہے۔ اس کے علاوہ صوبے نے مختلف ترقیاتی اداروں کو قرضہ اور پیشگیاں دی ہیں جن کی رقم ۶۳ کروڑ بنتی ہے۔ ۲۴ کروڑ کی ایک رقم ابھی تک مد معلق کے تحت پڑی ہے اور جب اس رقم کا تصفیہ ہو جائے گا تو مالیاتی صورت حال میں مزید تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔

سال رواں - سال رواں کا آغاز ۴۰ لاکھ کے بقایا جمع سے ہوا۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت کے پاس غذائی اجناس کے خالص ذخائر مالیتی ۸۰ء۱۰ کروڑ اور ۵۱ء۱۰ کروڑ کی قدر عرفی کی تمسکات بھی تھیں۔ تاہم غذائی ذخائر پر پیشگیوں کا بار بڑھ گیا۔ جن کی رقم ۱۵ کروڑ تھی اور تمسکات کے تحت صوبائی حکومت نے ۸ء۱۲ کروڑ کی پیشگیاں

برائے ذرائع و وسائل حاصل کر لی تھیں۔ صوبے کے خالص سیال واجبات یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو ۱ء۴۱ کروڑ تھے جیسا کہ ذیل کے نقشے سے ظاہر ہے۔

	(روپے کروڑوں میں)
۱۔ موجودہ غذائی اجناس کے ذخائر	۱۰ء۸۷
منہا۔ واجب الادا واجبات	۰۰ء۰۷
خالص غذائی ذخائر	۱۰ء۸۰
۲۔ تمسکات	۱۰ء۵۱
نقد بقایا	۰۰ء۴۰
میزان	۲۱ء۷۱

۲۱ء۷۱ کروڑ کے مقابل مندرجہ ذیل پیشگیاں واجب الادا تھیں۔

	(روپے کروڑوں میں)
۱۔ جدولی بنکوں سے پیشگیاں	۱۵ء۰۰
۲۔ پیشگی ذرائع و وسائل از سٹیٹ بنک	۸ء۱۲
میزان	۲۳ء۱۲
خالص سیال واجبات	۱ء۴۱

(۲۳ء۱۲ — ۲۱ء۷۱)

ذرائع و وسائل کی صورت حال ۔ صوبے کے ذرائع و وسائل کی صورت حال محدود نقد بقائے اور سیال اثاثوں کے پیش نظر موثر کنٹرول اور نگرانی کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ کنٹرول کتنے موثر طور پر حاصل ہوا۔ اس کا اندازہ صفحہ   پر گراف سے اور صفحہ نمبر   پر وضاحتی نقشے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ جن میں صوبے کی طرف ۶۰ — ۱۹۶۱ء سے اب تک غذائی پیشگیوں اور ذرائع و وسائل کی پیشگیوں پر ادا کردہ سود کی رقم دکھائی گئی ہے۔

پیشگیوں پر سود ۔ ۶۰ — ۱۹۶۱ء کے سال کے دوران میں صوبے نے پیشگیوں پر سود کے طور پر ۶۲ء۴۵ لاکھ کی مجموعی رقم ادا کی۔ ۶۱ — ۱۹۶۲ء میں سود کی مد میں واجبات ۳۴ء۴۶ لاکھ ہو گئے۔ وسائل کے منصفانہ اور محتاط استعمال کے نتیجے میں سود کی مد میں واجبات

اس سال کم ہو کر ۸۰ء ۳۱ لاکھ تک آ گئے ہیں (۳۱ مئی ۱۹۶۳ء تک)

تجارتی پیشگیاں - ذرائع و وسائل کے گراف سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی ۱۹۶۲ء کے شروع میں غذائی پیشگیاں صوبے کے قابل حصول انتہائی حد یعنی ۱۵ کروڑ تھیں مسلسل کوشش کے نتیجے میں ان پیشگیوں کو نومبر ۱۹۶۲ء کے وسط تک کافی کم کر دیا گیا تھا اور فروری ۱۹۶۳ء کے وسط میں ان کو حتمی طور پر بے باق کر دیا گیا۔ اس وقت سے اب تک صوبے نے تجارتی بینکوں سے کوئی رقم ادھار لینے کی طرف رجوع نہیں کیا۔

سٹیٹ بینک سے پیشگیاں - سٹیٹ بینک سے حاصل کردہ ذرائع وسائل کی پیشگیاں دسمبر ۱۹۶۲ء کے تیسرے ہفتے میں بے باق کر دی گئیں اور اپریل ۱۹۶۳ء کے آخر تک صفر کی سطح پر رہیں۔ مئی ۱۹۶۳ء کے دوران میں سٹیٹ بینک آف پاکستان سے مختصر وقفوں کے لیے محدود گنجائش حاصل کی گئی۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ موجودہ مالی سال کے اختتام کے وقت صوبے پر سٹیٹ بنک آف پاکستان سے غذائی اجناس کے مقابل یا ذرائع و وسائل کی سہولتوں کے مقابل پیشگیوں کا کوئی بار نہیں ہوگا۔ دسمبر ۱۹۶۲ء کے وسط سے لے کر اپریل ۱۹۶۲ء کے آخر تک ساڑھے چار مہینے کا وقفہ جس کے دوران میں صوبے نے کوئی ذرائع و وسائل یا غذائی پیشگی نہیں لی، صوبۂ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے لے کر اب تک اپنی قسم کا طویل ترین وقفہ ہے۔ اسی وجہ سے صوبے کے سود کے واجبات میں ۵۰ فیصد سے بھی زیادہ کمی ہو گئی ہے۔

بقایا ریلوے - ریلوے حسابات میں بڑے منفی بقایا جات کے باوجود صوبہ اس قابل رہا کہ ذرائع و وسائل کی تسلی بخش صورتِ حال برقرار رکھ سکے۔ محدود وقفوں کے سوا سارا سال ریلوے بقایا صفر کی سطح سے نیچے رہا۔ جیسا کہ صفحہ نمبر   پر گراف سے ظاہر ہے ناسازگار ریلوے بقایا بڑی حد تک اس غیر موزوں طریقہ حساب کا نتیجہ ہے جو مرکزی حکومت کے ریلوے کے حساب میں منتقل کردہ بیرونی قرضوں کے مجرا کے تسویہ کے متعلق ہے۔ اب چونکہ طریقہ جات حساب میں نقائص معلوم ہو چکے ہیں اس لیے ان کو دور کرنے کے لیے کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس وقت یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ اگر صوبے کی ذرائع و وسائل کی صورتِ حال پر ریلوے فنڈ کے حسابات کا بوجھ نہ پڑتا تو سود کی مد میں واجبات کافی حد تک مزید کم ہوتے۔

مرکزی حکومت کی طرف سے فنڈوں کی واگزاری ۔موجودہ مالی سال کے پہلے چند مہینوں کے دوران میں صوبے کے ذرائع و وسائل کی صورتِ حال غیر تسلی بخش ہونے کے وجوہ میں سے ایک ان فنڈوں کی وصولی میں تاخیر بھی تھی جنھیں مرکزی حکومت نے صوبے کو مالی امداد کی حیثیت سے دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ اب ان فنڈوں کی واگزاری کے لیے طریق کار منضبط ہوچکا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ صورت حال اگلے سال زیادہ تسلی بخش ہوگی۔

باب ۲

۱۔ سرکاری قرضہ

۲۔ صوبائی حکومت کے قرضے اور پیشگیاں

باب - ۲

حصہ - ۱

منتقل واجب الادا قرضے

صوبائی حکومت کے مستقل واجب الادا قرضہ جات ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو ۱۲۶٫۷۴ کروڑ بنتے تھے ۔ مالی کمیشن کی سفارشات پر فیصلہ کے نتیجے کے طور پر ان قرضہ جات کا حساب لگایا گیا تھا۔ اور مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو امکانی صورت حال کے مطابق کل صوبائی قرضے تقریباً ۲۰۷٫۹۶ کروڑ بنیں گے ۔ اس رقم کا تجزیہ حسب ذیل ہے :-

	(کروڑ روپوں میں)
۱ ۔ قرضہ جات مارکیٹ	۳۹٫۸۸
۲ ۔ مجموعی قرضہ	۷۴٫۴۹
۳ ۔ ترقیاتی قرضہ * ۱۹۶۱-۶۲ء	۲۸٫۶۸
۴ ۔ قرضہ برائے زرعی ترقیاتی منصوبہ ۱۹۶۱-۶۲ء **	۱٫۵۰
۵ ۔ ترقیاتی قرضہ	۲۵٫۹۲
۶ ۔ غیر ملکی قرضہ جات ***	۱۱٫۸۱
(موصول شدہ تا ۳۰ جون ۱۹۶۱ء)	۲٫۴۵
۷ ۔ غیر ملکی قرضہ ۱۹۶۱-۶۲ء (یو۔ایس۔اے۔آئی۔ڈی	
۸ ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی اے۔آئی۔ڈی کا قرضہ ۱۹۶۲-۶۳	۱۳٫۲۳
میزان	۲,۰۷٫۹۶

٭ غیر ملکی قرضہ جات سے وہ قرضے مراد ہیں جو مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو نقدی، اشیاء اور سامان وغیرہ کی شکل میں مختلف منصوبوں کے لیئے دیتی ہے خود مختار ادارے جو غیر ملکی قرضہ لیتے ہیں وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری میں نہیں ہوتے بلکہ وہ ادارے خود ادا کرتے ہیں ۔ ان قرضوں کے سود اور اصل کی ادائیگی رقوم صوبائی بجٹ میں ایک طرف اخراجات اور دوسری طرف آمدنی کی متعلقہ مدات میں دکھائی جاتی ہیں۔

٭٭ یہ قرضہ جات نقد قرضے ہیں جو مرکزی حکومت نے زرعی سیکٹر کے ماسوا دیگر منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے دیئے تھے۔

٭٭٭ یہ قرضہ جات نقد قرضے ہیں جو مرکزی حکومت نے زرعی سیکٹر میں ترقیاتی سکیموں کے لئے دیئے تھے۔

قرضہ جات مارکیٹ

۳۹۶۸۰ کروڑ روپے کی مالیت کے قرضہ جات مارکیٹ کی مکمل تفصیلات حسب ذیل ہیں:-

قرضہ جات

قرضہ جات بقایا تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء

۱۔	۴ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۴۸ء	۱،۷۴،۴۰۰ ۶ ۰۰
۲۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۴۹ء	۱،۱۱،۰۰۰ ۶ ۰۰
۳۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۵۲ء	۴،۹۴،۴۰۰ ۶ ۰۰
۴۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۵۵ء	۲،۴۶،۴۰۰ ۶ ۰۰
۵۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۵۶ء	۷،۴۳،۳۰۰ ۶ ۰۰
۶۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۵۸ء	۱۸،۲۷،۳۰۰ ۶ ۰۰
۷۔	۳ فیصد پنجاب بونڈز ۱۹۶۰ء	۱۱،۶۸،۷۰۰ ۶ ۰۰
۸۔	۳ فیصد این۔ ڈبلیو۔ ایف پی قرضہ ۱۹۵۲ء	۷،۴۰۰ ۶ ۰۰
۹۔	۳ فیصد سندھ قرضہ ۱۹۵۸ء	۱۲،۸۷،۳۰۰ ۶ ۰۰
۱۰۔	۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۱۹۶۱ء	۳،۷۳،۲۰۰ ۶ ۰۰

۱۱ -	۳½ فیصد پنجاب قرضہ	۶۲ - ۱۹۶۳ء	۳،۵۴،۷۲،۸۰۰ ۶۰۰
۱۲	" " " "	۱۹۶۳ء	۳،۹۴،۱۲،۴۰۰ ۶۰۰
۱۳	" " " "	۱۹۶۴ء	۳،۸۸،۵۵،۵۰۰ ۶۰۰
۱۴	" " این ڈبلیو الیف پی قرضہ ۶۴ ۱۹ء		۷،۵۰،۰۰۰ ۶۰۰
۱۵	" " مغربی پاکستان قرضہ	۶۲ - ۱۹۶۱ء	۷،۰۶،۷۰۰ ۶۰۰
۱۶	" " " " "	۱۹۶۵ء	۷،۶۳،۲۹،۱۰۰ ۶۰۰
۱۷	۴ فیصد مغربی پاکستان قرضہ	۱۹۶۶ء	۵،۰۰،۰۰،۰۰۰ ۶۰۰
۱۸	" " " "	۱۹۶۷ء	۴،۴۳،۲۸،۵۰۰ ۶۰۰
۱۹	" " " "	۱۹۶۸ء	۵،۰۰،۸۶،۷۰۰ ۶۰۰
۲۰	۴½ فیصد مغربی پاکستان قرضہ	۱۹۶۵ء	۵،۰۰،۰۸،۹۰۰ ۶۰۰
	میزان		۳۹،۸۷،۸۵،۱۰۰ ۶۰۰

مجموعی قرضہ

مندرجہ ذیل نقشہ ۹۴،۴۷ کروڑ روپے کی رقم بسلسلہ صوبائی مجموعی فنڈ قرضہ تا اختتام جون ۱۹۶۱ء کی تفصیلات کو ظاہر کرتا ہے:-

۱ -	مرکزی علاقہ محاسبی (سابق پنجاب و حکومت مغربی پاکستان کو قرضہ جات)	۲،۰۷،۱۴،۹۲،۵۸۸ ۶۱۳
۲ -	شمالی علاقہ (سابق شمالی مغربی سرحدی صوبہ)	۵۱،۸۸،۱۷،۰۴۴ ۶۲۹
۳ -	جنوبی علاقہ (سابق سندھ)	۲،۲۱،۲۲،۴۷۸ ۶۵۹
۴ -	بہاول پور	۴،۴۶،۱۲،۵۴۶ ۶۵۰
۵ -	بلوچستانی ریاستوں کی یونین	۱،۳۱،۴۵،۹۷۰ ۶۰۰
۶ -	غیر ملکی قرضہ ۶۰-۱۹۵۹ء (مدا ئیں شامل نہیں)	۹۱،۱۶،۶۰۰ ۶۰۰

میزان	۲،۲۱،۹۳،۳۰،۶۴۹ ۶۵۱

منہا ۔ قرضہ جات جو گرانٹ میں تبدیل کردیئے گئے ہیں	۱۷،۶۸،۳۳،۲۸۰٫۰۰
منہا ۔ آبپاشی کے رابطوں پر اخراجات	۲۸،۵۲،۱۳،۷۱۳٫۰۰
منہا ۔ قرضہ قبل تقسیم	۱۲،۳۵،۵۲،۲۶۳٫۷۹
منہا ۔ غیر ملکی قرضہ جات	۱۲،۴۵،۹۱،۰۴۵٫۱۹
میزان منہایاں	۷۱،۰۱،۹۰،۳۰۱٫۹۸
خالص واجبات	۱،۵۰،۹۱،۴۰،۲۴۷٫۵۳
یعنی	۱،۵۰،۹۱،۴۰،۲۴۸٫۰۰
⊙ نصف رقم بطور مجموعی قرضہ سمجھی جائے	۷۵،۴۵،۷۰،۱۲۴٫۰۰
بازادائی بدوران ۶۳-۱۹۶۲ء	۹۶،۵۷،۳۹۰٫۰۰ -
متوقع بقایا بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۳ء	۷۴،۴۹،۱۲،۷۸۴٫۰۰

مرکزی قرضہ جات

مالی سال رواں کے مرکزی قرضہ جات کے ترمیم شدہ تخمینہ کی رقم ۱۱٫۳۸ کروڑ روپے ہے ۔ قرضہ جات مارکیٹ پر سود کا ترمیم شدہ تخمینہ ۱٫۶۸ کروڑ روپے ہے۔ مرکزی قرضہ جات اور قرضہ جات مارکیٹ پر سود کی ادائی کا سال آئندہ کا تخمینہ علی الترتیب ۱۴٫۳۵ کروڑ اور ۱٫۷۰ کروڑ روپے ہیں ۔ تفصیلات ذیلی نقشہ میں ظاہر کی گئی ہیں :-

(اعداد کروڑ میں)

قسم بندی	رقم قرضہ	سود برائے سال ۱۹۶۲-۶۳	سود برائے سال ۱۹۶۳-۶۴ء
۱ - قرضہ جات مارکیٹ	۳۹٫۸۸	۱٫۶۸	۱٫۷۰
۲ - مجموعی قرضہ	۷۲٫۴۹ +	٫۵۲	٫۵۳
۳ - خارجی قرضے			
(۱) خارجی قرضے (جو ۳۰ جون ۱۹۶۱ء تک وصول کئے گئے تھے	۱۱٫۸۱	٫۴۰	٫۵۰

⊙ ان میں سے نصف قرضہ جات فنانس کمیشن کی سفارشات پر نافذ کردہ صدارتی حکم نمبر ۲۳ کے تحت مرکزی حکومت نے قلم زد کر دیئے ہیں ۔

(iii) خارجی قرضے ۶۲-۱۹۶۱ء			
(ii) ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آئی۔ڈی ایجنسی کے قرضے)	۲٫۲۲۵ ‡	٫۱۲	٫۱۲
(iii) ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آئی۔ڈی ایجنسی کے ۶۳-۱۹۶۲ء کے قرضے	۱۳٫۲۲۳ ‡	٫۲۱	٫۶۳
(vi) ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آئی۔ڈی ایجنسی کے قرضے متوقع برائے ۶۴-۱۹۶۳ء	۵٫۰۰ ‡	—	٫۲۱
(v) خارجی قرضہ جات ریلوے	§	۲٫۱۲	۲٫۲۳
(vi)		۲٫۸۵	۳٫۶۹
(vi) واپڈا کے خارجی قرضے	§		
(ا) ڈی۔ایل۔ایف	§	٫۵۹	٫۹۲
(ب) جرمنی کا قرضہ	§	٫۴۱	٫۲۷
(ج) برطانیہ کا قرضہ	§	٫۰۵	٫۰۴
(د) آئی۔ڈی۔اے کے قرضہ جات	§	—	٫۱۰
(vii) ڈبلیو۔پی۔آر۔ٹی۔سی کا جرمن قرضہ		٫۰۲	٫۰۴
		۱٫۰۷	۵٫۱۹
خارجی قرضہ جات پر مجموعی سود		۳٫۹۲	۱٫۴۷

۴۔ دیگر قرضہ جات

(i) ترقیاتی قرضہ ۶۲-۱۹۶۱ء	۲۸٫۶۸ ‡	۱٫۳۶	۱٫۳۶
(ii) ترقیاتی قرضہ ۶۳-۱۹۶۲ء	۳۵٫۹۲ ‡	٫۷۹	۱٫۸۳
(iii) متوقع ترقیاتی قرضہ ۶۴-۱۹۶۳	۷۹٫۷۱ ‡	—	٫۷۹

(۱۷) زرعی ترقی کی سکیموں کے لئے ترقیاتی قرضہ برائے ۶۲-۱۹۶۱	۶۵۰ ‡	۶۰۷ / ۲۶۲۲	۶۰۷ / ۴۶۰۵

۵۔ مغربی پاکستان ریلوے

مرکزی حکومت کی سرمایہ کاری پہ واجب الادا رقم	—	۴۶۶۱	۴۶۶۱
مرکزی قرضہ جات پہ کُل سود	—	۱۱۶۲۸	۱۴۶۳۵

+ اجتماعی قرضے پر ۵۳ء کروڑ روپے کی ایک رقم سال ۱۹۶۱ء-۶۲ء کے سود کے واجبات کے بقایا ⅕ حصہ کی وجہ سے ہے جو پانچ اقساط میں واجب الادا ہیں۔ سال ۱۹۶۲ء-۶۳ کے لئے اور بعد کے دو سالوں کے لئے اجتماعی قرضے پر کوئی سود واجب الادا نہیں ہے۔

‡ ترقیاتی قرضے برائے سال ۱۹۶۱ء-۶۲ء پر مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ شرح سود ۷۵ء۴ فیصد ہے سال ۱۹۶۲ء-۶۳ اور ۶۳ء-۶۴ء کے قرضوں کے لئے بھی، مرکزی حکومت کی طرف سے شرح سود کا تعین ہونے تک، یہی شرح عاید کی گئی ہے۔

§ ایسے قرضہ جات جن کا انتظام راست طور پر مرکزی حکومت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اور جن کے اندراجات وہ خود کرتی ہے یہاں نہیں دیئے گئے ہیں۔

غیر سرمایہ بند قرضے

متذکرہ بالا کے علاوہ بیرون از ذخائر قرضوں پر سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق ۷۸ء کروڑ روپے کی ایک رقم کی ادائی کی توقع ہے۔ اس حساب میں سال آئندہ کے لئے ۶۵۳ کروڑ روپے کی گنجائش ہے۔

مد محفوظ فرسودگی برائے مغربی پاکستان ریلوے

مغربی پاکستان کی ریلوں کے مد محفوظ فرسودگی پر سود کی ادائی سے متعلق

۱۲۱ء۶ کروڑ روپے کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے۔

خدمات قرضہ

مفصلہ بالا سودی اخراجات کے علاوہ خدمات قرضہ کے لئے سال رواں کا ترمیم شدہ تخمینہ ۶ء۴۸ کروڑ روپے کا ہے۔ اس مد کے تحت سال آئندہ کے لئے ۶ء۶۸ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مد ۲۲۔ سود پر قرضہ و دیگر واجبات" کے تحت سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق مجموعی رقم ۱۳۶ء۹۶ کروڑ بنتی ہے۔ اس مد کے تحت آئندہ سال کے لئے ۱۷۶ء۴۹ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مستقل قرضہ کی ادائی

ترمیم شدہ تخمینہ جات اور تخمینہ جات برائے ۶۴-۱۹۶۳ء کے مطابق سال رواں کے لئے مستقل قرضہ کی ادائی اور مرکزی حکومت سے موصول شدہ قرضہ جات کی باز ادائی سے متعلق صورت حال ذیل میں ظاہر کی گئی ہے۔

مستقل قرضہ (ادا شدہ)

(ہزاروں میں)

	تخمینہ جات ۶۳-۱۹۶۲ء	ترمیم شدہ تخمینے ۶۳-۱۹۶۲ء	تخمینہ جات ۶۴-۱۹۶۳ء
انفکاک ۳ فیصد مغربی پاکستان قرضہ ۶۲-۱۹۶۱ء	۳,۶۷,۵۰	۳,۶۷,۵۰	......
انفکاک ۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۱۹۶۳ء	......	......	۳,۹۲,۱۷
انفکاک ۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۶۳-۱۹۶۲ء	......	......	۳,۵۴,۷۳
انفکاک اراضی کمیشن معاوضہ بونڈ	۱,۵۰,۰۰	۱,۲۰,۰۰	۱,۰۰,۰۰
میزان	۵,۱۷,۵۰	۴,۸۷,۵۰	۸,۴۶,۸۹

یہ تخمینے سال آئندہ کے دوران میں متوقع معاملات پر مبنی ہیں۔

مرکزی حکومت کی طرف سے موصول شدہ قرضہ جات کی باز ادائی:-

	تخمینہ جات ۱۹۶۲-۶۳ء	ترمیم شدہ ۱۹۶۲-۶۳ء	تخمینہ جات ۱۹۶۳-۶۴ء
مجموعی قرضہ	۹۶،۵۷	۹۶،۵۷	۹۶،۵۸
غیر ملکی قرضہ تا ۱۹۶۰-۶۱	۳۹،۵۱	۳۹،۵۱	۴۰،۶۶
غیر ملکی قرضوں کی بازادائی (ریلوے)	۱،۷۴،۷۹	۲،۱۴،۹۹	۲،۸۱،۲۲
ڈی۔ایل۔ایف۔ قرضہ جات (واپڈا)	۵۲،۶۹	۵۳،۱۹	۵۹،۰۲
جرمن قرضہ (واپڈا)	۲۲،۹۰	۳۳،۲۴	۶۶،۵۵
برطانوی قرضے (واپڈا)	۱۴،۰۱	۱۴،۰۱	۱۴،۰۱
جرمن قرضہ (ڈبلیو آر۔ٹی۔سی)	....	۶۰،۰۰	۶۰،۰۰
برطانوی قرضے (ڈبلیو آر۔ٹی۔سی)	....	....	۱،۰۰،۰۰
میزان	۴،۰۰،۴۷	۵،۱۱،۵۱	۷،۱۸،۰۴

ترمیم شدہ تخمینہ جات برائے ۱۹۶۲-۶۳ء میں اضافہ زیادہ تر مرکزی حکومت کے قرضہ جات برائے مختلف خودمختار ادارہ جات یعنی واپڈا، ریلوے وغیرہ کی اصلی رقوم کی باز ادائی میں اضافہ کے باعث ہے۔

تخمینہ برائے ۱۹۶۳-۶۴ء میں اضافہ مختلف قرضہ جات بازادائی کی اصل کی مساوی قسطوں میں تدریجی اضافے اور برطانوی قرضہ جات کے مقابل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی طرف سے ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں بازادائی کے لئے ۱ کروڑ روپے کی گنجائش کے شمول کی وجہ سے ہے۔

حصّہ ۲

قرضے اور پیشگیاں

مندرجہ ذیل پیروں میں صوبائی حکومت کے قرضوں اور پیشگیوں کی تازہ ترین صورت حال کو مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نقاوی قرضے میزانیے میں یہ تخمینہ لگایا گیا تھا کہ کاشت کاروں سے ۱،۰۶،۴۳،۰۰۰/- روپے کی ایک رقم تقاوی قرضوں کی بازیابی کے طور پر وصول کی جائے گی۔ ترمیم شدہ تخمینوں سے ۹۶،۳۰،۰۰۰/- روپے کی بازیابی ظاہر ہوتی ہے۔ صوبے میں بقایا تقاوی قرضوں کی کل تخمینی رقم جو یکم جولائی ۱۹۶۴ء کو تھی ذیل میں دکھائی گئی ہے۔

(ا) یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو واجب الادا رقم

سابق صوبہ پنجاب ۱۹۵۹-۶۰ء	۱،۴۶،۲۴،۰۰۰
سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ ۱۹۵۹-۶۰ء	۶۸،۸۷،۰۰۰
سابق سندھ ۱۹۵۹-۶۰ء	۲،۲۱،۹۶،۰۰۰
میزان	۴،۳۷،۰۷،۰۰۰

(ب) بقایا کے ان اعداد میں مندرجہ ذیل اعداد کا اضافہ کرنا چاہیئے جس سے وہ رقوم ظاہر ہوتی ہیں جو ۶۳-۱۹۶۴ء تک کے میزانیے میں تقاوی قرضوں کی ادائیگی کے لئے مہیا کی گئی تھیں:-

۱۹۶۰-۶۱ء	۱،۷۷،۸۷،۰۰۰
۱۹۶۱-۶۲ء	۱،۴۵،۲۰،۲۳۰
۱۹۶۲-۶۳ء	۱،۱۰،۰۰،۰۰۰
۱۹۶۳-۶۴ء	۱،۳۰،۰۰،۰۰۰

اس طرح تقاوی قرضے کی کل بقایا رقم ۱۰,۰۰,۱۴,۲۳۰ روپے ہوگی۔ ۱۹۶۱-۶۰ء سے بازیابیوں کی صورتِ حال مندرجہ ذیل ہے:-

۱۹۶۱-۶۰ء	(ترمیم شدہ تخمینہ)	۱,۴۱,۴۰,۳۰۰
۱۹۶۲-۶۱ء	(" " ")	۱,۰۰,۴۵,۰۰۰
۱۹۶۳-۶۲ء	(" " ")	۹۶,۳۰,۰۰۰
۱۹۶۴-۶۳ء	(" " ")	۱,۰۶,۰۰,۰۰۰
	میزان	۴,۴۴,۱۵,۳۰۰

تقاوی قرضے کی بابت واجب الادا بقایا رقم ۵,۵۵,۹۸,۹۳۰ روپے ہوتی ہے، جیسا کہ ذیل میں دکھایا گیا ہے:-

تقاوی قرضے جو ۳۰-۶-۱۹۶۴ تک دیے گئے یا دیے جائیں گے۔	۱۰,۰۰,۱۴,۲۳۰
منہا تقاوی پیشگیاں جو ۳۰-۶-۱۹۶۴ء تک وصول کیے گئے یا کیے جائیں گے۔	۴,۴۴,۱۵,۳۰۰
۱-۷-۱۹۶۴ء کو متوقع بقایا	۵,۵۵,۹۸,۹۳۰

تقاوی قرضوں کے بارے میں سود کی رقم مندرجہ ذیل ہے (سود بشرح $5\frac{3}{4}$ فی صد سالانہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے لگایا گیا ہے۔)

	ترمیم شدہ تخمینے	روپے
۱۹۵۷-۵۶ء	"	۲,۸۴,۲۰۰
۱۹۵۸-۵۷ء	"	۲,۸۶,۶۵۰
۱۹۵۹-۵۸ء	"	۳,۸۵,۷۴۰
۱۹۶۰-۵۹ء	"	۸,۵۰,۵۰۰
۱۹۶۱-۶۰ء	"	۸,۳۲,۰۰۰
۱۹۶۲-۶۱ء	"	۶,۰۷,۲۰۰
۱۹۶۳-۶۲ء	"	۱۰,۴۸,۰۰۰
۱۹۶۴-۶۳ء	(تخمینہ میزانیہ) "	۱۰,۷۰,۰۰۰

تقاوی قرضے کی شرائط کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے۔ یہ شرائط ہر قرضے کے لیے مختلف ہوتی ہیں لیکن عموماً مندرجہ ذیل اصول مدِنظر رکھے جاتے ہیں۔

(۱) تقاوی قرضے دو قوانین کے تحت دیے جاتے ہیں یعنی قانون قرضہ جات اصلاح اراضی ۲۹ بابت ۱۸۸۳ء اور قانون قرضہ جات زراعت پیشہ ۱۸ بابت ۱۹۵۸ء۔ اول الذکر قانون کے تحت رقم طویل المیعاد اصلاحات کے لیے دی جاتی ہے مثلاً کنوئیں تعمیر کرنے، نل کنوؤں کی تنصیب، زمین کو ہموار کرنے اور دیگر اصلاحات وغیرہ کے لیے۔ موخر الذکر قانون کے تحت قرضے تھوڑی مدت کے لیے ان مختلف مقاصد کے لیے دیے جاتے ہیں جو کار ہائے زراعتی سے متعلق ہوں مثلاً بیج، مصنوعی کھاد، بیل، زرعی آلات ٹریکٹر کرایہ پر لینے کے لیے۔

(۲) کنوئیں کھودنے اور نل کنوؤں کی تنصیب کے لیے جو قرضے دیے جاتے ہیں وہ دس سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔ بیج اور مصنوعی کھاد کی خرید کے لیے قرضہ جات اگلی فصل میں واجب الادا ہوتے ہیں۔ بیلوں اور زرعی آلات کی خرید کے لیے قرضہ جات دو سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔ اصلاحات اراضی کے سلسلے میں دیے گئے قرضوں کی صورت میں ان مدتوں کو دگنا کر دیا جاتا ہے۔ ٹریکٹر کرایہ پر لینے کے لیے دیے گئے تقاوی قرضے ایک سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔

واپڈا

واپڈا نے مختلف منصوبہ جات آبی و برقی پر روپیہ لگانے کے لیے مارچ ۱۹۶۳ء تک مندرجہ ذیل رقوم بطور غیر ملکی قرضے دراصل حاصل کی ہیں:۔

ڈی ایل ایف	(امریکہ)	۱۹,۰۷,۸۵,۷۰۰
جرمن قرضہ		۴,۵۵,۶۴,۷۵۰
برطانوی قرضہ		۱,۰۷,۶۸,۹۸۰
آئی ڈی اے قرضہ		۲,۳۹,۵۰۰
	میزان	۲۴,۷۲,۵۸,۹۳۰

مندرجہ بالا کے علاوہ واپڈا کو ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۲۰،۰۶،۲۰،۰۰۰ روپے تک کی رقم کے غیر ملکی قرضے ملنے کی توقع ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے اختتام تک غیر ملکی قرضوں کی کل رقم ۴۴،۰۹ کروڑ ہو جائے گی۔ واپڈا کی طرف سے ۱۹۶۲-۶۳ء اور ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں غیر ملکی قرضوں کے اصل اور سُود کی بازادائی بطور ذیل ہوگی۔

	۱۹۶۲-۶۳ء	۱۹۶۳-۶۴ء	میزان
۱۔ اصل	۱،۰۰،۴۴،۰۰۰	۱،۳۹،۵۸،۰۰۰	۲،۴۰،۰۲،۰۰۰
۲۔ سُود	۱،۰۴،۷۸،۰۰۰	۱،۴۹،۹۲،۰۰۰	۲،۵۴،۷۰،۰۰۰
میزان	۲،۰۵،۲۲،۰۰۰	۲،۸۹،۵۰،۰۰۰	۴،۹۴،۷۲،۰۰۰

مندرجہ بالا غیر ملکی قرضوں کے علاوہ واپڈا نے ۱۹۶۲-۶۳ء تک ۵ فی صد سالانہ کی شرح پر ڈبینچر جاری کیے ہیں۔ ان ڈبینچروں کے لیے تین پاکستانی بنکوں نے روپیہ فراہم کیا۔ ڈبینچروں کے منصوبے یہ ہیں (۱) کوئٹہ تھرمل سٹیشن (۲) این جی پاور سٹیشن ملتان کی توسیع اور (۳) واپڈا ہاؤسنگ۔ ان منصوبوں پر روپیہ لگانے کے لیے ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۱۰٫۲ کروڑ روپے کے زائد ڈبینچر فراہم کیے جائیں گے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ڈبینچروں کی ضمانت دے دی گئی ہے۔

صوبائی حکومت نے ہیئت کو اپنے مختلف منصوبہ جات ترقیات آب و برق پر روپیہ لگانے کے لیے ۱۹۵۸-۵۹ء سے ۱۹۶۲-۶۳ء تک ۶،۹۰،۶۴،۵۰۰ روپے تک کے قرضے دیے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت کی طرف سے واپڈا کو ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں تقریباً ۳۳۰٫۳۶۷ لاکھ روپے بطور قرضہ دیے جائیں گے۔ اس طرح صوبائی حکومت کی طرف سے واپڈا کو ۱۹۶۳-۶۴ء تک دیے گئے قرضے کی کل رقم ۱۰٫۲۱ کروڑ روپے ہوگی۔ سال وار قرضے کی رقوم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ۱۹۵۸-۵۹ء	۵،۲۴٫۲۰ لاکھ روپے
۲۔ ۱۹۵۹-۶۰ء	۱۵،۶۹٫۱۷ " "
۳۔ ۱۹۶۰-۶۱ء	۱۳،۷۷٫۲۳ " "
۴۔ ۱۹۶۱-۶۲ء	۱۴،۵۳٫۱۳ " "

۵ -	۶۳-۱۹۶۲ء	۱۹,۸۲,۶۶۲ لاکھ روپے
۶ -	۶۴-۱۹۶۳ء	۳۰۳,۰۳,۷۰ 〃 〃
	میزان	۱,۰۱,۲۱,۰۱۵ 〃 〃 〃

مذکورہ بالا قرضوں پر اتھارٹی کے ادا شدہ سُود کی رقم حسب ذیل ہے ۔

۶۰-۱۹۵۹ء	(اصل)	۵۰,۰۰,۰۰۰ روپے
۶۱-۱۹۶۰ء	〃	۱,۰۹,۰۰,۰۰۰ 〃
۶۲-۱۹۶۱ء	〃	۱,۶۱,۰۳,۰۰۰ 〃
۶۳-۱۹۶۲ء	〃	۲,۲۲,۵۰,۰۰۰ 〃
۶۴-۱۹۶۳ء	(متوقع)	۳,۹۰,۰۰,۰۰۰ 〃
	میزان	۹,۳۲,۵۳,۰۰۰ 〃

پاکستان ویسٹرن ریلوے

کارہائے کلاں اور تبدیلی اور موجودہ انجنوں ویگنوں وغیرہ کے لیے پاکستان ویسٹرن ریلوے کی طرف سے حاصل کردہ غیر ملکی قرضوں پر اصل اور سود کی مندرجہ ذیل رقوم ادا کی جائیں گی ۔ یہ قرضے ریلوں کے صوبائی بنانے سے قبل کی مدت سے متعلق ہیں ۔

	۶۳-۱۹۶۲ء	۶۴-۱۹۶۳ء	میزان
سُود	۲,۱۱,۴۶,۰۰۰	۲,۲۳,۱۵,۰۰۰	۴,۳۴,۶۱,۰۰۰
اصل	۲,۱۴,۹۹,۰۰۰	۲,۸۱,۲۲,۰۰۰	۴,۹۶,۲۱,۰۰۰
میزان	۹,۳۰,۸۲,۰۰۰	۵,۰۴,۳۷,۰۰۰	۴,۲۶,۴۵,۰۰۰

تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی

صوبائی حکومت کی طرف سے اس ہئیت تھل کو ۶۲۔۱۹۶۳ء تک مندرجہ ذیل قرضے دئے گئے ہیں۔

۱۔ 1949ء — ۵۰ء	۷,۸۰,۰۰۰
۲۔ 1950ء — ۵۱ء	۹۰,۰۰,۰۰۰
۳۔ 1951ء — ۵۲ء	۲,۲۰,۰۰,۰۰۰
۴۔ 1952ء — ۵۳ء	۲,۵۸,۰۰,۰۰۰
۵۔ 1953ء — ۵۴ء	۱,۶۶,۹۹,۹۱۳
۶۔ 1954ء — ۵۵ء	۲,۲۵,۰۰,۰۰۰
۷۔ 1955ء — ۵۶ء	۲,۰۰,۰۰,۰۰۰
۸۔ 1956ء — ۵۷ء	۱,۲۹,۲۵,۰۰۰
۹۔ 1957ء — ۵۸ء	۸۸,۳۲,۰۰۰
۱۰۔ 1958ء — ۵۹ء	———
۱۱۔ 1959ء — ۶۰ء	۱,۰۳,۴۸,۰۰۰
۱۲۔ 1960ء — ۶۱ء	۹۴,۳۶,۰۰۰
۱۳۔ 1961ء — ۶۲ء	۱,۰۷,۰۰,۰۰۰
۱۴۔ 1962ء — ۶۳ء	۶۵,۰۰,۰۰۰
میزان ۔	۱۷,۶۵,۲۰,۹۱۳

مندرجہ بالا قرضوں کے علاوہ اتھارٹی کو ۶۳۔۱۹۶۴ء میں قرضے کے طور پر ۶۵,۰۰,۰۰۰ روپے دیئے جائیں گے۔ ۶۳۔۱۹۶۴ء تک دیئے ہوئے جملہ قرضہ جات ۱۸.۳۰ کروڑ روپے ہوں گے۔

زر اصل کی حسب ذیل رقوم ادا کی جا چکی ہیں یا اتھارٹی متوقع طور پر ۳۰۔ جون ۱۹۶۴ء

تک ادا کر دے گی۔

ادا شدہ تا ۱۹۶۱ء — ۶۲ء		۱,۱۱,۴۸,۳۰۷
"	۱۹۶۲ء — ۶۳ء	۱,۱۳,۵۳,۱۰۰
"	۱۹۶۳ء — ۶۴ء	۶۹,۳۸,۶۰۰
میزان		۲,۹۴,۴۰,۰۰۷

انتقارٹی پر یکم جولائی ۱۹۶۴ء کو واجب الادا قرضے کے بقایا کی رقم ۱۵٫۳۶ کروڑ روپے حسب ذیل ہوگی۔

۱۔ قرضہ جات جو ۱۹۶۳ء - ۶۴ء تک دیئے گئے	۱۸,۳۰,۲۱,۰۰۰ روپے
۲۔ زر اصل جس کے ۱۹۶۳ - ۶۴ء تک بازیاب ہونے کی توقع ہے	۲,۹۴,۴۰,۰۰۰ روپے
میزان	۱۵,۳۵,۸۱,۰۰۰

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے ۱۹۶۳ - ۶۲ء تک ۲,۲۰,۰۰,۰۰۰ روپے کی مالیت کے غیر ملکی قرضے (جرمن اور برطانوی) حاصل کئے ہیں۔ یہ قرضے گاڑیوں کی موجودہ تعداد کو بڑھا کر عوامی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے حاصل کئے گئے ہیں۔ کارپوریشن ۱۹۶۳-۶۴ء کے اختتام تک قرضے کی بازادائی کر دے گی۔

	۱۹۶۲-۶۳ء	۱۹۶۳-۶۴ء	میزان
جرمن قرضہ	۶۰,۰۰,۰۰۰	۶۰,۰۰,۰۰۰	۱,۲۰,۰۰,۰۰۰
برطانوی قرضہ	—	۱,۰۰,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰,۰۰۰

میزان ۶۰،۰۰،۰۰۰   ۱،۶۰،۰۰،۰۰۰   ۲،۲۰،۰۰،۰۰۰

کارپوریشن کی طرف سے ۳۰ - ۶ - ۱۹۶۴ء تک اصل کی مندرجہ ذیل رقوم ادا کی جا چکی ہیں یا ان کے ادا کئے جانے کی توقع ہے۔

۱۹۶۲-۶۱ء تک ادا شدہ	۱،۱۱،۴۸،۳۰۷ روپے
۱۹۶۳-۶۲ء	۱،۱۳،۵۳،۰۰۰
۱۹۶۴-۶۳ء	۶۹،۳۸،۶۰۰
میزان	۲،۹۴،۴۰،۰۰۷

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں صوبائی حکومت کی سرمایہ اندازی کی صورت حال حسب ذیل ہے

اعداد لاکھوں میں

سال	سرمایہ اندازی	منافع	سود	روڈ ڈیولپمنٹ فنڈ	میزان
۱۹۵۷-۵۸ء	۴،۲۹٫۱۲	۹٫۰۴	۷٫۴۳	—	۱۳٫۴۷
۱۹۵۸-۵۹ء	۴،۲۹٫۱۳	۱۹٫۴۷	۲۱٫۹۶	—	۳۸٫۴۳
۱۹۵۹-۶۰ء	۴،۵۸٫۳۹	۱۳٫۷۵	۱۸٫۳۴	۶۸٫۵۲	۱،۰۰٫۶۱
۱۹۶۰-۶۱ء	۴،۵۸٫۳۹	۱۳٫۷۵	۱۸٫۳۴	۳۰٫۸۴	۶۲٫۹۳
۱۹۶۱-۶۲ء	۴،۵۸٫۳۹	۱۳٫۷۵	۱۸٫۳۴	۳۷٫۵۳	۶۹٫۶۲
۱۹۶۲-۶۳ (ترمیم شدہ تخمینہ)	۴،۵۸٫۳۹	۱۳٫۷۵	۱۸٫۳۴	۲۴٫۶۷	۵۶٫۷۶
۱۹۶۳-۶۴ء (تخمینہ میزانیہ)	۴،۵۸٫۳۹	۱۳٫۷۵	۱۸٫۳۴	۲۲٫۸۷	۵۴٫۹۶
میزان		۹۱٫۲۶	۱۲۱٫۰۹	۱۸۴٫۴۳	۳،۹۶٫۷۸

مندرجہ ذیل گوشوارے سے ۶۱-۱۹۶۲ء تک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے مالی نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

سال	سڑک پر گاڑیاں	میل	اعداد لاکھوں میں			
			مسافر	آمدنی	خرچ	منافع
۱۹۵۸-۵۹ء	۱۰۰۷	۳،۴۱٫۲۰	۹،۱۹٫۴۰	۴،۳۶٫۲۵	۳،۸۰٫۶۵	۵۵٫۶۰

۱۹۵۹-۶۰ء	۱۰۷۴	۲،۹۷،۶۱۴	۱۲،۰۶،۴۷۶	۵،۰۶،۶۹۰	۴،۰۹،۶۹۰	۹۷،۶۰۰
۱۹۶۰-۶۱ء	۱۱۱۷	۴،۰۰،۷۹۶	۱۱،۷۸،۴۷۶	۴،۹۳،۲۲۹	۴،۲۲،۲۳۸	۵۹،۶۹۱
۱۹۶۱-۶۲ء	۱۰۸۱	۴،۲۰،۶۱۵	۱۲،۴۹،۶۹۰	۵،۰۹،۷۴۱	۴،۴۷،۷۴۱	۶۲،۰۰۰
میزان		۱۵،۵۹،۶۱۸	۴۵،۰۵،۴۴۲	۱۹،۴۵،۸۰۵	۱۶،۱۷،۳۴۴	۲،۷۴،۶۵۱

ٹیکسٹ بک بورڈ مغربی پاکستان

صوبے میں یہ ایک عام شکایت تھی کہ مختلف اداروں کی طرف سے مقرر کردہ نصابی کتب بازار میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لیے صوبائی حکومت نے ٹیکسٹ بک بورڈ مغربی پاکستان کی تشکیل کی ہے۔ ابتدائی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے صوبائی حکومت نے ۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران میں دس لاکھ روپے کی ایک رقم بطور قرضہ دی ہے۔ یہ سودی قرضہ ہے اور اس کو آسان قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان

زرعی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان مالی سال ۶۱-۱۹۶۲ء سے عمل میں آئی تھی۔ کارپوریشن کو مالی سال ۶۱-۱۹۶۲ء سے پہلے علاقہ غلام محمد بیراج پراجیکٹ اور علاقہ گدو بیراج پراجیکٹ کا اختیار منتقل ہو گیا تھا۔ کارپوریشن کے نام ۶۱-۱۹۶۲ء سے ۶۳-۱۹۶۴ء تک بلا سود یا سودی قرضے کی مندرجہ ذیل رقوم منظور کی گئی ہیں یا ان کے منظور کئے جانے کی توقع ہے۔

۱۔ ۱۹۶۲ء - ۶۱ء	۱،۴۱،۴۰،۰۰۰ روپے
۲۔ ۱۹۶۳ء - ۶۲ء	۵،۱۶،۲۰،۰۰۰
۳۔ ۱۹۶۴ء - ۶۳ء	۹،۱۸،۳۲،۳۰۰۰
(تخمینہ میزانیہ)	
میزان	۱۶،۸۹،۲۲،۳۰۰۰

کارپوریشن کو دیے گئے قرضوں کی صورت حال ان قرضوں سے بالکل مختلف ہے۔ جو خود مختار اداروں کو دئے جاتے ہیں۔ کارپوریشن کی طرف سے حکومت کو قرضے کے صرف اس حصے کی باز ادائی معہ سود کی جائے گی۔ جو بارآور سرگرمیوں کی خاطر دیا جاتا ہے۔ دیگر قرضے منصوبے کی تکمیل کے اختتام تک قلم زد کر دئے جائیں گے۔ جب کارپوریشن کی طرف سے وہ منصوبہ حکومت کو واپس کیا جائے۔

باب ۳

ا
حساب محاصل

۱- تاریخی پس منظر

۲- ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۲-۶۳ء

۳- اندازہ برائے ۱۹۶۳-۶۴ء

ب
حساب سرمایہ

ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۲-۶۳ء

تخمینہ برائے ۱۹۶۳-۶۴ء

باب ۔۳

سرمایہ اور محاصل میں امتیاز۔ حساب محاصل اور حساب سرمایہ جن کے تحت صوبائی میزانیہ کی تقسیم کی جاتی ہے ان میں جو امتیاز ہے اس کی کسی قدر وضاحت ضروری ہے۔

آمدنی کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے محاصل اور سرمایہ۔ اس کے علاوہ آمدنی کی ایک تیسری قسم ہے جس کو "غیر معمولی آمدنی" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق پہلے بحث کی جا چکی ہے۔ اراضی سرکار کی فروخت سے کل آمدنی اس زمرے میں آتی ہے۔ یہ آمدنی لازمی طور پر سرمایہ کی نوعیّت کی ہے۔ لیکن چونکہ سرکاری حسابات میں سرکاری اراضی کی مالیت کو اثاثے کے طور پر نہیں رکھا گیا ہے۔ اس لیے ان کی فروخت سے حاصل شدہ آمدنی کو آمدنی سرمایہ کے طور پر دکھانے میں فنی حسابی اعتراض ہے۔

حساب محاصل۔ حساب محاصل صوبے کی موجودہ آمدنی اور خرچ کو ظاہر کرتا ہے۔ محاصل کی آمدنی زیادہ تر ٹیکسوں اور محصولات، انجام دادہ خدمات کی فیسوں، سرکاری املاک مثلاً جنگلات اور دیگر متفرق مدّوں کی آمدنی سے حاصل کی جاتی ہے۔

حساب سرمایہ۔ حساب سرمایہ، سرمایہ کی نوعیّت کے خرچ کا حساب ہے اور اس کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں کسی کام کی تعمیر یا حصول یا مستقل قسم کے مفاد عامہ کے منصوبے کے سلسلے میں کوئی اہم مستقل اثاثہ یا آبپاشی کے خرچ کو پورا کرنا یا صوبائی حساب قرضہ میں سرمایہ لگانا یا قرضوں کی باز ادائی یا اشتمال شامل ہے۔ یہ خرچ عموماً موجودہ محاصل کے ماسوا دیگر وسائل سے پورا کیا جاتا ہے۔ مثلاً گزشتہ سالوں کے قرضے، گزشتہ سال کے وافر محاصل اور آمدنی سرمایہ اگر خرچ سرمایہ کو بھی غیر معمولی محاصل سے پورا کیا جائے تو اس کو حساب کی ان مدوں کے تحت رکھا جاتا ہے جو محاصل سے ادا شدہ حساب سرمایہ دکھلانے کے لیے مخصوص ہیں۔

حساب محاصل

مندرجہ ذیل پیروں میں ۱۹۵۶ء - ۵۷ء سے اب تک کی صوبائی آمدنی اور خرچ کا مکمل حساب پیش کیا گیا ہے۔

آمدنی محاصل - حسب ذیل نقشے میں ۱۹۵۶ء - ۵۷ء تک مختلف اصل مدوں کے تحت آمدنی کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تاریخی پس منظر بھی پیش کیا گیا ہے ہر مد کے مطابق سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کا سال آئندہ کے تخمینے سے مقابلہ کیا گیا ہے۔

(آمدنی (لاکھوں میں)

	۵۷-۵۶	۵۸-۵۷	۵۹-۵۸	۶۰-۵۹	۶۱-۶۰	۶۲-۶۱	۶۳-۶۲	۶۴-۶۳
							ترمیم شدہ	میزانیہ
مالیہ اراضی (جملہ)	۱۵،۱۲	۱۴،۷۲	۱۵،۳۵	۱۷،۷۶	۱۳،۹۷	۱۴،۴۱	۱۴،۸۷	۱۵،۲۰
مرکزی بازادائیگیاں	۱۳،۵۵	۱۴،۲۲	۱۵،۰۷	۱۶،۲۰	۲۳،۰۱	۲۴،۷۶	۲۵،۶۹	۳۷،۳۲
دیگر محصولات	۵،۴۱	۶،۰۲	۶،۱۴	۸،۴۵	۶،۷۰	۱۴،۱۸	۱۵،۵۱	۱۷،۷۵
آبیانہ (خالص)	۱،۲۰	۳،۰۵	۲،۸۷	۶،۷۵	۹،۳۷	۸،۵۴	۸،۸۳	۶،۵۶
عام انتظام اور رفاہی محکموں کے محاصل۔	۵،۶۲	۷،۱۹	۹،۰۳	۱۰،۶۴	۵،۰۳	۵،۵۷	۴،۹۳	۷،۳۴
مرکزی حکومت سے امدادی رقوم	۷،۰۳	۵،۶۴	۷،۵۴	۷،۶۰	۹،۶۰	۱۰،۱۶	۲۳،۴۲	۱۶،۳۳
دیگر محاصل	۱۰،۷۵	۱۱،۹۰	۱۱،۲۵	۱۴،۸۰	۱۳،۷۳	۱۵،۷۱	۲۵،۵۲	۳۳،۹۴
میزان	۵۸،۶۸	۶۲،۸۶	۶۷،۲۵	۸۲،۲۰	۸۴،۴۱	۹۳،۳۳	۱،۲۸،۷۷	۱،۲۴،۵۸

مندرجہ بالا اعداد کو صفحہ   پر ایک گراف کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ جس سے ۱۹۵۶ء - ۵۷ء سے اب تک کی وصولیات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

WEST PAKISTAN GOVERNMENT
REVENUE RECEIPTS BY IMPORTANT HEADS
1956-57 TO 1963-64

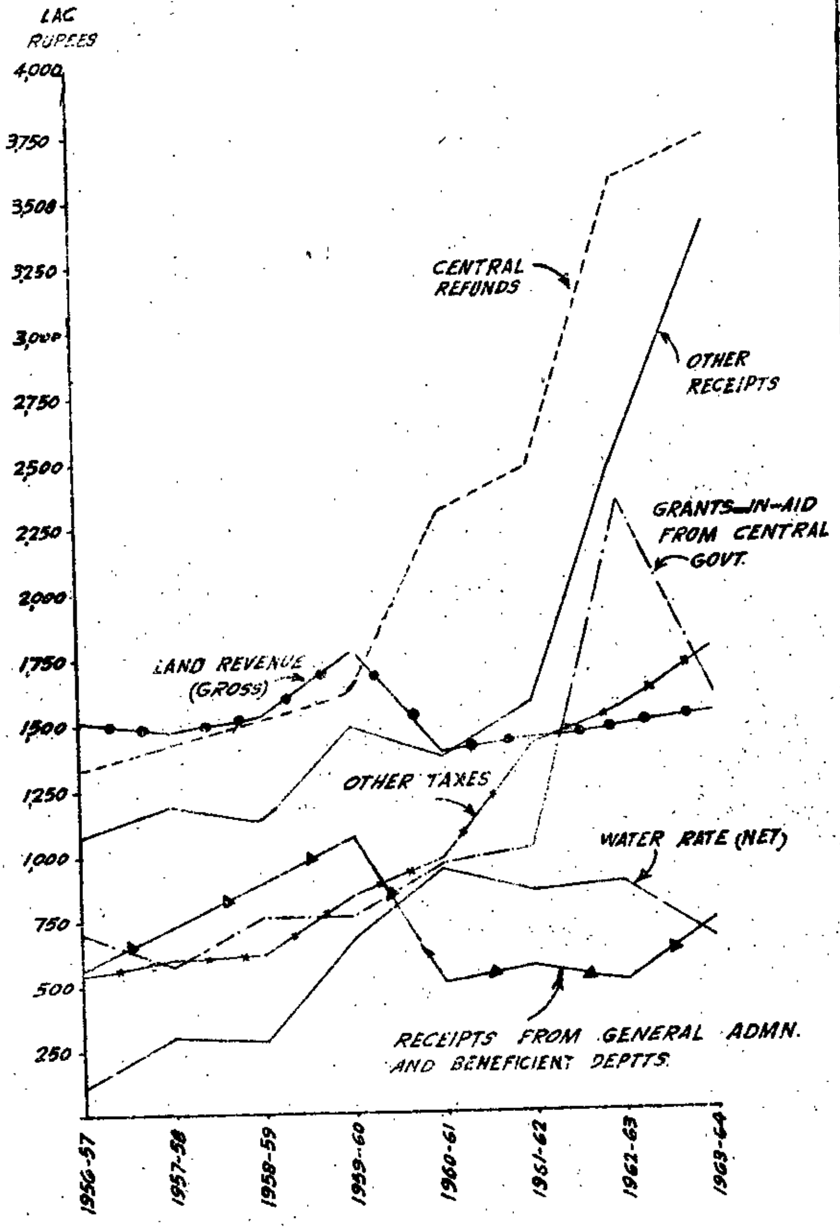

مالیہ اراضی - مالیہ اراضی کی جملہ رقم ۱۹۵۹ء - ۶۰ء کے دوران میں ۷۶ء۱۷ کروڑ روپے تک پہنچ گئی - سال ۱۹۶۰ء - ۶۱ء کے دوران میں سابق علاقہ سندھ میں آبیانے اور مالیہ اراضی کی علیحدگی کے نتیجے میں زبردست کمی واقع ہوئی - اس وقت سے اب تک اعداد کم و بیش یکساں ہیں - سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات ۸۴ء۱۲ کروڑ روپے ہیں اور آئندہ سال ۲۹ء۱۵ کروڑ روپے ہو جانے کی پیشین گوئی کی ہے -

مالیہ اراضی کے تحت خالص رقم کا حساب لگانے میں آبپاشی کی بنا پر مالیہ اراضی کے جزو کو نفی کر دیا جاتا ہے - سال رواں میں مالیہ اراضی کے اس جزو کی ترمیم شدہ اعداد ۸۹ء۰۷ کروڑ روپے ہیں اور آئندہ سال کے لیے تخمینہ ۴۸ء۷ کروڑ ہے -

مرکزی بازادائیگیاں - سب سے بڑی واحد مد "مرکزی بازادائیگیوں" کے تحت مرکزی طور پر وصول کردہ محصولات میں صوبے کے حصے پر مشتمل ہے - ۱۹۶۱ء - ۶۲ء کی مرکزی بازادائیگیوں کے تحت ۷۶ء۲۴ کروڑ روپے سے ۳۲ء۳۷ کروڑ تک کا اضافہ جو ۱۹۶۳ - ۶۴ء میں ہونے کا تخمینہ ہے وہ خاص طور پر ۱۹۶۱ء - ۶۲ء میں مقررشدہ مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر مالیاتی ذرائع کی ترمیم شدہ تخصیص کے سبب سے ہے

یاد ہوگا کہ ثالثی نامہ ریزہین کے تحت مرکزی حکومت کے عائد شدہ بعض محصولات کی خالص رقوم میں سے ایک حصہ حسب ذیل کلیئے کے مطابق صوبائی حکومت کو قابل ادا تھا :-

(۱) محصول فروخت : صوبے کی خالص وصولیات کا نصف حصہ مثبت کراچی کی خالص وصولیات کا نصف حصہ ماسوائے اس ۶ فی صدی کے جو کراچی کے لیے مخصوص ہے -

(۲) محصول آمدنی (انکم ٹیکس) : ملک کی خالص وصولیات کے نصف کا ۵۵ فی صد حصہ ماسوائے اس رقم کے جو کراچی میں وصول ہوتی ہے، اور اس رقم کے جو وفاقی مشاہروں سے بازیاب شدہ ہے -

(۳) مرکزی محصول آبکاری : تمباکو، چھالیہ اور چائے پر مرکزی محصول آبکاری کی خالص وصولیات کے نصف کا ۵۵ فی صد حصہ۔

(۴) امداد : سابق شمال مغربی سرحدی صوبے کے لیے ۲۵ء۱ لاکھ اور بلوچستان قبائلی علاقوں اور مرکز کے زیر اہتمام علاقوں کے لیے جو مغربی پاکستان میں مدغم ہوئے تھے ۰۲ء۱ لاکھ کی امداد۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات - مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر فیصلوں کے نتیجے میں مرکزی حکومت کے حسب ذیل محاصل کی مشرقی اور مغربی پاکستان کے صوبوں پر ان کی آبادی کے تناسب سے تخصیص کی گئی تھی۔

محصول فروخت کے خالص محاصل کا ۶۰ فی صد۔ تمباکو، چھالیہ اور چائے پر مرکزی محصولات آبکاری سے خالص محاصل کا ۶۰ فی صد۔ کپاس اور پٹ سن پر محصولات برآمد کا سو فی صد۔

محصول آمدنی اور کارپوریشن ٹیکس سے جس میں کراچی کی وصولیات شامل ہیں۔ لیکن وفاقی یافت کے ضمن میں وصول کردہ محصولات شامل نہیں خالص محاصل کا ۵۰ فی صد۔

محصول فروخت کی وصولیات کے تحت قابل تقسیم رقم کا ۳۰ فی صد حصہ جو دونوں صوبوں کے لیے بربنائے تناسب آبادی وصولی و بقایا کی نسبت کی بنیاد پر مخصوص کیا گیا تھا۔

مزید برآں مرکزی حکومت اس پر راضی ہوگئی ہے کہ صوبوں کے لیے موجودہ امداد جاری رکھے اور ۱۹۶۲-۶۳ء سے تین سال کی خدمات قرضہ کے اخراجات سے فی سال چار کروڑ روپے تک دستبردار ہو جائے۔

ترمیم شدہ تخصیص کے نتیجے میں صوبوں کو ۱۹۶۱-۶۲ء میں وصول شدہ ۷۶ء۲۴ کروڑ روپے کے مقابلے میں ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں ۶۹ء۳۵ کروڑ کی رقم وصول ہوئی۔ آئندہ مالی سال کے بارے میں تخمینے کے مطابق مرکزی باز ادائیگیوں کے تحت محاصل ۳۴ء۳۷ کروڑ ہوتے ہیں۔

دیگر محصولات - ان میں زرعی محصول آمدنی، صوبائی آبکاری، اسٹامپ، رجسٹریشن موٹر

گاڑیوں کے قانون کے تحت محاصل اور دیگر ٹیکس اور محصول نیز محصول تفریحات اور غیر منقولہ جائداد پر محصول شامل ہیں۔ سال رواں کے لیے دیگر محصولات کے تحت ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۵٫۵۱ کروڑ روپے ہیں۔ آئندہ سال کے تخمینہ جات ۱۷٫۷۵ کروڑ روپے ہیں۔ یہ اضافہ اتنا زیادہ نہیں ہے جتنی کہ توقع تھی کیونکہ کراچی میں واجب الادا تفریحی محصول پر اضافہ سال کے دوران میں واپس لے لیا گیا تھا اور غیر منقولہ جائداد پر محصول کی سطح ۱۰ فی صد کی یکساں شرح پر مقرر کر دی گئی ہے

آبیانہ خالص

محاصل آبیانہ ۱۹۵۹ء-۶۰ میں ۵٫۷۵ کروڑ تھا جو ۶۰-۱۹۶۱ء میں بڑھ کر ۹٫۳۰ کروڑ روپے ہوگیا۔ یہ اضافہ جیسا کہ اس سے قبل بھی ذکر کیا گیا ہے آبیانے کی مالیہ اراضی سے علیحدگی کی بناء پر تھا۔ حسب ذیل نقشے سے سال رواں اور آئندہ سال کے مالیہ اراضی (خالص) کی وصولی سے متعلق صورت حال واضح ہو جائے گی۔

نوعیت	۱۹۶۲-۱۹۶۳ء میزانیہ	۱۹۶۲-۱۹۶۳ء ترمیم شدہ تخمینہ جات	۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء
	(اعداد کروڑوں میں)		
آبپاشی بلاواسطہ محاصل	۱۶٫۴۷	۱۷٫۰۴	۱۶٫۵۲
کارہائے آبپاشی جس کے لیے کوئی حساب سرمایہ نہیں رکھا جاتا۔	٫۰۷	٫۱۷	٫۱۵
میزان:	۱۶٫۵۴	۱۷٫۲۱	۱۶٫۶۷
منہا کار اجرائی اخراجات	۷٫۹۸	۸٫۳۸	۱۰٫۱۱
خالص لقایا	۸٫۵۶	۸٫۸۳	۶٫۵۶

آئندہ سال خالص وصولی میں کمی زیادہ تر ان نل کنوؤں کے چلانے کے مصارف کے طور پر ۵۰ء۱ کروڑ کی رقم مہیا کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے جو سال کے دوران میں واپڈا سے محکمہ آبپاشی کو منتقل ہوتے ہیں۔ ۲۱۰۰ کنوئیں جو رچنا دواب میں اصلاح اراضی اور سیم کے تدارک کے منصوبے کے ایک اقدام کے طور پر نصب کیے گیے ہیں۔ اب محکمہ آبپاشی کے زیر نگرانی کام کریں گے۔ ان نل کنوؤں کے چلنے سے محاصل کے طور پر ۱۰ لاکھ روپے کی برائے نام رقم کی توقع ہے۔

انتظام عمومی اور رفاہی محکموں سے محاصل ترمیم شدہ تخمینہ جات ۹۲ء۴ کروڑ روپے ہیں اور آئندہ سال کے تخمینہ جات ۴۳ء۷ کروڑ روپے ہیں۔ اس مد کے تحت ۱۹۵۹-۶۰ء سے جب کہ وصولیات ۶۴ء۱۰ کروڑ روپے تک پہنچ گئی تھیں محاصل میں کمی واقع ہو رہی ہے آئندہ سال کے تخمینہ جات میں اضافہ سرحدی پولیس پر خرچ کے ضمن میں مرکزی حکومت کی جانب سے ۴۱ء۱ کروڑ روپے کی رقم کی بازیابی کی بناء پر ہوا ہے۔

مرکزی حکومت سے امدادی رقوم یہ رقمی عطیات مرکزی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومت کو وقتاً فوقتاً مالی امداد کے طور پر ملتی ہیں۔ سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد یہ ہیں کہ مرکزی حکومت کی جانب سے ۴۳ء۲۲ کروڑ کی امدادی رقم کی وصولی ہوگئی۔

اس مد کے تحت محاصل کا سال آئندہ کا تخمینہ ۳۳ء۱۶ کروڑ روپے ہے۔ اس کمی کا سبب مرکزی حکومت کی طرف سے XLIX - ۷۱ ______ مرکزی حکومت سے غیر ملکی عطیات کے تحت کم مقدار میں غیر ملکی عطیات کی رقم کی تخصیص ہے۔

اس مد کے تحت وصولی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۵۶-۵۷ء میں وصولیات ۷۵ء۱۰ کروڑ تھیں۔ جو مالی سال رواں کے دوران میں ۵۲ء۲۵ کروڑ تک بڑھ گئیں اور آئندہ سال کے دوران میں ان کے ۹۴ء۳۲ کروڑ کی حد تک پہنچنے کی توقع ہے۔

دوسرے محاصل میں صوبائی حکومت کے دیئے ہوئے قرضے اور پیشگیوں پر سود، غیر معمولی محاصل، سامان تحریر اور طباعت کے محاصل نیز جنگلات اور دیگر

منفرق مدوں کے تحت محاصل شامل ہیں۔ غیر معمولی آمدنی کی مد کے تحت کافی اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ سال رواں میں اس مد کے لیے ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۰ء۷ کروڑ روپے اور آئندہ سال کے لیے تخمینہ جات ۱۲ء۳۹ کروڑ روپے ہیں۔ یہ اضافہ نو آبادیوں میں ترقی یافتہ علاقوں اور بیراج کی زمینوں کو نیلام کرنے کے فیصلے کا نتیجہ ہے حکومت کا ارادہ بعض شہری علاقوں میں نزول کی اراضی کے قطعات بھی نیلام کرنے کا ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے ۲ء۴۰ کروڑ روپے کی ایک رقم سندھ سے کراچی کی علیحدگی کے موقع پر مرکزی حکومت کو جائدادوں کی منتقلی کے معاوضے کے طور پر وصول ہوئیں تھیں۔ یہ رقم امانتی حساب میں پڑی تھی اور اب حساب محاصل میں منتقل کرائی گئی ہے۔ دیگر محاصل کے تحت ۶۰ لاکھ کی ایک رقم کراچی ترغیباتی اتھارٹی (کے۔ڈی۔اے) کی تعمیر شدہ عمارات و رہائشی کوارٹروں کی کراچی میں متوقع فروخت کی بناء پر شامل کی گئی ہے۔

اخراجاتِ محاصل

اخراجات جو محاصل سے واجب الادا ہیں۔ حسب ذیل نقشے میں ۱۹۵۶ء-۵۷ سے اب تک محاصل سے واجب الادا اخراجات کا اضافہ ظاہر کیا گیا ہے۔

سالِ رواں کے ترمیم شدہ اعداد کا مقابلہ آئندہ سال کے تخمینے سے کیا گیا ہے

محاصل سے واجب الادا اخراجات

(لاکھوں میں)

	۵۷-۵۶	۵۸-۵۷	۵۹-۵۸	۶۰-۵۹	۶۱-۶۰	۶۲-۶۱	۶۳-۶۲	۶۴-۶۳
محاصل سے براہ راست مطالبات	۴،۰۲	۳،۹۰	۴،۴۳	۴،۹۴	۴،۶۴	۵،۲۹	۵،۵۸	۵،۶۶
عام دیوانی انتظام اور نظم و نسق	۱۳،۳۰	۱۵،۱۴	۱۵،۶۰	۱۶،۹۵	۱۵،۹۴	۱۸،۹۴	۲۰،۷۱	۲۲،۴۵
خدماتِ قرضہ	۵،۷۸	۵،۹۶	۶،۵۸	۲،۵۸	۹،۷۰	۲،۰۴	۱۵،۱۴	۱۹،۲۲
محکمہ آبپاشی و رفاہی محکمات اور دیگر کارہائے دیوانی د حساب محاصل پر ترقیاتی اخراجات سمیت	۲۶،۷۱	۳۰،۵۴	۳۵،۵۴	۳۵،۸۰	۳۸،۸۱	۴۷،۲۷	۵۷،۹۴	۲۸،۸۴
دیگر متفرق اخراجات	۵،۱۲	۵،۳۱	۵،۰۷	۵،۴۲	۵،۷۸	۶،۹۵	۶،۸۸	۶،۴۲
فاضلاتِ محاصل	۳،۷۵	۲،۷۱	۲	۱۶،۵۱	۱۶،۶۸	۱۲،۳۷	۲۲،۵۰	۱۱،۸۴
میزان	۵۸،۶۸	۶۲،۸۶	۶۷،۲۵	۸۲،۲۰	۸۴،۴۱	۹۳،۳۳	۱۲۸،۷۷	۱،۳۴،۵۳

مندرجہ بالا اعداد صفحہ پر ایک گراف کی شکل میں پیش کیے گئے ہیں۔

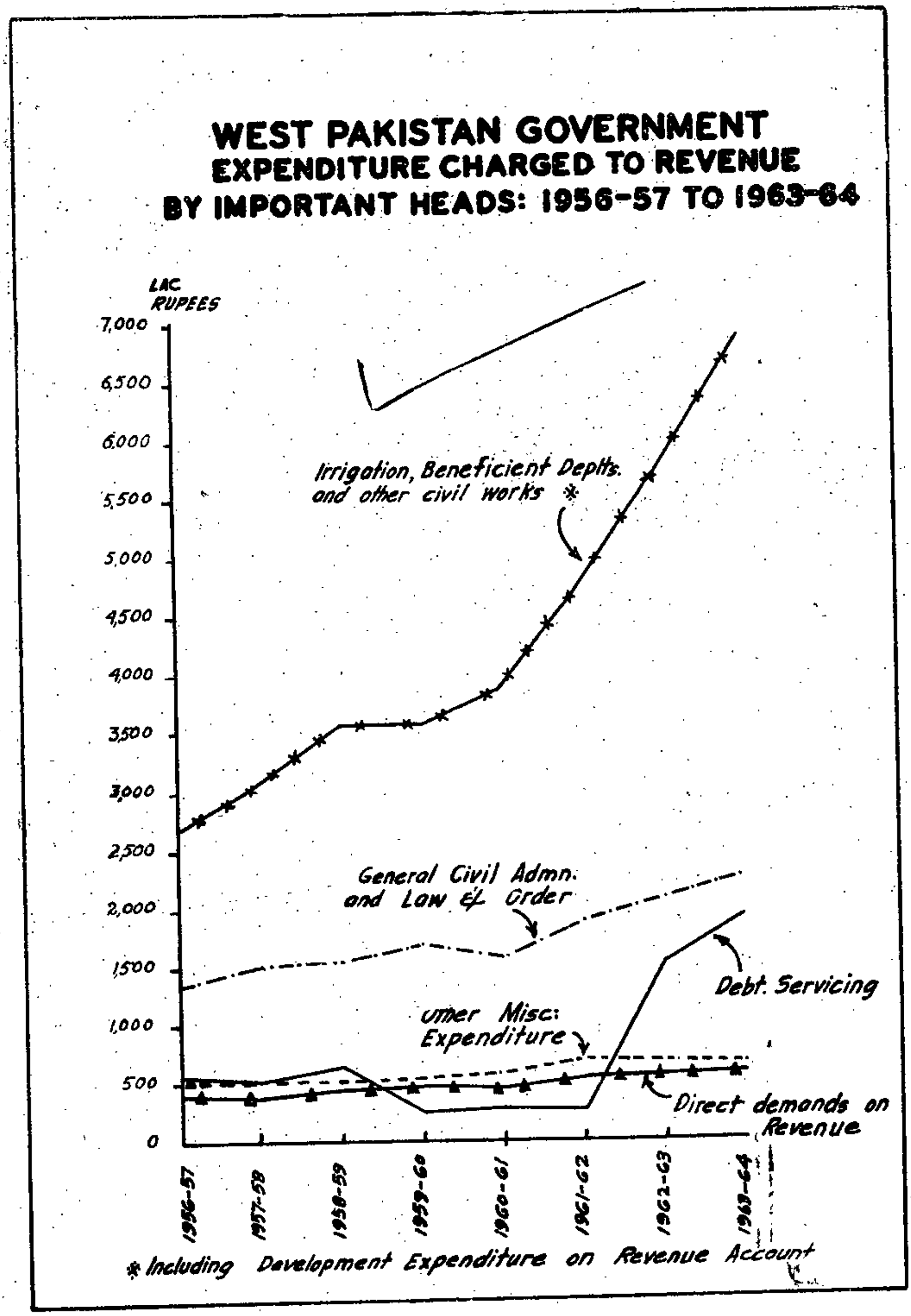
WEST PAKISTAN GOVERNMENT
EXPENDITURE CHARGED TO REVENUE
BY IMPORTANT HEADS: 1956-57 TO 1963-64
LAC RUPEES
7,000
6,500
6,000
5,500
5,000
4,500
4,000
3,500
3,000
2,500
2,000
1,500
1,000
500
0
Irrigation, Beneficient Deptts. and other civil works *
General Civil Admn. and Law & Order
Debt Servicing
Other Misc: Expenditure
Direct demands on Revenue
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
* Including Development Expenditure on Revenue Account

سالِ رواں کے میزانیے میں محاصل سے واجب الادا اخراجات کے لیے ۱۰۸،۶۸ کروڑ روپے کی ایک رقم مہیا کی گئی تھی۔ ترمیم شدہ اعداد سے ۱۰۶،۲۶ کروڑ روپے کے اخراجات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اخراجات محاصل کے نظرِثانی شدہ تخمینہ میں تخفیف کے متعلق کچھ وضاحت کی ضرورت ہے۔ یہ آپ کو یاد ہوگا کہ حکومت نے یکم جون ۱۹۶۲ء سے ۶۰۰/- روپے تک ماہانہ تنخواہ پانے والے ملازمین کو ان کی بنیادی تنخواہ پر ۱۰ فی صد کی شرح سے عبوری امداد دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ تمام غیر جریدی (نان گزیٹیڈ) سرکاری ملازمین جن پاکستان ویسٹرن ریلوے غیر جریدی ملازمین بھی شامل ہیں۔ ان سب کے پیمانہ جات تنخواہ پر نظرثانی کی جائے تاکہ ان کی مجموعی تنخواہ (بنیادی تنخواہ اور مہنگائی الاؤنس) پر کم از کم ۱۰ فی صدی کا اضافہ ہوسکے۔ اس لیے سالِ رواں کے دوران میں صوبہ کے محاصل پر ایک مستقل زائد بار عاید ہوگیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں تنخواہوں کے اضافہ کے اثر کا تخمینہ ۶،۱۰ کروڑ روپیہ ہے۔ جس میں ریلوے کے ملازمین پر اضافہ بھی شامل ہے

سال کے دوران میں صوبائی حکومت زیرِ عمل مختلف انتظامی اور کفایتی تدابیر کے نتیجہ میں اخراجات محاصل کو تخمینہ جات میزانیہ سے کم تر رکھنے میں کامیاب ہوئی۔ یہ تدابیر اس امر کے احساس کی وجہ سے اختیار کی گئیں کہ صوبائی ذرائع محدود ہیں اور تنخواہوں میں اضافے کے اس زائد بار کو جہاں تک ممکن ہو سال رواں کے درج شدہ میزانیہ تک ہی محدود رکھنا چاہیئے۔ ورنہ صوبے میں آئندہ سال کے دوران میں ترقی کے لیے معقول وسائل نہ دستیاب ہوں گے

پیمانہ جات تنخواہ کی ترمیم پیمانہ جات تنخواہ کی ترمیم کا کام صوبائی محکمہ مالیات کے ایک خاص شعبہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس شعبہ کو خاص ہدایات دی گئی تھیں کہ کم سے کم وقت کے اندر اس کام کی تکمیل ہونی چاہیئے۔ حکومت یہ چاہتی تھی کہ حکومت کے ملازمین میں سے وعدہ کیا ہوا اضافہ ان کو اس سال کے دوران میں فراہم ہوجائے۔ محکمہ مالیات نے اس کام کے بڑے حصے کو مقررہ مدت کے اندر مکمل کر لیا ہے۔ اس مدت میں نہ صرف پیمانہ جات تنخواہ کی ترمیم

کی گئی۔ بلکہ پیمانہ جات تنخواہ کو معقول اور آسان بنا دیا گیا ہے۔ تنخواہوں سے متعلق کام کی مکمل تفصیلات ایک علیحدہ رپورٹ میں دی گئی ہیں جس کو ایوان کے روبرو پیش کر دیا گیا ہے۔

خرچ سرمایہ ۱۹۶۳-۶۴ء - محاصل سے واجب الادا اخراجات کا سال آئندہ کا تخمینہ ۱۲۲،۶۹ کروڑ روپے ہے۔ اس سے ترمیم شدہ تنخواہ کے پیمانوں کو عملی جامہ پہنانے کے جملہ اثرات کا اظہار ہوتا ہے اور ان نئے اخراجات کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو آئندہ سال کے لیے تیار کردہ وسیع تر ترقیاتی پروگرام سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے مزید عملہ مہیا کرنے کے نتیجے میں محاصل سے واجب الادا ہوگا۔

خدمات قرضہ - صفحہ پر پیش کردہ نقشے کے مطالعے سے ظاہر ہوگا کہ اخراجات محاصل میں ۲۳۱ فی صدی کا سب سے زیادہ اضافہ ۱۹۵۶-۵۷ء سے ۱۹۶۳-۶۴ء تک خدمات قرضہ کی مد کے تحت ہوا ہے۔ ۵،۰۸ کروڑ روپے کی رقم سے جو ۱۹۵۶-۵۷ء میں تھی ۱۹۶۲-۶۳ء میں خدمات قرضہ کا بار ۱۶،۱۵ کروڑ روپے (ترمیم شدہ تخمینہ جات) ہو گیا اور سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۱۹،۲۲ کروڑ تک پہنچنے کا تخمینہ ہے۔ موجودہ مالی سال کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کے دوران خدمات قرضہ کے بار میں اضافہ ۲۶،۳ فی صد کے لگ بھگ ہوگا۔

رفاہی محکمے - رفاہی محکموں وغیرہ پر خرچ ۱۹۵۶-۵۷ء کے مقابلے میں ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران ۱۵۸،۴ فی صدی کے بقدر بڑھ گیا۔ موجودہ مالی سال کے ترمیم شدہ اعداد کی بنا پر اس خرچ کا ۵۷،۹۴ کروڑ روپے کا تخمینہ ہے اور آئندہ مالی سال کے تخمینے کے مطابق مذکورہ خرچ ۶۸،۹۴ کروڑ روپے بیٹھے گا جس سے ۱۹،۲ فی صد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔

عام انتظام دیوانی - یہ بات معنی خیز ہے کہ صوبے کے عام انتظام دیوانی اور نظم و نسق اور دیگر متفرق سرگرمیوں پر اخراجات میں اضافہ زیادہ تیزی سے بڑھنے نہیں دیا گیا ہے ۱۹۵۶-۵۷ء سے ۱۹۶۳-۶۴ء تک اس مد پر اخراجات میں ۴۵ فی صد کا اضافہ ہوگا۔ موجودہ مالی سال کے ترمیم شدہ اعداد سے ۲۳،۱۷

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

([illegible])

[illegible]

حساب محاصل حسب ذیل نقشے میں حساب محاصل کا آخری خاکہ پیش کیا گیا ہے جو موجودہ سال کے ترمیم شدہ تخمینوں اور ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے تخمینہ جات میزانیہ پر مبنی ہے۔

حساب محاصل

(کروڑوں میں)

	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۲-۶۳ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۳-۶۴ء		ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۲-۶۳ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۳-۶۴ء
مالیہ اراضی (جملہ)	۱۴٫۸۷	۱۵٫۲۹	انتظام عام پولیس دیگر متفرق سرگرمیوں پر کل		
مرکزی واپسیاں	۳۵٫۶۹	۳۷٫۳۲			
دیگر محصولات	۱۵٫۵۱	۱۷٫۷۵	غیر ترقیاتی خرچ	۳۳٫۱۷	۳۴٫۵۳
آبیانہ (خالص)	۸٫۸۳	۶٫۵۶	خدمات قرضہ	۱۵٫۱۶	۱۹٫۲۲
محکمہ انتظام عام اور رفاہی محکموں سے وصولیات	۴٫۹۳	۷٫۳۴	رفاہی محکموں مثلاً کارہائے دیوانی آبپاشی تعلیمات صحت اور زراعت		
مرکزی حکومت کی			پر کل غیر ترقیاتی خرچ	۳۸٫۵۳	۴۳٫۳۰
جانب سے امداد	۲۳٫۴۲	۱۶٫۳۳	حساب محاصل پر ترقیاتی خرچ	۱۹٫۴۱	۲۵٫۶۴
دیگر وصولیات	۲۵٫۵۲	۳۲٫۹۴	فاصلات محاصل	۲۲٫۵۰	۱۱٫۸۴
میزان	۱۲۸٫۷۷	۱۳۴٫۵۳	میزان	۱۲۸٫۷۷	۱۳۴٫۵۳

صفحہ ...... پر دیے ہوئے گراف سے ۱۹۵۶ - ۵۷ء سے لے کر اب تک کے محاصل آمدنی کی تقابلی صورتِ حال کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

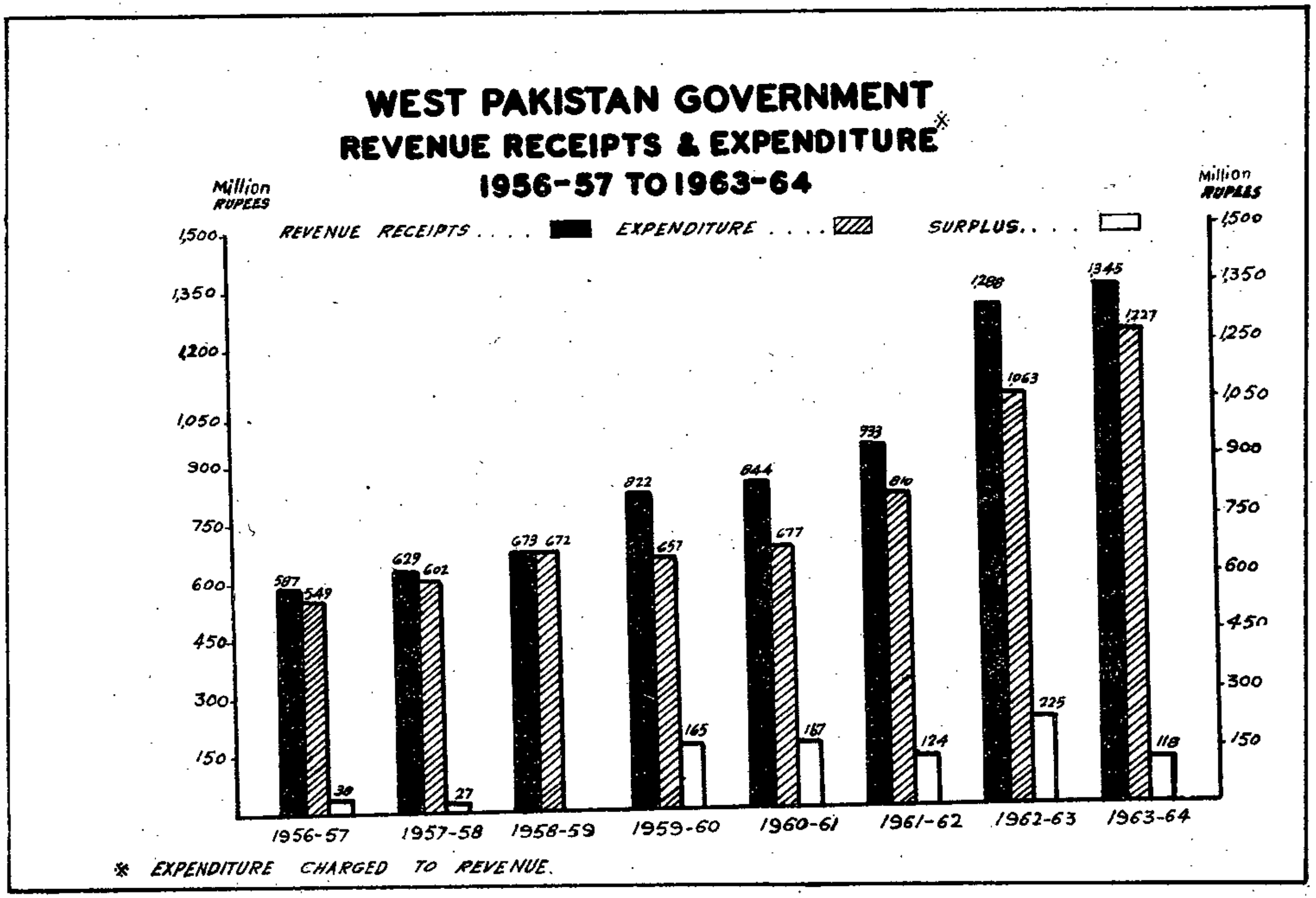
WEST PAKISTAN GOVERNMENT
REVENUE RECEIPTS & EXPENDITURE*
1956-57 TO 1963-64
Million RUPEES
REVENUE RECEIPTS . . . .
EXPENDITURE . . . .
SURPLUS. . .
1,500
1,350
1,200
1,050
900
750
600
450
300
150
1,500
1,350
1,250
1,050
900
750
600
450
300
150
587
549
30
629
602
27
673
672
822
657
165
844
677
167
933
810
124
1288
1063
225
1345
1227
118
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
* EXPENDITURE CHARGED TO REVENUE.

وصولیاتِ سرمایہ

سالِ رواں کے ترمیم شدہ اعداد اور ۶۴-۱۹۶۳ء کے تخمینہ جات میزانیہ کی بنیاد پر صوبے کے حساب سرمایہ کی صورتِ حال کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے :۔

حسابِ سرمایہ

(کروڑوں میں)

	ترمیم شدہ تخمینہ ۶۳-۱۹۶۲ء	تخمینہ میزانیہ ۶۴-۱۹۶۳ء
حساب محاصل پر توفیر۔	۲۲٫۵۰	۱۱٫۲۸
قرضے اور مستعار رقوم جاری کرنے سے محاصل	۱٫۲۴	۰٫۹۷-
مرکزی حکومت سے قرضے اور عطیات اور مرکزی سرمایہ دراندازیاں جن میں مرکزی حکومت کے ذریعے وصول کردہ غیر ملکی امداد شامل ہے۔	۸۸٫۰۲	۱۲۵٫۲۳
صوبائی وسائل بشمول مدات امانت	۲۸٫۹۳	۳۸٫۹۷
نقد بقایوں سے استفادہ	۷٫۸۹ -	۶٫۶۸
میزان	۱۳۲٫۹۰	۱۸۱٫۶۷

	ترمیم شدہ تخمینہ ۶۳-۱۹۶۲ء	تخمینہ میزانیہ ۶۴-۱۹۶۳ء
حکومت کی طرف سے	۶۵٫۴۰	۸۶٫۲۵
براہِ راست سرمایہ اندازی اغراض ترقیات کے لئے واپڈا اے ڈی سی، بی آئی ڈی سی، کے ڈی اے اور دیگر اداروں اور زراعت پیشہ لوگوں کو قرضے اور پیشگیاں۔	۴۸٫۹۹	۷۳٫۱۷
ریلوے سرمایہ فرسودگی کو قرضے	۸٫۹۳	
غیر ترقیاتی خرچ	۵٫۲۱	۳٫۹۷
مرکزی قرضوں کی بازادائی	۵٫۱۲	۷٫۱۸
مد سائر خرچ	۱۰٫۰۰	۱۰٫۰۰
میزان	۱۳۲٫۹۰	۱۸۱٫۶۷

نوٹ :۔

مندرجہ بالا اعداد حساب سرمایہ کے خلاصہ آمدنی و خرچ سے جو سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ ۶۴-۱۹۶۳ کے صفحہ ۲۴، ۲۵ پر دیا ہوا ہے۔ نہیں ملتی چونکہ مندرجہ بالا اعداد مجموعی رقوم ظاہر کرتی تھیں۔

اخراجاتِ سرمایہ:۔ حساب سرمایہ کے اخراجات بلاشمول معاملاتِ تجارت حکومت ترقیاتی پروگرام کو روبعمل لانے کی وجہ سے عائد ہوئے ہیں۔ حساب سرمایہ پر اخراجات کے تخمینہ جات میزانیہ برائے سال رواں ۵۶، ۱۵۷ کروڑ روپے تھا۔ آئندہ سال کے لئے اخراجاتِ سرمایہ کے نظرثانی شدہ تخمینے ۹۰، ۱۳۳ کروڑ ہیں جو اخراجات میں ۱۶ فی صد سے زائدگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

وصولیاتِ سرمایہ:۔ سالِ رواں میں وصولیات سرمایہ کا تخمینہ ۳۰، ۱۵۱ کیا گیا تھا۔ نظرثانی شدہ تخمینہ ۶۷، ۱۳۵ کروڑ ہے۔ ان وصولیات میں تخفیف محض مرکزی حکومت سے وصول شدہ قرضوں کی رقم میں کمی کے باعث ہوئی ہے۔ "ابتداً" ان قرضوں کا ۹۸، ۹۱ کروڑ کا تخمینہ کیا گیا تھا۔ جو اب کم ہوکر "نظرثانی" شدہ تخمینہ میں ۳۲،۷۵ کروڑ روپے رہ گیا ہے۔ امانتوں اور ترسیل رقوم کی مدات (خالص) میں ۱۰،۵۹ کروڑ روپے سے ۰۶، ۴ کروڑ روپے کی تخفیف ہوگئی ہے (اس تخفیف کا ایک حصّہ دوسری وصولیات سرمایہ میں اضافہ سے متاثر ہوا ہے۔

محاصل سرمایہ

توفیر محاصل سال رواں کے ۴۲،۷ کروڑ کے تخمینہ میزانیہ کے مقابل آیندہ سال کے حساب محاصل پر ۴۷، ۱۱ کروڑ روپیہ کی توفیر کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ سرکاری ملازمین کو عبوری امداد اور تنخواہ کے پیمانوں کی ترمیم کی وجہ سے صوبے کے وسائل پر مزید بار کو مدنظر رکھتے ہوئے حساب محاصل پر خاطر خواہ توفیر کافی اطمینان بخش ہے

اجرائے قرضہ سے وصولیات سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ کے مطابق اس حساب کے محاصل کا تخمینہ ۳۲، ۱ کروڑ لگایا گیا تھا۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات سے ۴۳، ۱ کروڑ کے محاصل ظاہر ہوتے ہیں۔

آئندہ مالی سال کے لیے ۹۷، ۵ کروڑ کا ایک تخمینہ شدہ منفی اندراج ہے۔ توقع ہے کہ اگلے سال کے دوران میں ۵۰، ۶ کروڑ کی مالیت کے بازاری قرضے جاری کیے جائیں گے اور اگلے سال کے دوران میں واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے لیے ۴۷، ۷ کروڑ کی ایک رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس کے علاوہ کمیشن اراضی سے

ایک کروڑ روپے کی ایک رقم بطور پیشگی وصول کی جائے گی جس کو کمیشن اراضی کے بونڈ ادا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

مرکزی حکومت وغیرہ سے قرضوں اور عطیات سے آمدنی
۱۱۳٫۰۴ کروڑ کے تخمینہ جات بجٹ کے مقابل سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات ۸۸٫۰۲ کروڑ ہیں۔ یہ کمی مرکزی حکومت سے قرضوں کی کمتر وصولیوں کی وجہ سے ہے جن کا ابتدائی تخمینہ ۹۸٫۹۱ کروڑ کا تھا اور ترمیم شدہ تخمینہ ۷۳٫۷۵ کروڑ کا ہے۔ آئندہ سال کے لیے ۱۲۵٫۲۳ کروڑ کے تخمینہ جات میزانیہ (بجٹ) ہیں۔

صوبائی وسائل بشمول مدات امانت
سال رواں کے لیے ۳۳٫۹۰ کروڑ روپے کے تخمینہ میزانیہ (بجٹ) کی ۲۸٫۹۳ کروڑ تک ترمیم کردی گئی ہے۔ آئندہ سال کے لیے ۲۸٫۷۹ کروڑ روپے کا تخمینہ ہے جس سے سال رواں کے لیے ترمیم شدہ تخمینہ جات پر ۹٫۸۶ کروڑ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے

نقد بقایا کا استعمال
سال رواں کے میزانیہ (بجٹ) میں تخمینہ لگایا گیا تھا کہ صوبہ حساب سرمایہ پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے نقد بقایا کو ۲٫۲۶ کروڑ تک استعمال کرے گا۔ ترمیم شدہ اعداد سے نقد بقایا میں ۷٫۸۹ کروڑ کی حد تک بچت ظاہر ہوتی ہے۔ سال رواں کے لیے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مطابق ۱۵۱٫۳۱ کروڑ کے تخمینہ جات میزانیہ کے مقابل ۱۳۵٫۶۷ کروڑ کے محاصل سرمایہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح خرچ سرمایہ ۱۵۷٫۶۵ کروڑ کے تخمینہ جات میزانیہ سے گھٹ کر ۱۳۲٫۹۰ کروڑ رہ گیا ہے۔

آئندہ سال کے لیے تخمینہ شدہ خرچ سرمایہ کے مقابل محاصل سرمایہ میں ۶٫۷۸ کروڑ روپے کی کمی ہے اور ۶٫۷۸ کروڑ روپے کی یہ کمی اگر صوبے کے نقد بقایا سے جو پہلے ہی بہت کم ہے مزید کوئی رقم نہ نکلوائی جائے تو زائد محصولات اور محاصل کی زائد فراہمی کے ذریعے پورا کیا جانا چاہیئے۔

خرچ سرمایہ

حکومت کی طرف سے براہ راست سرمایہ اندازی سال رواں کے لیے ۰۸ء۷۲ کروڑ کے تخمینہ میزانیہ (بجٹ) تھے۔ ترمیم شدہ اعداد ۴۰ء۶۵ کروڑ روپے کے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں زیادہ سرمایہ اندازی کی تجویز ہے اور ۱۹۶۳-۶۴ء کے لیے ۳۵ء۸۷ کروڑ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

خود مختار اداروں وغیرہ کو قرضہ جات اور مستعار رقوم سال رواں کے میزانیہ میں ۰۵ء۶۲ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات ۶۶ء۴۸ کروڑ روپے کے ہیں۔ آئندہ سال کے تخمینہ جات خاصے زیادہ ہیں اور ۱۷ء۷۳ کروڑ روپے دکھائے گئے ہیں۔

ریلوے سرمایہ فرسودگی کو قرضہ جات سال رواں کے لیے ۹۳ء۸ کروڑ روپے کے تخمینہ جات میزانیہ (بجٹ) اور ترمیم شدہ تخمینہ جات تھے۔ آئندہ سال کے لیے اس بارے میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے کیونکہ میزانیہ کے حصہ ریلوے میں سرمایہ فرسودگی کی شرکتی رقوم کے لیے ایک گنجائش رکھی گئی ہے۔

مرکزی قرضوں کی بازآدائی ابتداً یہ تخمینہ لگایا گیا تھا کہ مالی سال رواں کے دوران میں صوبائی حکومت ۴ کروڑ تک مرکزی قرضوں کی بازادائی کرنے کے قابل ہو جائے گی۔ اب بازآدائی کا اندازہ ۱۲ء۵ کروڑ لگایا گیا ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے لیے اس بارے میں ۱۸ء۷ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مدسائر خرچ سال رواں کے دوران میں ۱۰ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی تھی اور آئندہ سال کے لیے بھی یہی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اگرچہ ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں خرچ محاصل سال رواں کے خرچ کی نسبت زیادہ ہے۔ آئین کے آرٹیکل (۲) ۴۵ بمع آرٹیکل ۸۹ کی رو سے صوبہ مدسائر خرچ کے تحت ۲۶ء۱۲ کروڑ کی ایک گنجائش کا مطالبہ کر سکتا تھا لیکن غیر متوقع مدات پر خرچ کو کم سے کم سطح پر رکھنے کے لیے بہت کم رقوم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

باب — ۴

ترقیاتی پروگرام

(۱) ۶۲ — ۱۹۶۳ء ترمیم شدہ بجٹ
۶۳ — ۱۹۶۴ء

(۲) تعمیراتی پروگرام

باب ۴

ترقیاتی پروگرام

تمہید

حساباتِ محاصل اور حسابات سرمایہ کا فرق تو اتنا پرانا ہے جتنا کہ قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء۔ لیکن ترقیاتی اخراجات کا تصور حال ہی کی پیداوار ہے۔ یہ تصور پہلے پنج سالہ منصوبے پر عمل درآمد کے وقت پیدا ہوا۔ اس وقت منصوبہ بند حضرات نے ایسی تدابیر اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی تھی جن سے بجٹ کے ذریعے کسی منصوبہ کے مقاصد کے حصول کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا سکتے۔ دوسرا پنج سالہ منصوبے اور بجٹ کا براہِ راست تعلق رکھا گیا اور اس غرض سے ایک سالانہ ترقیاتی پروگرام کو جو منصوبے میں مختلف شاخوں کے لیے تعین کردہ رقوم کے مطابق تھا، بجٹ میں شامل کر لیا گیا۔ اس کی وجہ سے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کو حسابات محاصل اور حسابات سرمایہ میں تقسیم کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

اس مطلب کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ تمام اخراجات جو مندرجہ خصوصیات کے حامل ہوں ترقیاتی اخراجات شمار ہوں۔

(۱) ان کا مقصد ملک کے قدرتی وسائل کو برقرار رکھنے، وسیع کرنے یا ان میں اصلاح کرنا ہو۔

(۲) یہ عوام کے علم، فن اور پیداواری صلاحیتوں میں ترقی کا باعث ہوں

(۳) یہ اس کارکردگی میں اضافے کا باعث ہوں جس سے موجودہ ذرائع سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

اس تعریف کی رو سے اخراجات کی وہ تمام مدّیں جو مثلاً زراعت یا صنعت کے میدان میں موجودہ استعداد کی تجدید یا توسیع کریں یا نئے استعداد کو

قائم کریں۔ سب کی سب ترقیاتی اخراجات تصور کی گئیں۔ موجودہ سہولتوں کی معمولی نگہداشت اور ان کو چلانے کے اخراجات غیر ترقیاتی اخراجات تصور کیئے گئے۔ خام مال، فالتو پرزوں اور ایندھن کا خرچ غیر ترقیاتی تصور کیا گیا۔ آبپاشی، بجلی، تعلیم، صحت اور دیگر شاخوں کی ضروریات کے پیش نظر اس تعریف میں مزید تبدیلیاں کی گئیں۔

تمام غیر ترقیاتی اخراجات کو براہ راست حساب محاصل کے تحت درج کیا جاتا تھا۔ چنانچہ محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کا عملہ (ماسوائے عملہ بی سی جی پروگرام خاندانی منصوبہ بندی اور انسداد ملیریا) اور آبپاشی اور تعمیرات دیوانی کے محکموں کی نگہداشت اور مرمت کا خرچ جو غیر ترقیاتی تصور کیا گیا حساب محاصل کے تحت متعلقہ مد کے مقابل ظاہر کیا گیا ہے۔

ترقیاتی اخراجات کے تحت یہ فرق رکھنا ضروری تھا کہ کون سی مدیں خرچ سرمایہ اور خرچ محاصل کے تحت رکھی جائیں۔ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لیئے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے آغاز پر میزانیہ میں ایک مد محاصل ۶۳۔ب۔ ترقیات قائم کی گئی۔ ترقیاتی پروگرام کا تمام خرچ اس مد میں درج کیا گیا۔ ترقیاتی اخراجات کی مندرجہ ذیل مدیں حساب محاصل میں مد ۶۳۔ب۔ ترقیات میں درج کی گئیں:۔

مندرجہ محکموں کے عملے اور سامان کا تمام خرچ :۔

۱۔ اصلاحات اراضی۔

۲۔ نوآبادیات

۳۔ بنیادی جمہوریت فنڈ برائے دیہی ترقیات

۴۔ جنگلات

۵۔ صحت عامہ

۶۔ ماسٹر پلان

(ب) تعمیراتی مشاوران

۷۔ زراعت

۸۔ پرورش حیوانات

۹- امداد باہمی (کاشت اور فروخت)

۱۰- صنعت

۱۱- مچھلی کی پرورش

۱۲- قومی ترقیاتی منصوبے

۱۳- آبپاشی کی تجدیدی تعمیرات کے عملے کی تربیت اور ضمنی اخراجات۔

تعلیم (صرف سامان اور تعمیرات کے لیے رقوم)

صحت (صرف سامان اور عملہ برائے بی سی جی، خاندانی منصوبہ بندی اور انسداد ملیریا)

آبپاشی (پیمائش اور تحقیقات اور کارہائے انسداد سیلاب)

تعمیرات دیوانی (ایسی نئی تعمیرات جن پر ایک لاکھ سے کم خرچ ہو محاصل سے واجب الادا ہیں۔ زائد از ایک لاکھ سرمایہ سے واجب الادا ہیں۔)

شارعات

(۱) صوبائی (ایک لاکھ روپے تک کی لاگت کی سڑکیں محاصل سے اور ایک لاکھ سے زائد کی سڑکیں سرمایہ سے واجب الادا ہیں۔)

(۲) مرکزی روڈ فنڈ۔ (محفوظ حصہ)

۵۰ فیصد محاصل سے اور ۵۰ فیصد سرمایہ سے واجب الادا ہے۔

(۳) مرکزی روڈ فنڈ۔ (معمولی حصہ)

تمام کا تمام محاصل سے واجب الادا ہے

ترقیاتی پروگرام ۶۴-۱۹۶۳ء

سال آئندہ کے لیے ۱۸۶٫۱۲ کروڑ کی لاگت کا ترقیاتی پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ سال رواں کے میزانیہ میں ترقیاتی پروگرام کے لیے ۱۵۶٫۸۰ کروڑ روپے تجویز کیے گئے تھے اور ترمیم شدہ تخمینہ ۱۳۸٫۹۷ کروڑ ہے ۶۱-۱۹۶۰ سے اب تک کے ترقیاتی پروگرام کی رفتار کا گراف اور ۶۳-۱۹۶۲، ۶۴-۱۹۶۳ء کے تخمینوں کی تقابلی صورت حال گراف میں پیش کی گئی ہے۔ سال رواں کے نظر ثانی شدہ تخمینہ کی نسبت سال آئندہ کے ترقیاتی پروگرام میں ۳۴ فیصدی کا اضافہ ہے۔

ترقیاتی پروگرام پر بحث کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ اس پروگرام کی تکمیل کے لیے صوبہ کے ذرائع کا جائزہ لیا جائے۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ مجوزہ ترقیاتی پروگرام سے متعلق آمدنی و خرچ ظاہر کرتا ہے ۱۔

کروڑ روپے میں

آمدنی		خرچ	
مرکزی حکومت سے قرضے عطیات اور سرمایہ کاری بشمول غیر ملکی امداد	۱۳۷،۷۲	حکومت کے محکموں کا خرچ	
		سرمایہ	۸۶،۳۵
		ترقیات پر خرچ محصل	۴۶،۲۵
صوبائی ذرائع	۴۶،۳۰	قرضے اور پیشگیاں برائے ترقیات	۷۳،۱۷
واپڈا تمسکات	۲،۱۰	سرمایہ واپڈا	۲،۱۰
		منہا۔ معلقات	۲،۱۴
میزان	۱۸۶،۱۲	میزان	۱۸۶،۱۲

سال رواں کے مقابلے میں سرمایہ فراہمی کی صورت حال گراف کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے۔

اس سے ظاہر ہو جائے گا کہ سال آئندہ کے لیے ۴۲،۳۰ کروڑ کی رقم ترقیاتی پروگرام کے مقابلہ میں صوبائی ذرائع سے مہیا کی جا رہی ہے۔ یہ سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ ۳۴،۲۷ کروڑ کے مقابلہ میں ہے۔ سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ اعداد کے مقابلہ میں صوبائی حکومت کے ترقیاتی حصے میں ۹۶ فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہے۔

حکومت کے محکموں کے خرچ سرمایہ میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ سال رواں کے تخمینہ میزانیہ رقمی ۱۰،۲۷ کروڑ کے مقابلہ میں سال آئندہ کے لیے ۸۶،۳۵ کروڑ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
1960–61 TO 1963–64

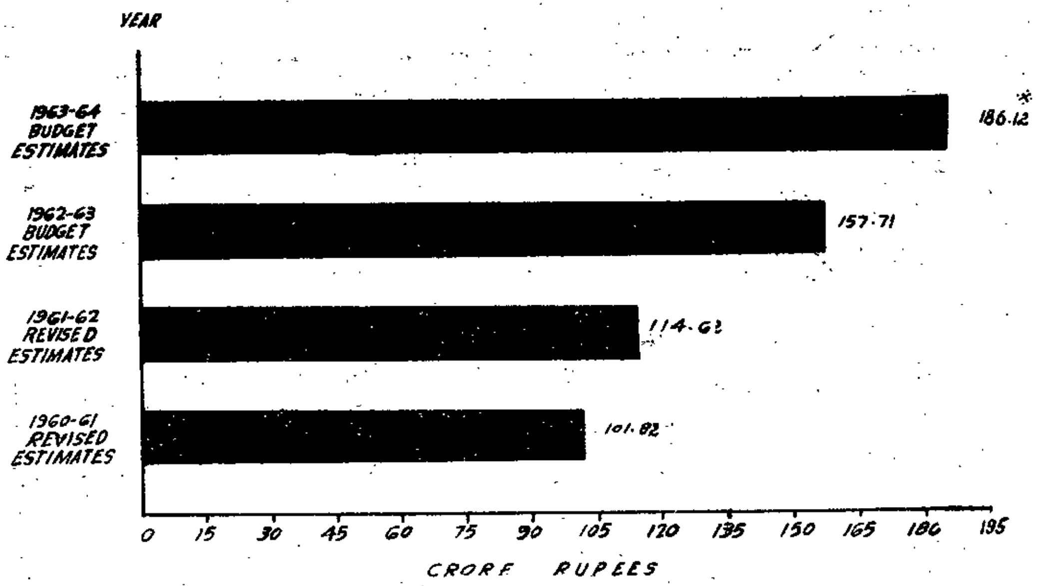

* Including 10.00 Crore Rs. Works Programme & 4.45 Crore Rs. On Establishment & Other Charges On Account Of Development.

TOTAL DEVELOPMENT PROGRAMME

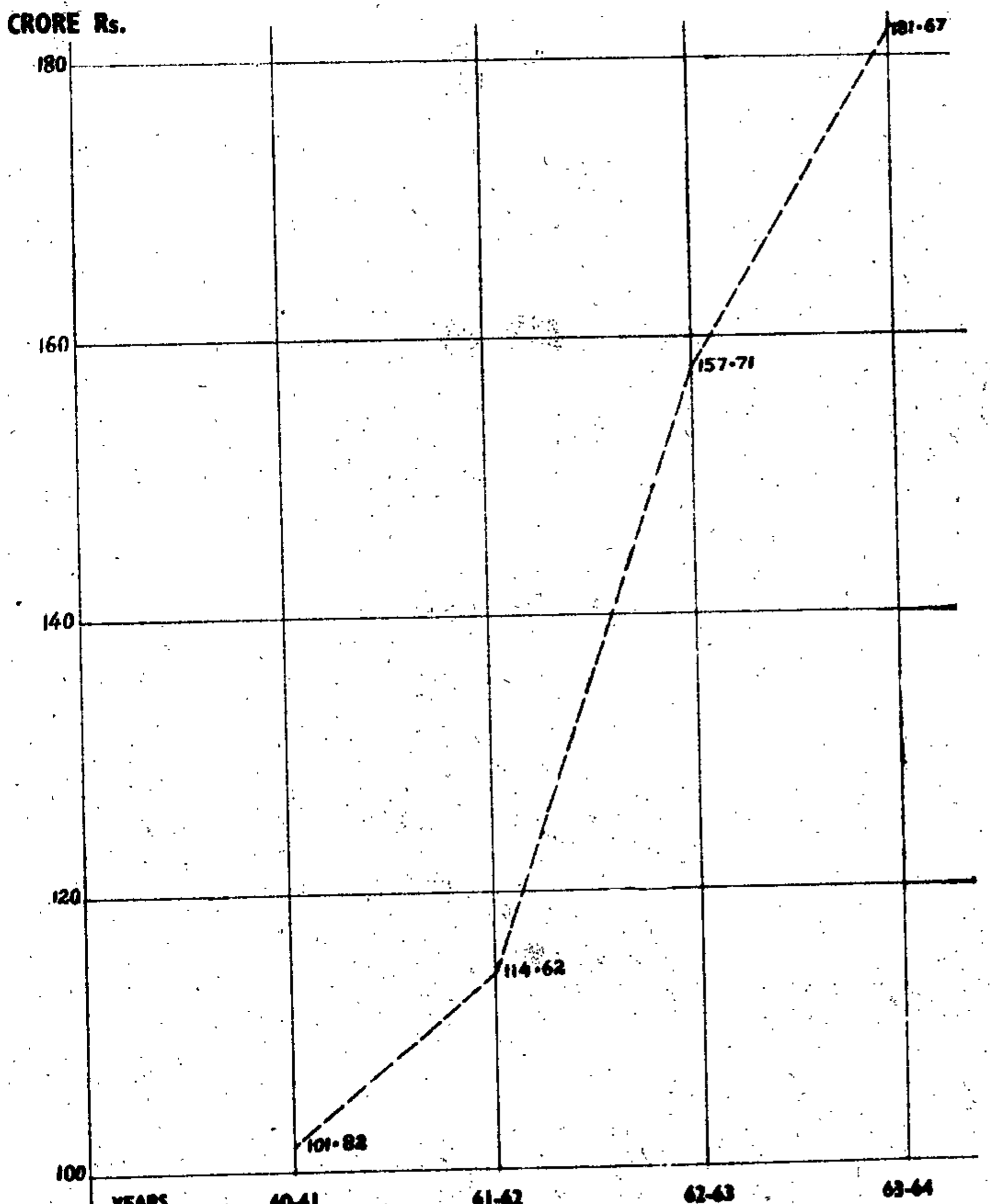

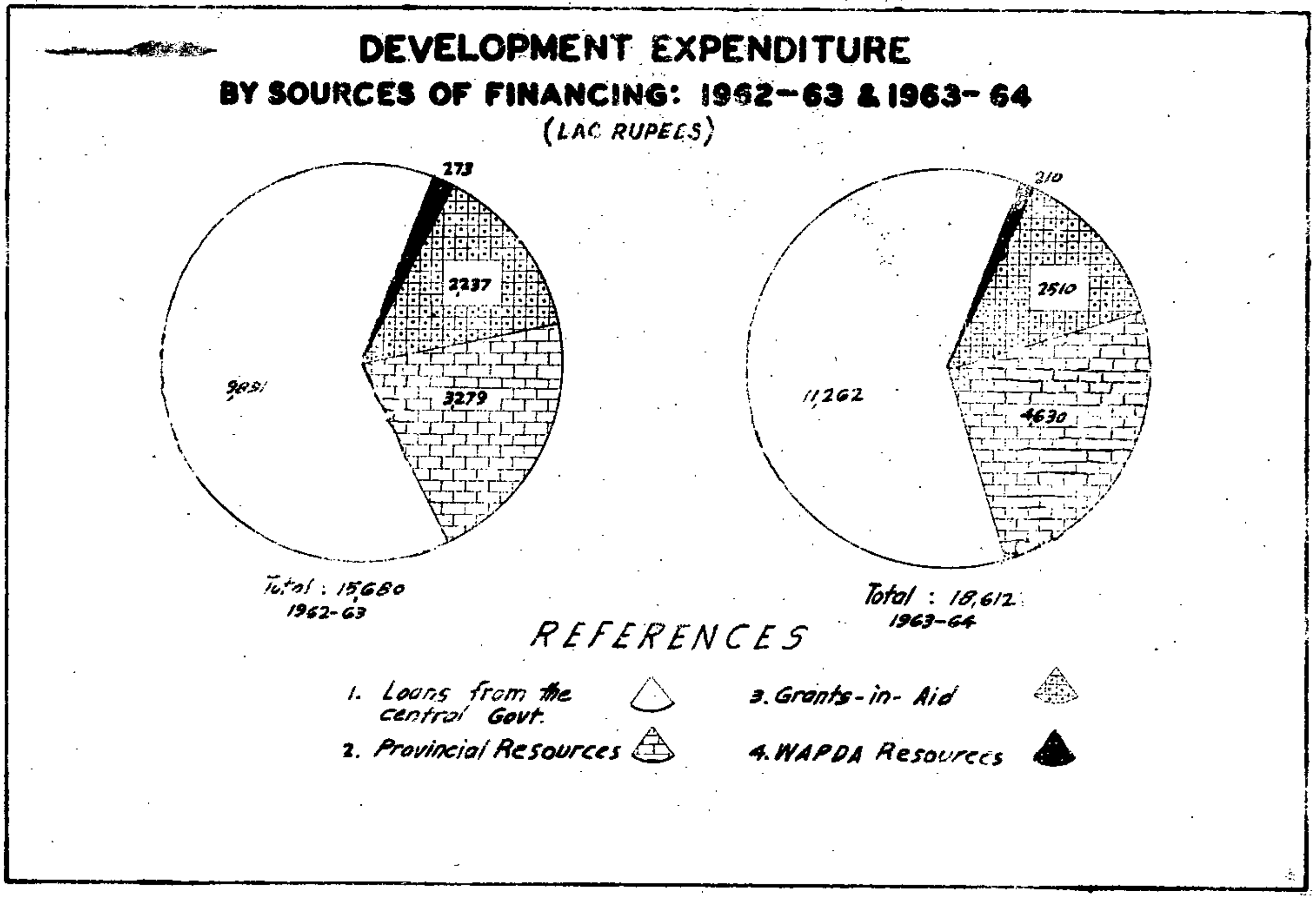
DEVELOPMENT EXPENDITURE
BY SOURCES OF FINANCING: 1962-63 & 1963-64
(LAC RUPEES)
273
2237
9891
3279
Total : 15,680
1962-63
210
2510
11,262
4630
Total : 18,612
1963-64
REFERENCES
1. Loans from the central Govt.
2. Provincial Resources
3. Grants-in-Aid
4. WAPDA Resources

اسی طرح اخراجات بھی موجودہ سال کے میزانیہ (بجٹ) میں ۴۹ء۲۰ کروڑ کے مقابلہ میں سال آئندہ کے لیے ۴۶ء۲۵ کروڑ تک پہنچ گئے ہیں۔

سال آئندہ کے لیے غیر ملکی اداروں کو ترقیاتی قرضوں کے لیے ۷۱ء۳۷ کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ سال رواں کے میزانیے میں ۰۵ء۶۲ کروڑ کے تخمینہ کے مقابلے میں ہیں۔ واپڈا اپنے ترقیاتی پروگرام کے ایک حصہ کو ۱۰ء۲ کروڑ کی مالیت کے تمسکات کے ذریعے سرانجام دے گا۔ معلقات اور مماثل مدوں کے قرضوں کے لیے ۱۴ء۲ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

شعبہ داری تجزیہ

۱۲ء۱۸۶ کروڑ روپے کی مالیت کے ترقیاتی پروگرام برائے سال ۶۳-۱۹۶۴ء کے ہر شاخ کا تجزیہ حسب ذیل ہے:-

(روپے کروڑ میں)

	تخمینہ میزانیہ ۶۴-۱۹۶۳	ترمیم شدہ تخمینہ ۶۳-۱۹۶۲	تخمینہ میزانیہ ۶۳-۱۹۶۲
پانی اور بجلی	۷۹ء۷۱	۵۴ء۵۴	۶۲ء۶۷
زراعت اور امداد دیہی	۱۲ء۲۴	۰۹ء۱۵	۹۳ء۱۷
کارہائے عماراتی و منصوبہ بندی	۵۰ء۱۴	۸۸ء۹	۱۲ء۸
صنعت	۹۵ء۱۱	۸۹ء۸	۳۴ء۱۰
تعلیم و تربیت	۵۴ء۱۳	۹۴ء۹	۴۰ء۱۱
صحت	۸۹ء۴	۱۲ء۳	۷۲ء۳
حمل و نقل و ذرائع مواصلات	×۹۷ء۱۷	۳۷ء۵	۴۹ء۶
ریلوے	״۷۰ء۲۱	۴۲ء۲۸	۴۶ء۲۷
معاشرتی بہبود	۲۴ء۰	۲۱ء	۱۸ء
افراد و روزگار	۰۰ء۱	..	..
عملہ اور ترقیات سے متعلق دیگر اخراجات	۴۵ء۴	۵۱ء۳	۵۴ء۳
میزان	״۱۲ء۱۸۶	۹۷ء۱۳۸	۸۰ء۱۵۶

× مندرجہ بالا اعداد کو گراف کے ذریعہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

تعمیراتی پروگرام

۱۲ء۱۸۶ کروڑ کے ترقیاتی پروگرام میں تعمیراتی پروگرام کے لیے بھی دس کروڑ کی رقم شامل ہے۔ یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ یہ رقم عام مالی امداد کے علاوہ مرکزی حکومت نے فراہم کی ہے اور اسے صوبہ کے مختلف حصوں میں محنت کے منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے لیے خرچ کیا جائے گا۔ یہ رقم حمل ونقل و مواصلات شاخ کے تحت رکھی گئی ہے۔ حالانکہ اسے مناسب طور پر ایک علیحدہ مد کی شکل میں دکھانا چاہیے تھا۔

محکمہ منصوبہ بندی و تعمیرات نے ڈویژنل کمشنروں اور ضلعی افسروں سے مشورے کے بعد مقامی لحاظ سے اہم تجاویز کی ایک فہرست مرتب کی ہے۔ جن پر تعمیراتی پروگرام کے تحت عمل درآمد ہوگا۔

توقع ہے کہ اس پروگرام سے دیہی زندگی پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ اس پروگرام کی تکمیل میں ڈویژنل کونسلیں اور بنیادی جمہوریتیں باہمد گر تعاون سے کام کریں گی۔ اور اس کی کامیابی بہت حد تک لوگوں کی رضا کارانہ امداد پر موقوف ہوگی محنت اور کام کا معقول صلہ دیا جائے گا۔ لیکن دلالوں اور ٹھیکیداروں کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ تعمیراتی پروگرام کے تحت ہر منصوبہ باتنظیم کوششوں کا ایک مثالی نمونہ ہوگا جس کے فوائد سے علاقے کے لوگ بہرہ ور ہوں گے۔

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME FOR WEST PAKISTAN: 1963-64

(TOTAL DEVELOPMENT PROGRAMME: 18,612 LAC Rs.)

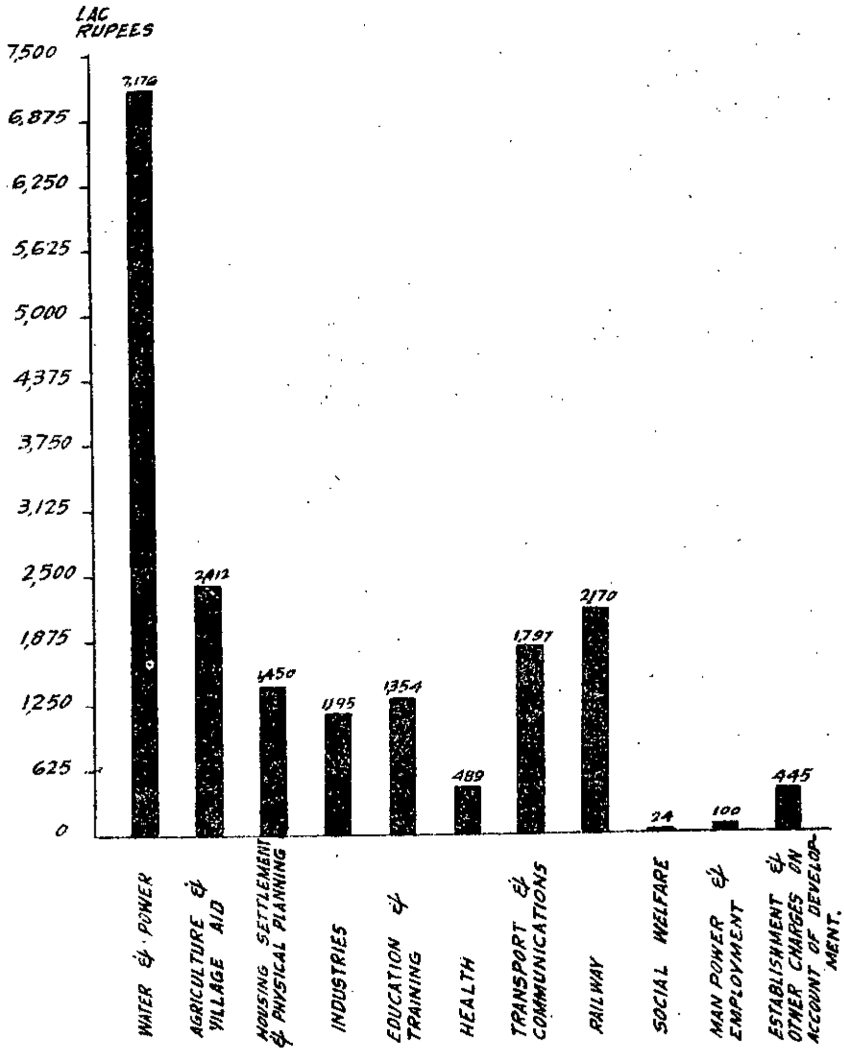

باب ۔ ۵

علاقائی ترقی

حصہ	۱	صوبائی سکیمیں
〃	۲	پنجاب
〃	۳	کراچی
〃	۴	بہاول پور
〃	۵	پشاور
〃	۶	سرحدی علاقہ
〃	۷	سندھ
〃	۸	بلوچستان

باب ۵

علاقائی ترقّی

ذیل میں مختلف علاقوں اور ڈویژنوں کے لیے رقوم کی تعین کا تفصیلی تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ معیشت کے مختلف شاخوں میں ڈویژنوں کی سطح تک جو ترقی عمل میں آئی ہے اس پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے اور مناسب گرافوں کی مدد سے تشریح کی گئی ہے۔

آئندہ سال کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر کل ۱۸۶٫۱۲ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے اس رقم کی تقسیم ذیل میں پیش ہے:۔

	کروڑ
ترقیاتی پروگرام	۱۷۱٫۶۷
تعمیراتی پروگرام	۱۰٫۰۰
اخراجات عملہ و اوزار و نصبیات	...
(ا) واجب الادا بحساب سرمایہ	۳٫۵۳
(ب) واجب الادا بحساب محاصل	۰٫۹۲
میزان	۱۸۶٫۱۲

اس کے مقابلے میں سال رواں کی رقم ۱۳۰٫۹۷ کروڑ روپے ہے جس کی تقسیم حسب ذیل میں پیش ہے۔

	کروڑ
ترقیاتی پروگرام	
ترمیم شدہ تخمینے	۱۳۵٫۴۶
اخراجات عملہ و	.....
اوزار و کارخانہ جات	......

(الف) واجب الادا بحساب سرمایہ ۲۰۸۷

(ب) واجب الادا بحساب محاصل ۰۶۶۴

میزان ۱۳۸۶۹۷

بعض گرانوں میں آئندہ سال کے اعداد اس وجہ سے مختلف ہیں کہ اوزار کارخانجات اور عملے کے اخراجات ترقیاتی پروگرام کی میزان میں شامل نہیں کیئے گئے ہیں اور مقابلے میں غلطی سے بچنے کے لیے بعض مدوں میں موجودہ سال کے ترمیم شدہ اعداد کے مقابلے میں موجودہ سال کے بجٹ کے تخمینوں کو اختیار کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں موجودہ سال کے مقابلے میں تقریباً ۲۴ فی صد کا اضافہ ہوگا۔

غیر ترقی یافتہ علاقوں کے لیے زائد رقوم کا تعین

ترقیاتی پروگرام بناتے وقت یہ اصول پیش نظر رکھا ہے کہ صوبے کے مقابلتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کے لیے زیادہ فنڈ متعین کیے جائیں۔ اس سے اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ مغربی پاکستان کے ان علاقوں کے رقوم کے تعین میں کمی کی جائے جو دوسروں کے مقابلے میں بالعموم زیادہ ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً سابق پنجاب کا علاقہ اور کراچی۔ اس اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے سابق پنجاب کے علاقے کے لیے ۱۹۶۳-۶۴ء کے رقوم کے تعین میں سال رواں کے مقابلے میں صرف ۹۸ء۱۰ فی صد کے بقدر اور کراچی کے لیے محض ۵۶ء۱ فیصد کے بقدر اضافہ کیا گیا ہے

رقوم کے تعین میں سب سے زیادہ فی صدی اضافہ سابق بہاولپور علاقے کو (۹۲ء۵۶ فی صد) اور اس علاقے کو ۲۴ء۷۱ فی صدی دیا گیا ہے۔ سرحدی علاقوں کی صورت میں اضافہ ۰۳ء۴۷ فی صدی اور سابق سندھ کے علاقے کی صورت میں ۶۲ء۲۵ فی صدی ہے۔ سابق بلوچستان کے علاقے میں اضافہ فی الوقت برائے نام ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ سال کے دوران میں اس علاقے کی ترقی کی رفتار تیز کر دی جائے گی۔

حصہ ۱

صوبائی اسکیمیں

گرانٹ میں ۱۹۶۰-۶۱ء سے اب تک صوبائی اسکیموں کے لیے

PROVINCIAL SCHEMES

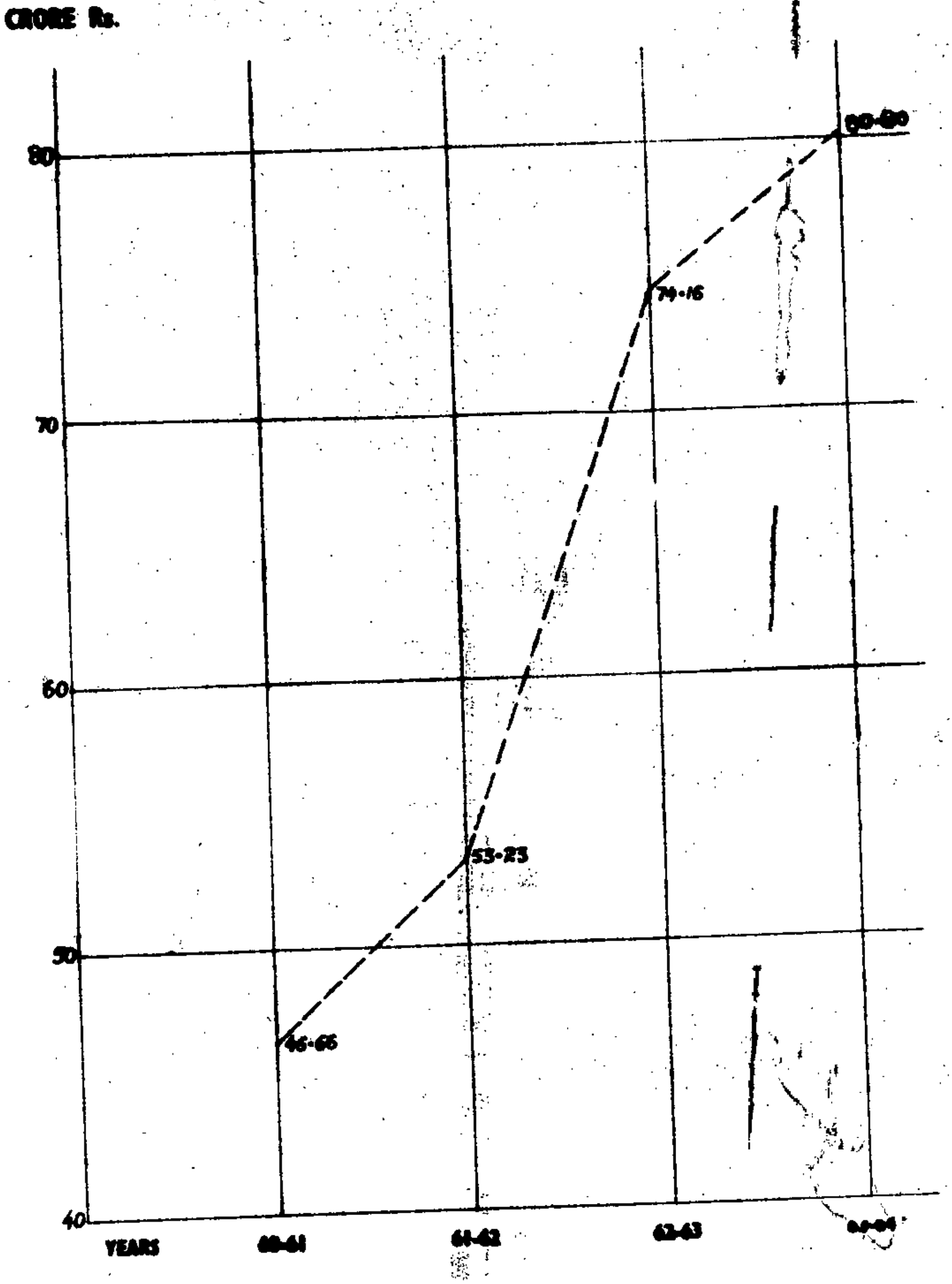

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-PUNJAB: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

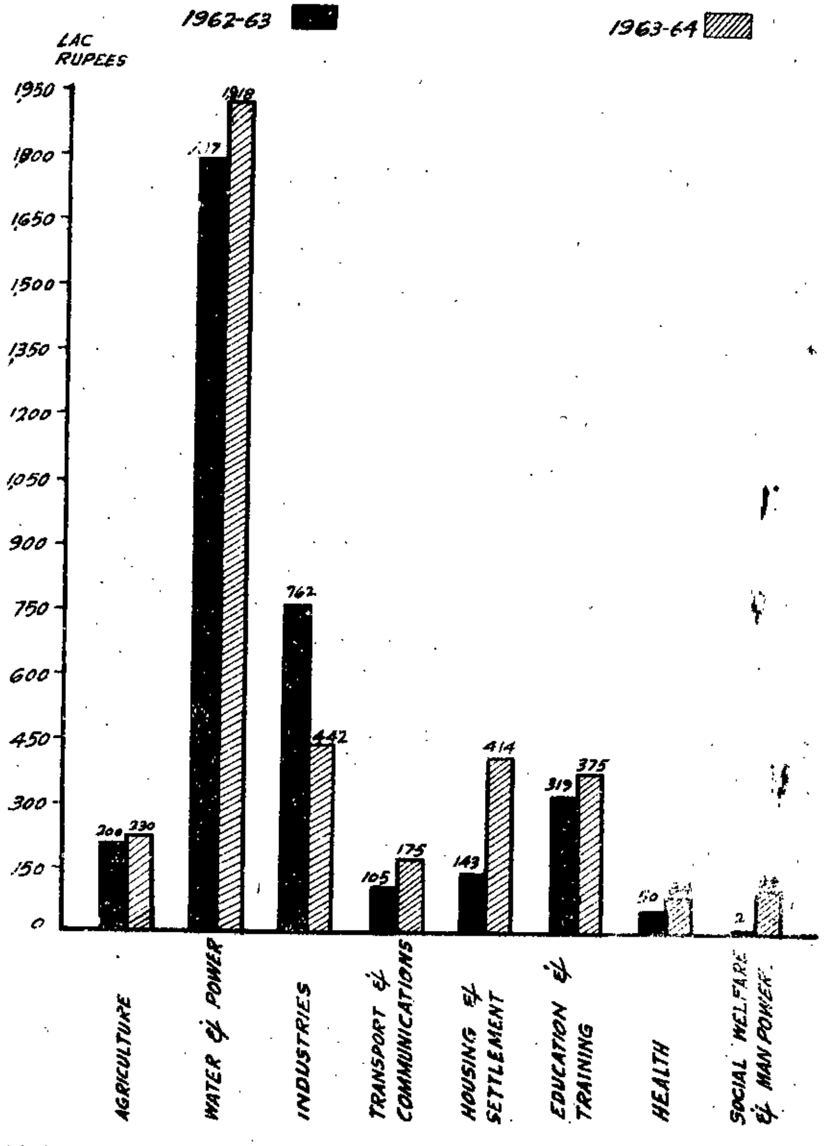

PUNJAB REGION

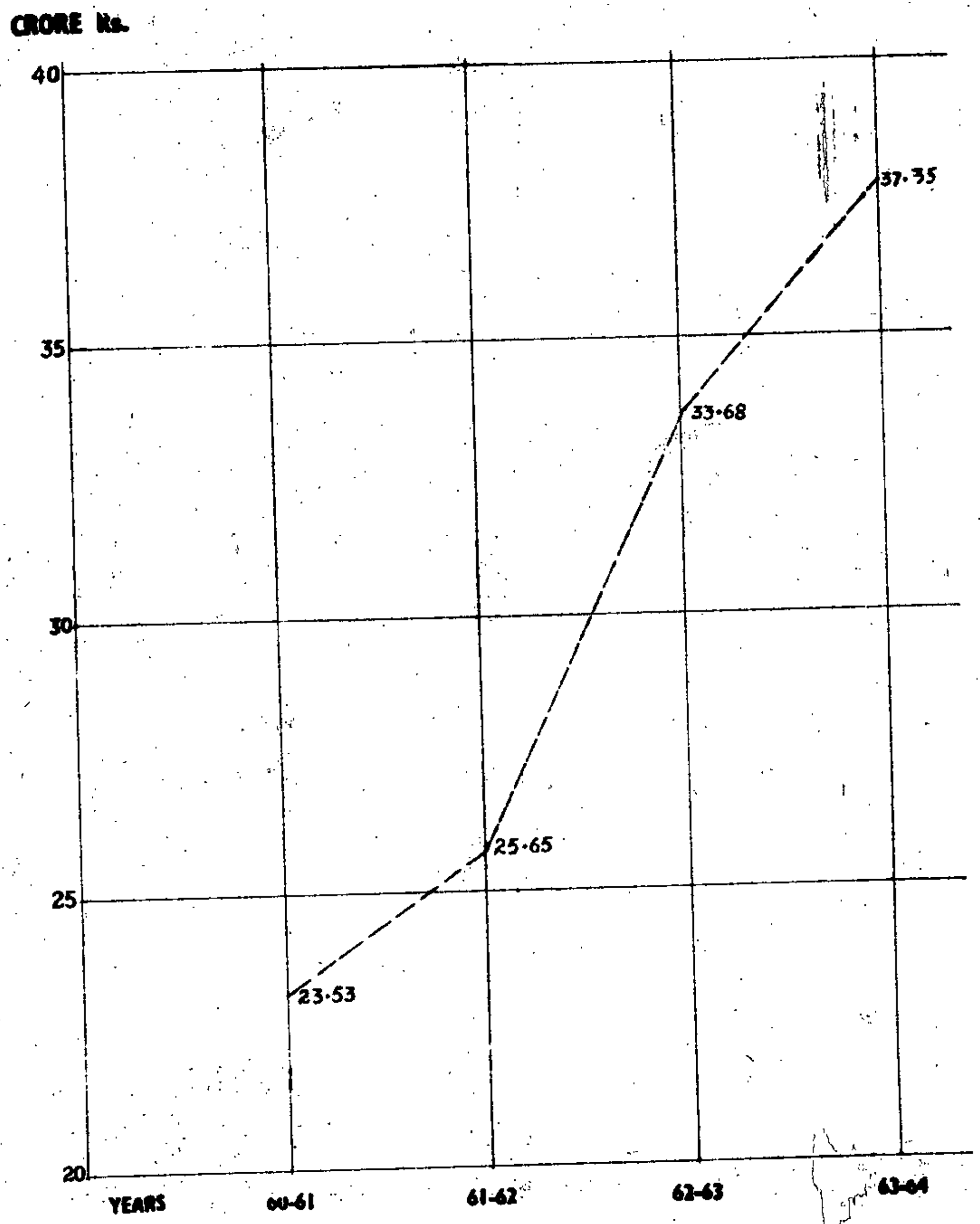

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN LAHORE DIVISION: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

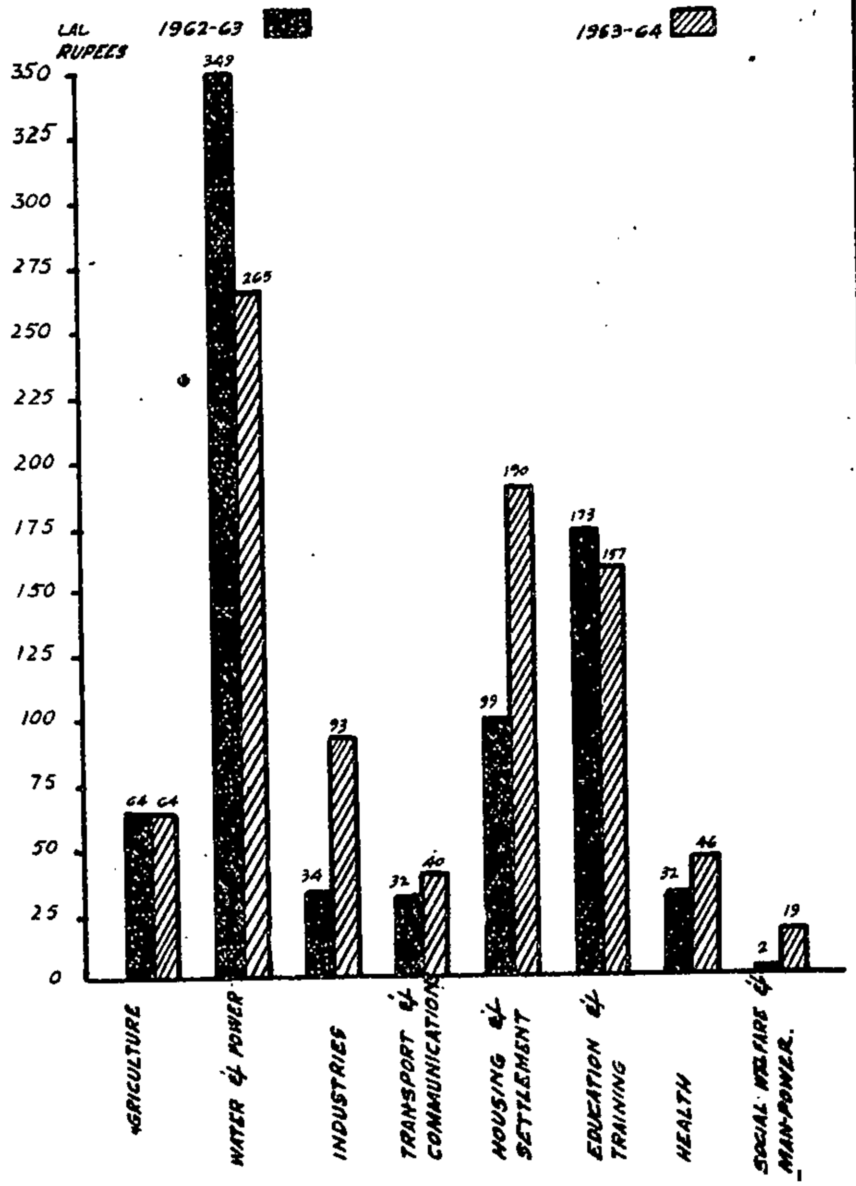

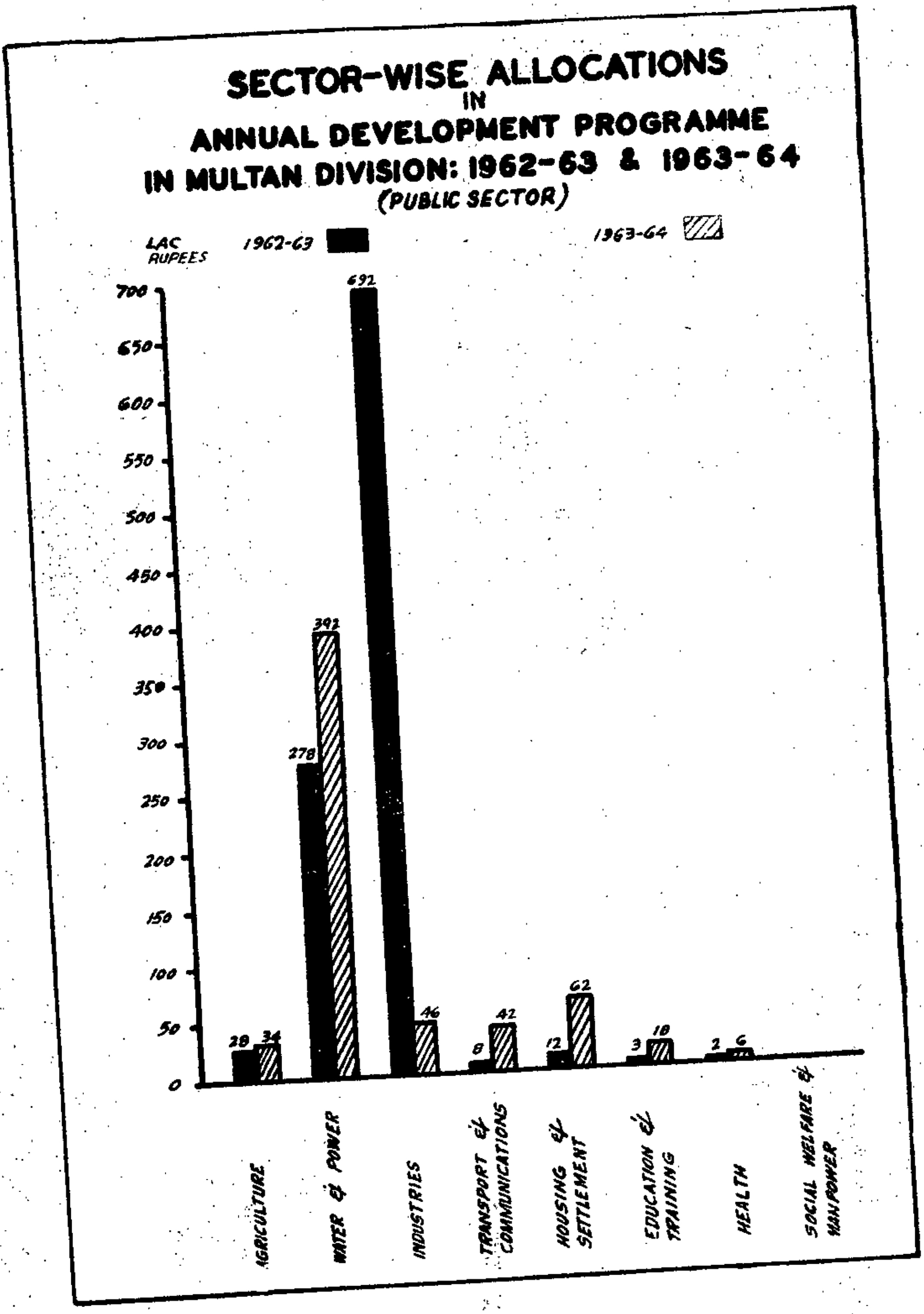

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN MULTAN DIVISION: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)
LAC RUPEES
1962-63
1963-64
700
650
600
550
500
450
400
350
300
250
200
150
100
50
0
28
34
278
392
692
46
8
42
12
62
3
18
2
6
AGRICULTURE
WATER & POWER
INDUSTRIES
TRANSPORT & COMMUNICATIONS
HOUSING & SETTLEMENT
EDUCATION & TRAINING
HEALTH
SOCIAL WELFARE & MANPOWER

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN MULTAN DIVISION: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

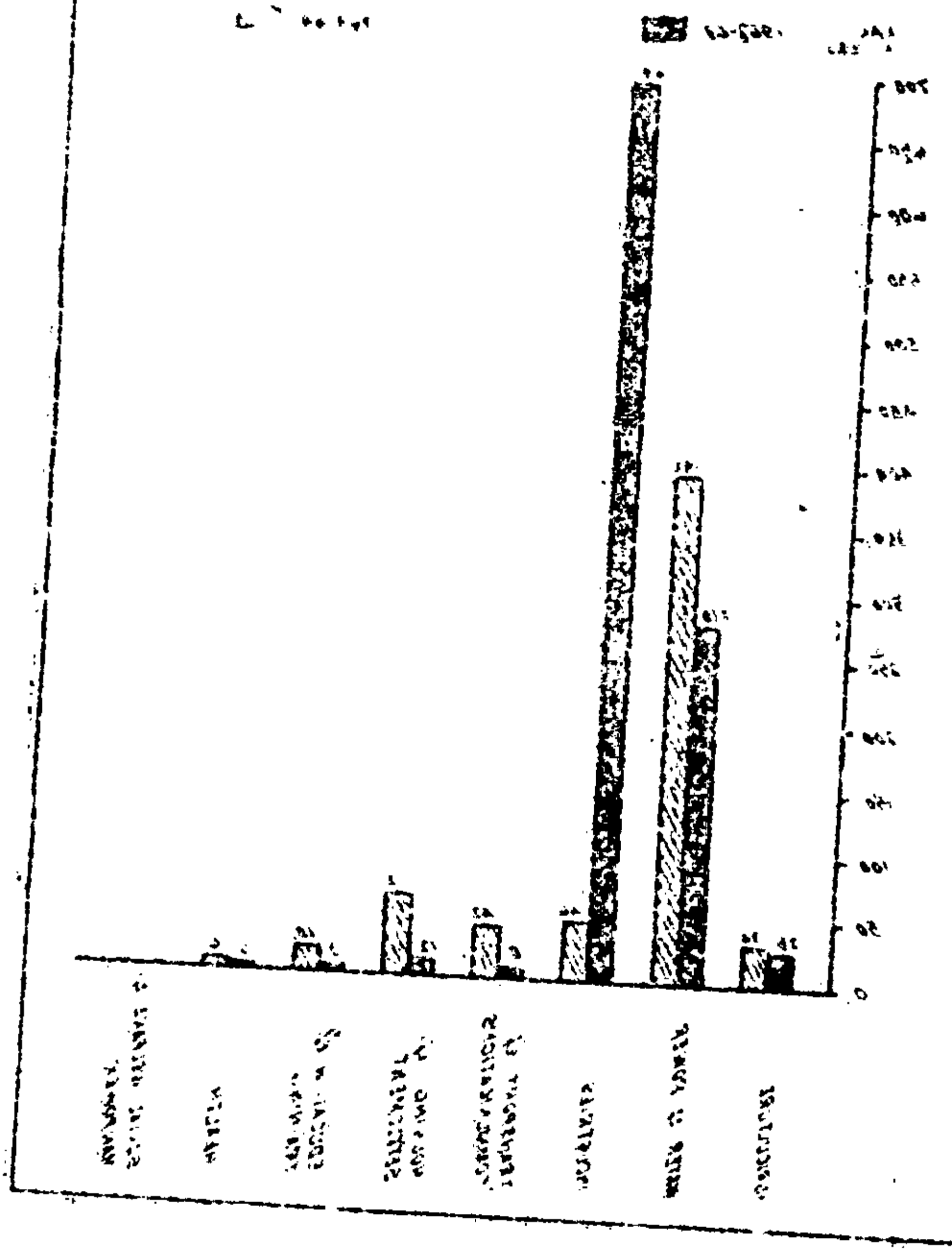

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN RAWALPINDI DIVISION: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

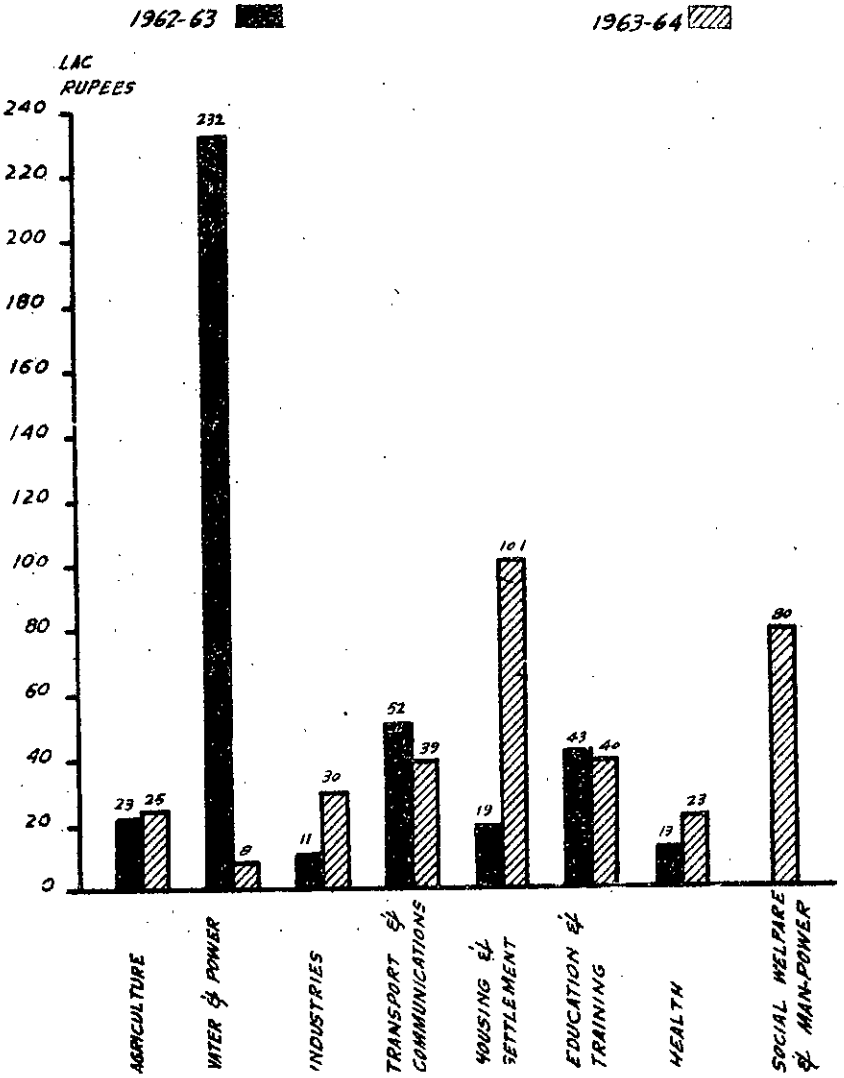

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN SARGODHA DIVISION: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

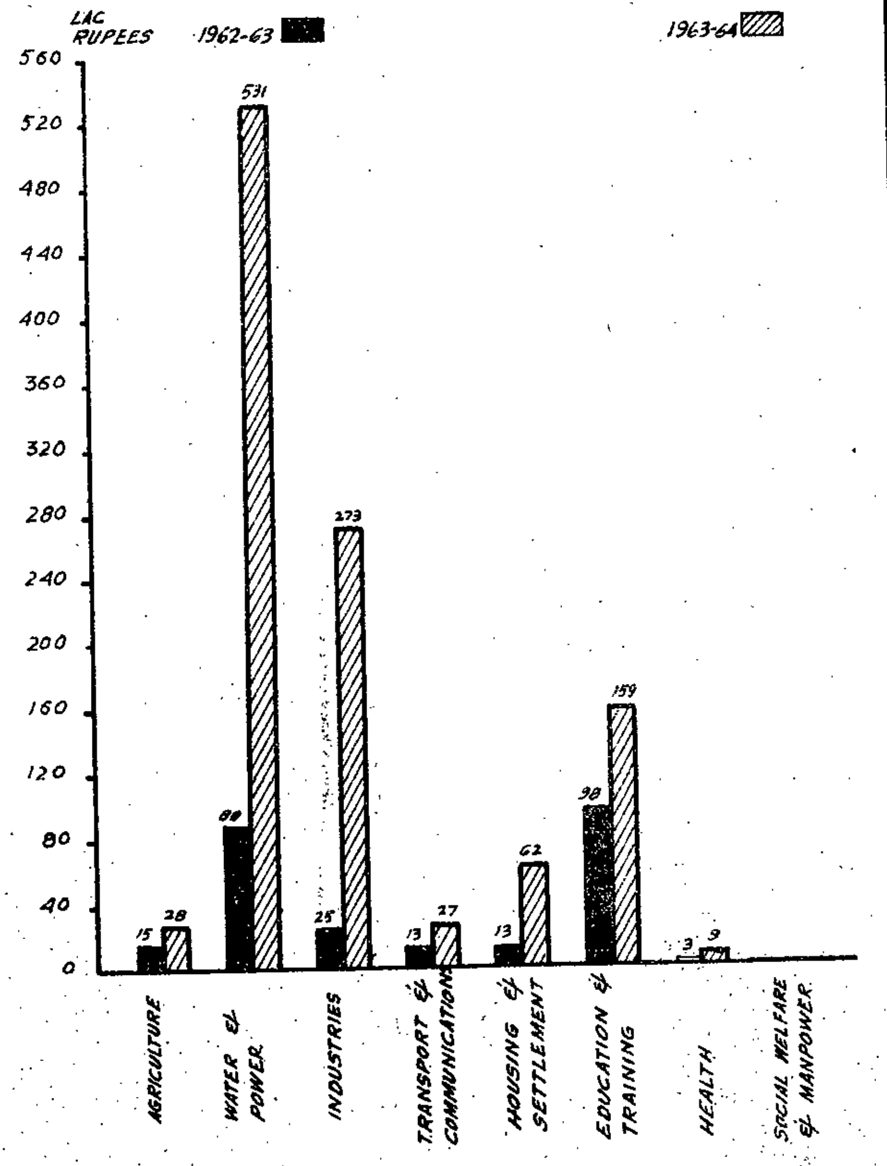

سرمایہ جات کا تعین ظاہر کیا گیا ہے تا سال رواں کے ساتھ تقابل کی غرض سے ترمیم شدہ اعداد کے مقابلے میں جو کم تر ہیں۔ ابتدائی تعینات میزانیہ کے اعداد کو اختیار کیا گیا ہے موجودہ سال کے ۱۶ء۴۱ کروڑ روپے کے تعین میزانیہ کے مقابلے میں ایسی اسکیموں کے لیے جن کے مفادات میں صوبے کو مجموعی طور پر حصہ ملے گا۔ ۸۰ء۸۰ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ صوبائی اسکیموں میں اضافہ ۹۵ء۸ فی صد ہے جو ۱۹۶۱ - ۶۲ء کے مقابلے میں ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے دوران کی ایسی ہی اسکیموں کے لیے رقوم کے تعین سے کافی کمتر ہے۔ صوبے بھر میں قابلِ اطلاق اسکیموں کے لیے رقوم کے تعین میں کمی کرنا ضروری تھا۔ تاکہ علاقائی اسکیموں کے لیے بالخصوص اس اسکیموں کے لیے جو مقابلتاً پسماندہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں فنڈ مہیا کیے جا سکیں۔ سابق پنجاب کے مختلف علاقوں کی تعیین رقوم برائے ۱۹۶۲ - ۶۳ء، ۱۹۶۳ - ۶۴ء گراف میں دکھائی گئی ہے۔

حصّہ ۲

سابق پنجاب کے علاقے کی اسکیمیں

گراف میں ۱۹۶۰ - ۶۱ء سے اب تک اس ریجن کے رقمی تعینات کی نوعیت ظاہر کی گئی ہے سالِ رواں میں اس علاقے میں رقوم کی تعین میں ۱۹۶۱ - ۶۲ء کے مقابلے میں ۳۱ فی صدی سے زائد اضافہ کر دیا گیا تھا۔ اضافے کے اس رجحان کے برعکس موجودہ سال کی رقوم کے تعین کے مقابلے میں آئندہ سال کے لیے صرف ۸۹ء۱۰ فی صد کا اضافہ رکھا گیا ہے۔ اس طرح بچائی ہوئی رقوم کو صوبے کے مقابلتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں لگایا جائے گا۔

قسمتی تعین رقوم

سابق پنجاب کے علاقہ کی مختلف ڈویژنوں نیز ہر ڈویژن میں مختلف ترقیاتی شاخوں کو کی جانے والے رقمی تعینات کو گراف کی شکل میں پیش کیا گیا ہے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ سرگودھا ڈویژن میں اضافہ لائل پور میں قدرتی گیس کے بجلی گھر کے قیام کے نتیجے میں بالخصوص پانی اور بجلی کی شاخ کو زیادہ رقمی تعین کی وجہ سے ہوا ہے۔ لاہور ڈویژن کے سوا جہاں بالخصوص تعمیرات اور آبادکاری کے سیکٹر میں ۸۸ء۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس علاقے کی جملہ دیگر ڈویژنوں کے رقمی

تعینات میں تخفیف ظاہر ہوتی ہے۔

پنجاب علاقے کی اسکیمیں ان علاقائی اسکیموں کی صورتِ حال جن کے مفادات میں سابق پنجاب کے علاقے کی جملہ ڈویژنیں شریک ہوں گی۔ علیحدہ ماسٹر ٹیبل صفحہ پر دکھائی گئی ہیں۔ خرچ کا زیادہ حصّہ پانی اور بجلی شاخ کی علاقائی اسکیموں کے لیے مختص ہے۔ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں سابق پنجاب علاقے کے لیے مہیا کردہ ۲۷٫۳۵ کروڑ روپے کی کل رقم میں سے ۱۹٫۱۷ کروڑ روپے کی رقم پانی اور بجلی کے منصوبوں کے لیے مخصوص ہے۔ تعلیم و تربیت کی شاخ کے لیے موجودہ سال کے ۲٫۱۹ کروڑ روپے کے مقابلے میں آئندہ سال کے لیے ۳٫۴۷ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ تعمیرات اور آبادکاری شاخ کے لئے رقمی تعیّن میں کافی اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسے موجودہ سال کے ۱٫۳۴ کروڑ روپے سے بڑھا کر آئندہ سال ۴٫۱۴ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ صحت کی شاخ میں رقمی تعیّن کو ۹۴٫۹۴ لاکھ روپے سے دوگنا کرکے ۸۵٫۳۵ لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔

حصّہ ۳

کراچی علاقہ یہ ریجن معیشتی اعتبار سے مغربی پاکستان کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ حصّہ ہے۔ اس علاقے کے لیے ۶۱-۱۹۶۰ء سے رقمی تعیّن کا جائزہ گراف کے ذریعے ہوسکتا ہے۔ کراچی علاقے کے لیے ۶۱-۱۹۶۰ء کے مقابلے میں ۶۲-۱۹۶۱ء میں رقمی تعیّن میں زبردست کمی ہوگئی تھی۔ ۶۳-۱۹۶۲ء میں کراچی کے مغربی پاکستان میں انضمام کے بعد رقمی تعیّن کو ۷٫۵۶ کروڑ روپے سے بڑھا کر ۱۱٫۵۲ کروڑ روپے کر دیا گیا آئندہ سال کے لیے ۱۱٫۰۷ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے جس سے ۵۶٫۱ فی صدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے اور تعیّن کی شرح نتیجتہً قریب قریب موجودہ سال کی سطح پر قائم رہے گی۔

کراچی میں مختلف شاخوں میں تعیّن رقوم کراچی ڈویژن میں مختلف شاخوں کے رقمی تعینات گراف میں دیئے گئے ہیں۔ ۶٫۹۹ کروڑ روپے کا سب سے زیادہ تعیّن رہائشی و تعمیرات اور آبادکاری کی شاخ کے لیے کیا گیا

ہے۔ جس کے بعد صنعتی شاخ کو رکھا گیا ہے۔ مؤخر الذکر کے لیے موجودہ سال میں ۲۰ء۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش کے برخلاف ۷ء۱ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ پانی اور بجلی کی شاخ کے لیے تعیّن کو موجودہ سال کے ۰۰ء۵ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۲۳ء۷۲ لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح حمل و نقل اور مواصلات کی شاخ میں بھی اہم اضافہ کیا گیا ہے جہاں موجودہ سال کی ۷۵ء۱۶ لاکھ روپے کی رقم کے مقابلے میں ۱۹۶۳-۶۴ء کے لیے ۰۰ء۴۹ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

حصہ ۴

بہاول پور علاقہ گراف سے جس میں اس علاقے کے لیے ۱۹۶۰-۶۱ء سے اب تک کے ترقیاتی پروگرام کی مد کے لیے رقمی تعینات پیش کیے گئے ہیں۔ اس فروگذاشت کی حد کا اندازہ ہو سکتا ہے جس کا یہ علاقہ گذشتہ زمانہ میں شکار رہا ہے۔ ۱۹۶۰-۶۱ء سے ۱۹۶۲-۶۳ء تک رقمی تعین میں تدریجی تنزل ہوتا رہا۔

۹۲ء۵۶ ۴ فی صدی اضافہ آئندہ مالی سال کے لیے بہاول پور علاقے کے رقمی تعینات میں ۹۲ء۵۶ ۴ فی صدی کا اضافہ کیا گیا ہے اور اس امر کو بھی یقینی بنانے کی سرگرم کوشش کی جا رہی ہے کہ اس تعین سے آئندہ مالی سال کے دوران میں پورا پورا استفادہ کیا جائے۔ منصوبے کے آخری سال میں اس علاقے میں ترقیاتی کام کی رفتار تیز کرنے کے لیے زمین ہموار کر دی گئی ہے۔

مختلف شاخوں میں تعیین اس علاقے میں مختلف شاخوں کے لیے تعیین ایک گراف میں دکھائی گئی ہے۔ رہائش اور آبادکاری کی شاخ میں سب سے زیادہ اضافہ کی گنجائش رکھی گئی ہے جہاں سال رواں میں ۴ء۱۷ لاکھ روپے کی گنجائش کے مقابلے میں آئندہ سال کے لیے ۶ء۱ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس طرح ٹرانسپورٹ اور مواصلات کی شاخ میں سال

رواں کو ۳۲۳ء۷۹ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں ۱ء۰۶ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ صنعت و حرفت اور آبی و برقی سیکٹر میں گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس کی طرف سالِ رواں کے دوران میں کوئی توجہ نہیں دی گئی تھی۔ زرعی شاخ میں خاص ترقی ہوئی ہے جہاں سالِ رواں کی ۷ء۰۳ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں اگلے سال کے لیے ۴۶ء۲۵ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اسی طرح صحتی سیکٹر میں سالِ رواں کی ۱ء۶۲ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں اگلے سال کے لیے ۳۱ء۰۳ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے تعلیمی و تربیتی شاخ میں بھی معقول اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں سالِ رواں کے ۱۴ء۸۶ لاکھ روپے کے مقابلے میں اگلے سال ۲۱ء۲۶ لاکھ روپے کی تعیین کی جائے گی۔

کل تعینات کی تقسیم میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ معیشت کی مختلف شاخوں میں نشو و نما کا توازن قائم رکھا جائے تاکہ تمام طبقات کے لوگ یکساں طور پر ترقیاتی پروگرام سے استفادہ کر سکیں۔

حصّہ ۵

پشاور علاقہ

گراف ۱۹۶۰-۶۱ء سے اس علاقے میں تعیین رقوم کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ۱۹۶۰-۶۱ کے مقابلے میں سال رواں کے دوران میں تعیّنات کے اضافے میں کمی واقع ہو گئی۔ اس کے برخلاف آئندہ سال کی تعیینات میں ۷۱ء۲۴ کا اضافہ ہوگا۔ سالِ رواں کی ۴ء۶۶ کروڑ روپے کی تعیین کے مقابلے میں اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں ۷ء۹۸ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ڈویژنل رقمی تعیین

اس علاقے میں واقع مختلف ڈویژنوں کے درمیان اس رقم کی تقسیم ایک گراف میں دکھائی گئی ہے۔ پشاور ڈویژن کو سالِ رواں کی ۳ء۶۴ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں ۵ء۲۶ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن کو سالِ روان کی

KARACHI REGION

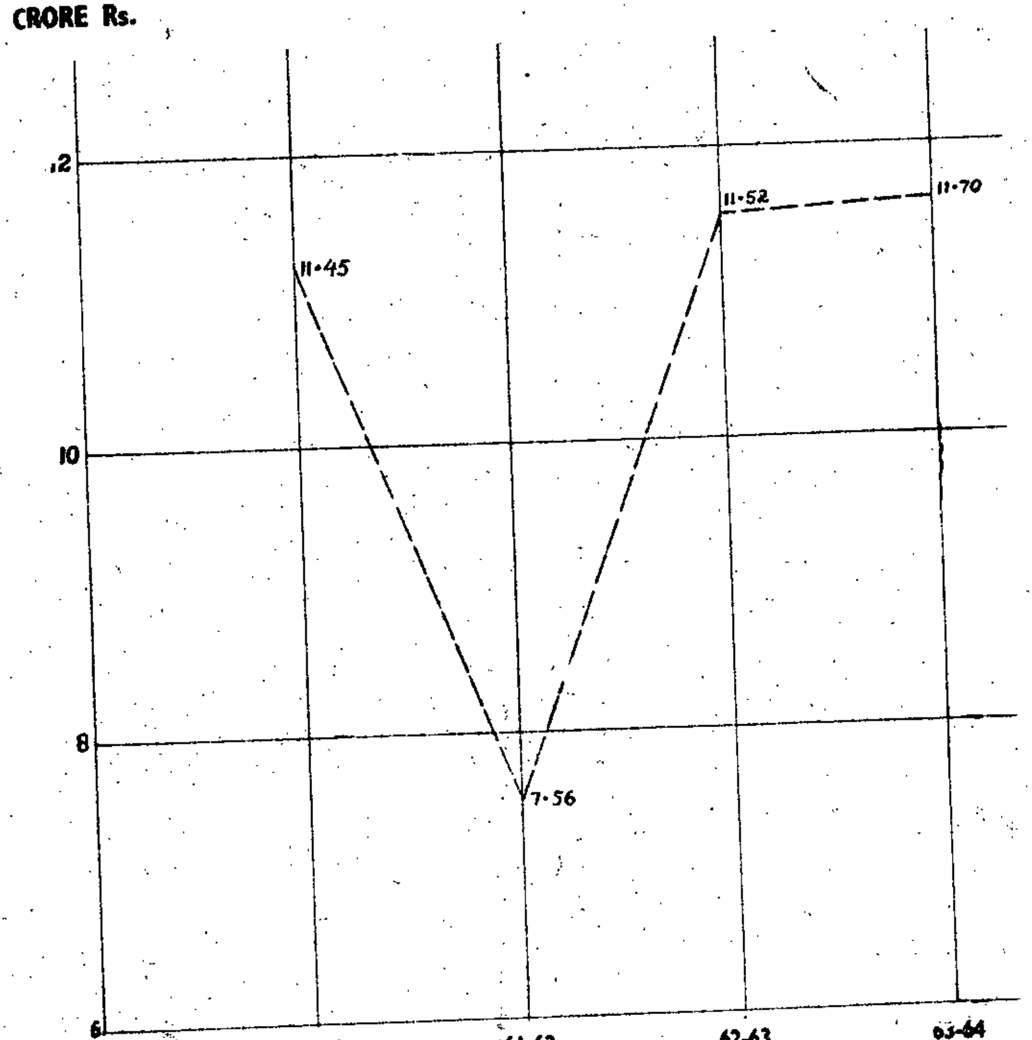

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME KARACHI DIVISION: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

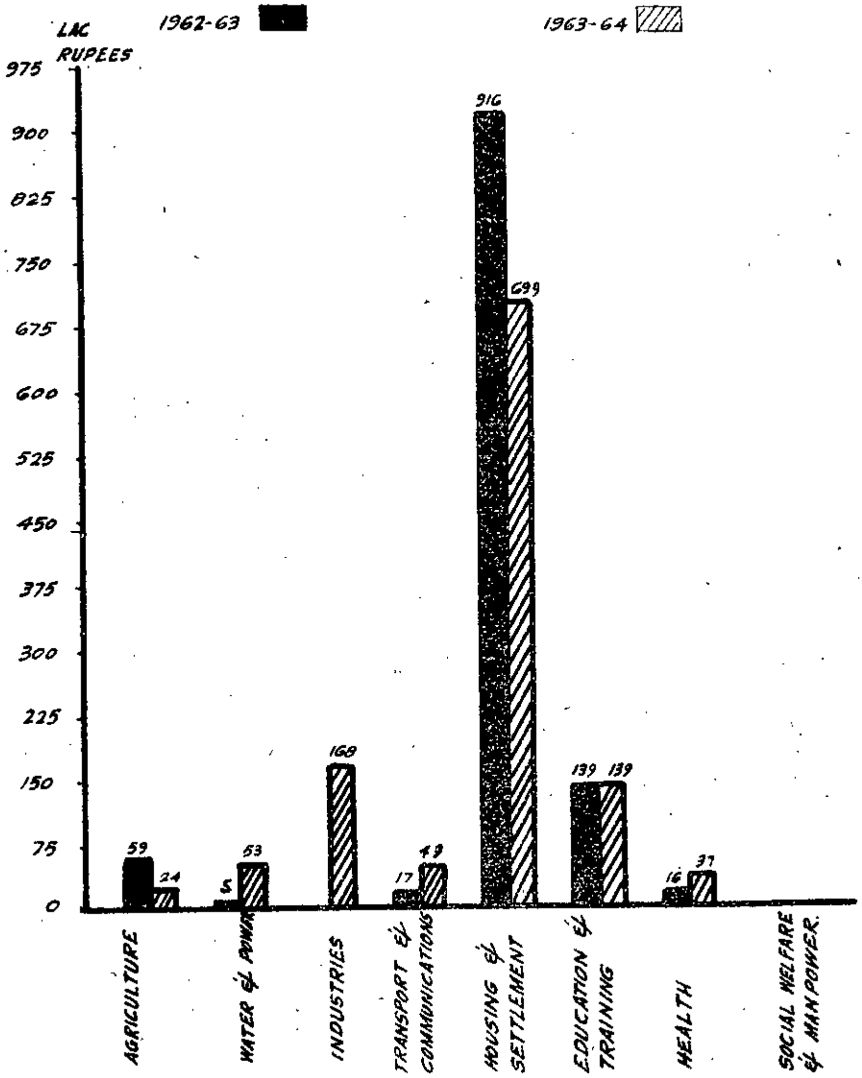

BAHAWALPUR REGION

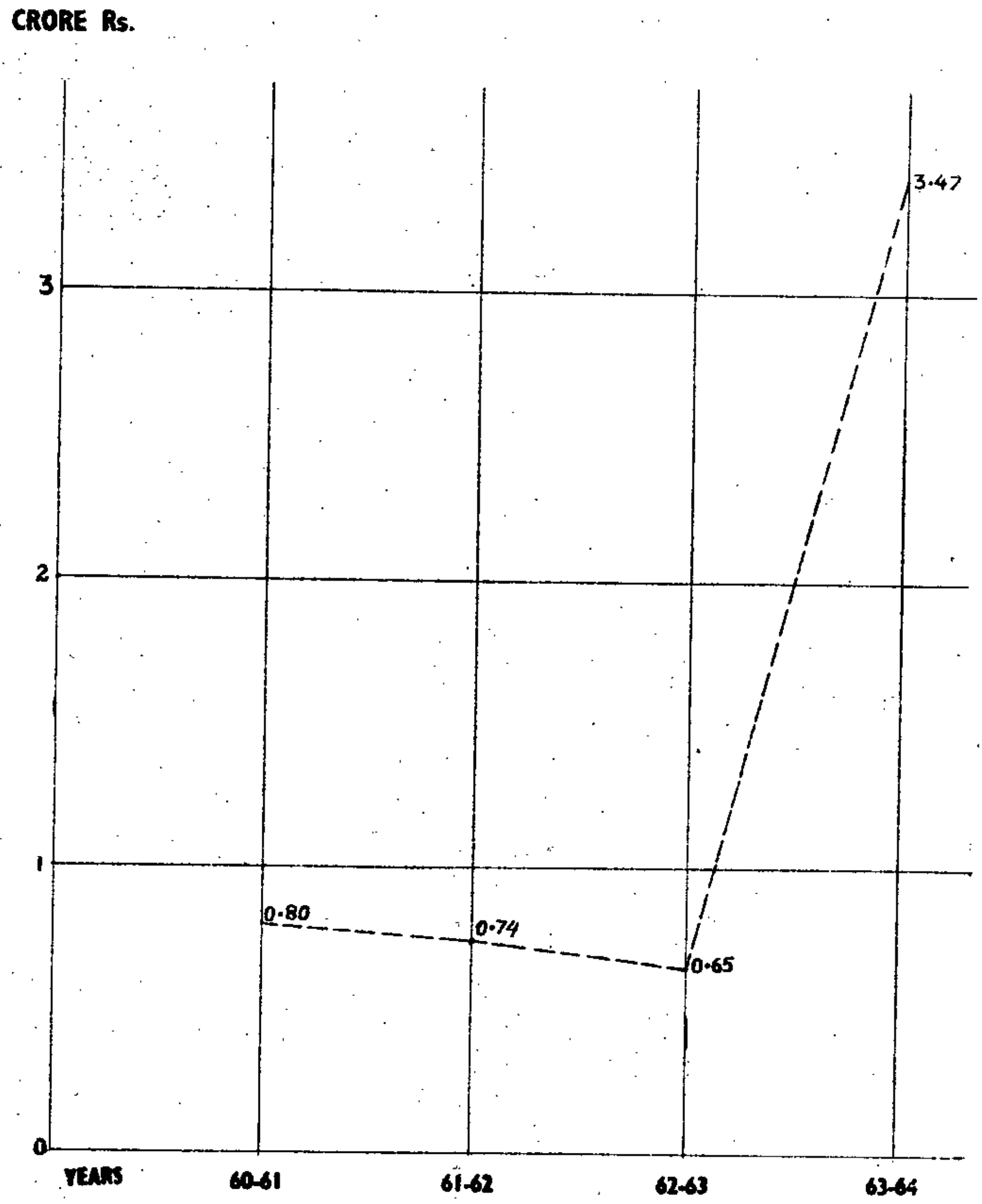

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-BAHAWALPUR STATE 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

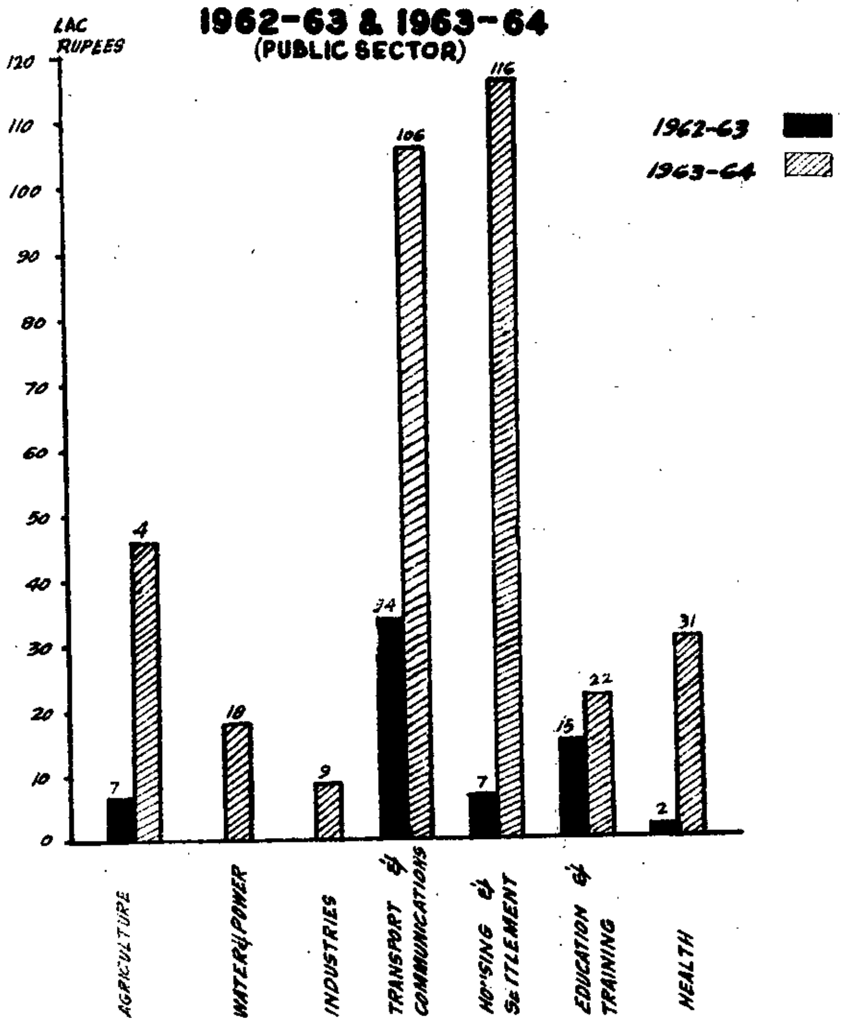

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
IN EX-BAHAWALPUR STATE
1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

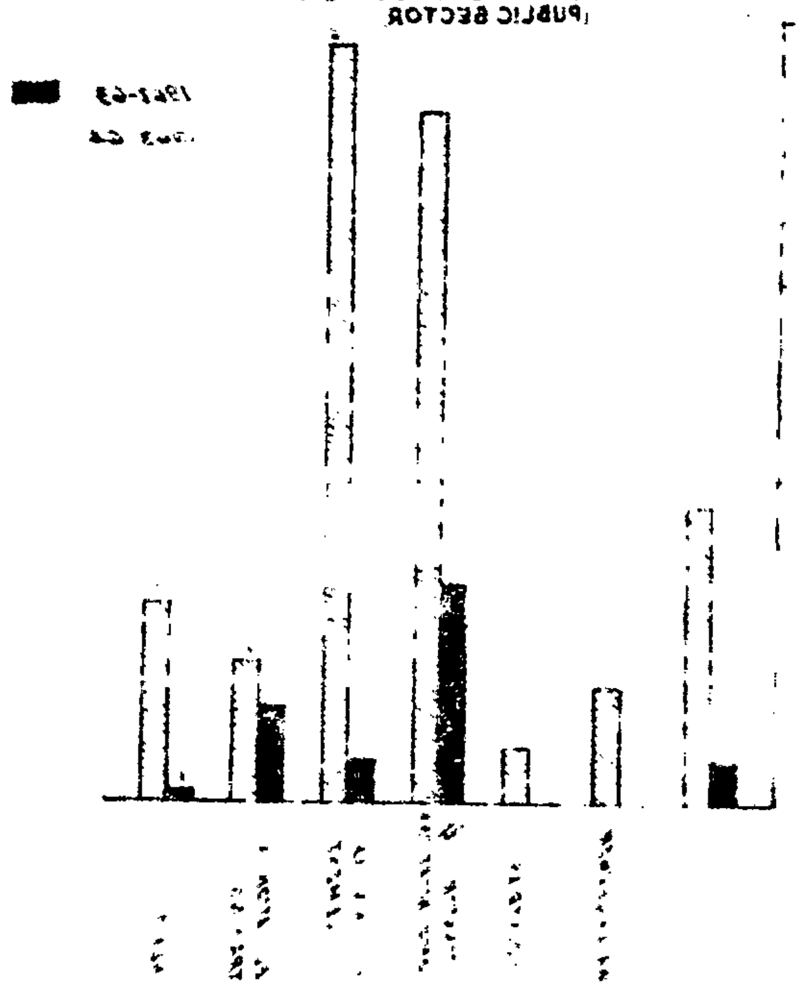

PESHAWAR REGION

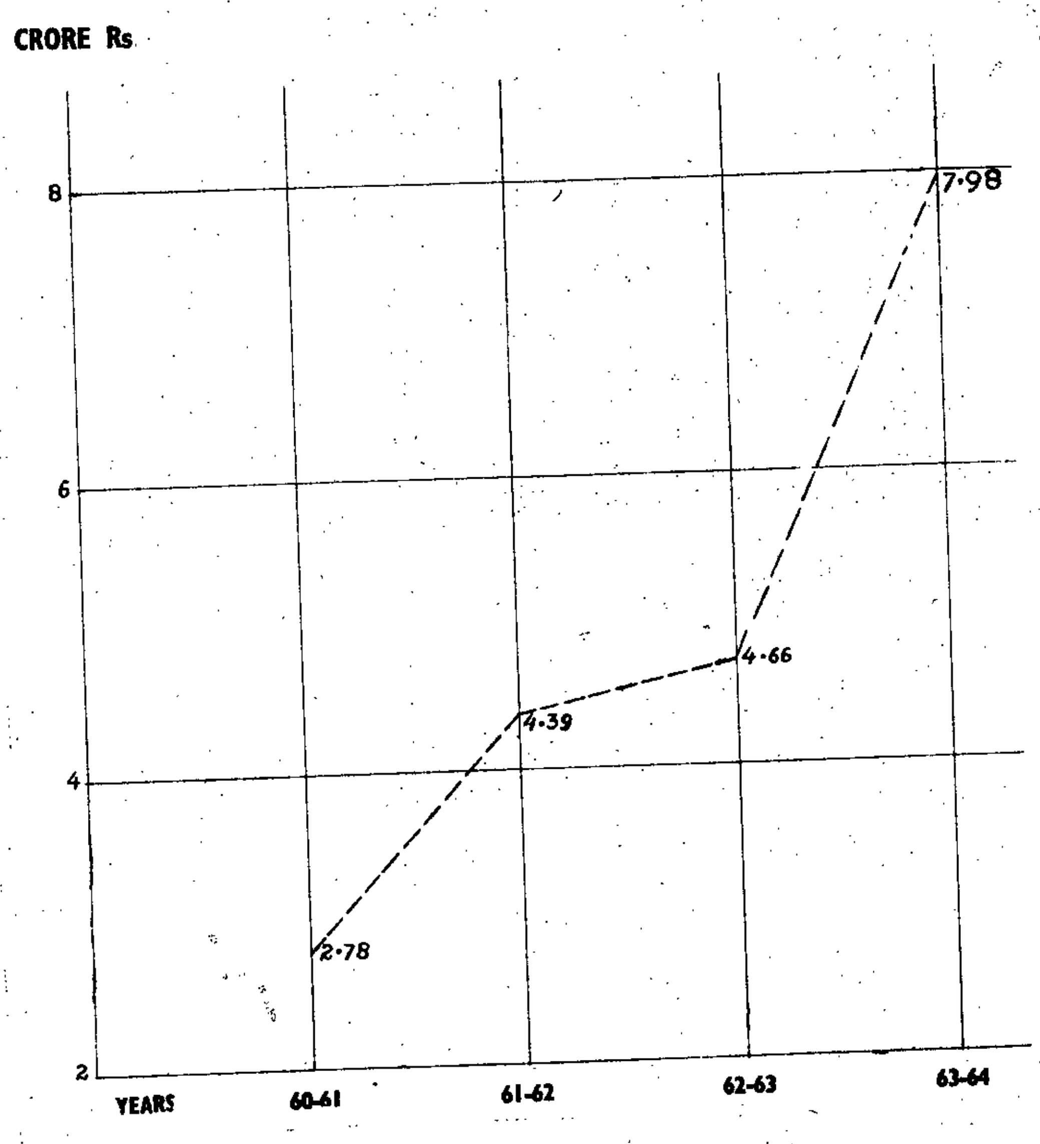

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX.N.W.F.P: 1962–63 TO 1963–64
(PUBLIC SECTOR)

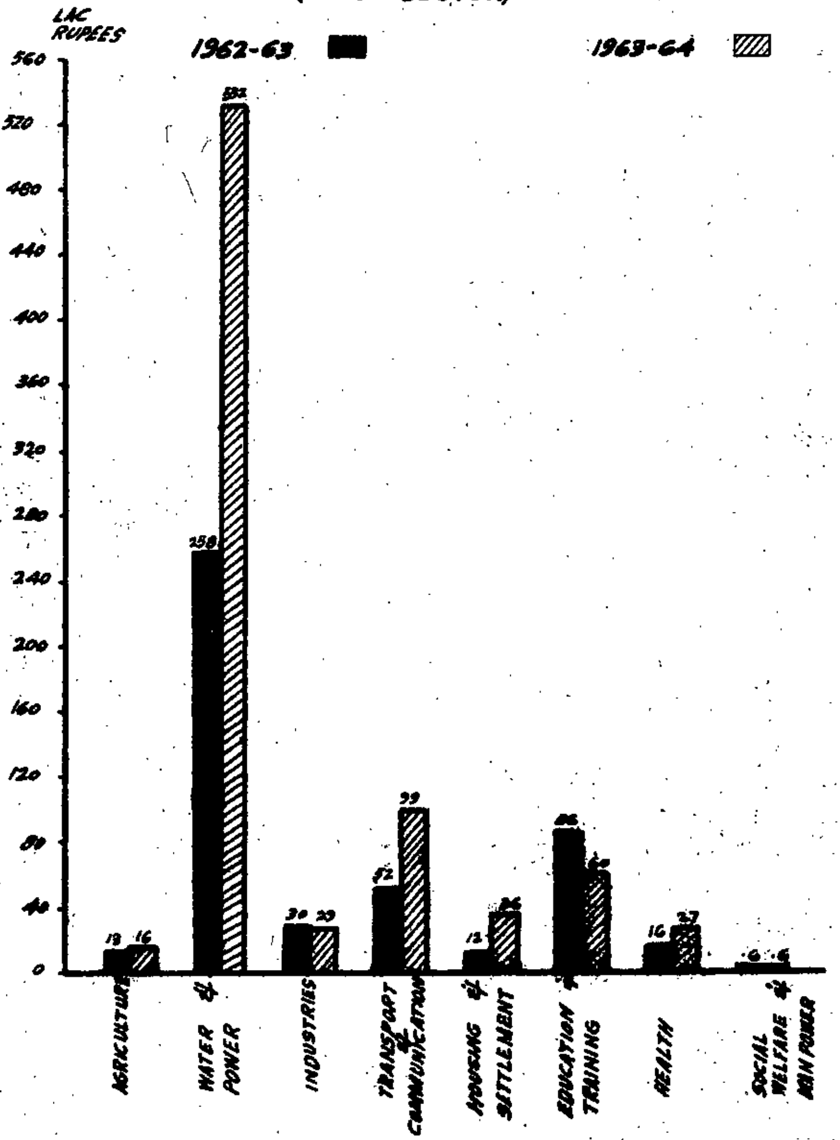

۱۰۱ کروڑ روپے کی تعیین کے مقابلے میں ۲۶۴۵ کروڑ روپے کی تعیین کی گئی ہے۔ علاقائی منصوبوں پر ۲۶۳۰ لاکھ روپے کی رقم خرچ ہو گی۔

مختلف شاخوں کے لیے تعیین سابق شمال مغربی سرحدی صوبے میں پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خاں کی دو ڈویژنوں میں مختلف سیکٹروں کی تعیین رقوم کو گرافوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ۵۶۳۲ کروڑ روپے کی سب سے بڑی رقم جس میں سے پشاور ڈویژن کو ۳۶۶۹ کروڑ روپے کی تعیین کی گئی ہے۔ آبی و برقی شاخ سے متعلق ہے۔ دو اور شاخیں جن پر خاص توجہ دی گئی ہے ان میں سے ایک حمل و نقل اور مواصلات ہے جس کے لیے سال رواں کی ۵۲۶۲۱ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں آئندہ سال ۹۸۶۸۳ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ دوسری شاخ رہائشی تعمیرات اور آبادکاری کی ہے جس کے لیے سال رواں میں ۲۶۶۱۱ لاکھ روپے کی گنجائش کے مقابلے میں ۱۹۶۳-۶۴ کے دوران میں ۳۵۶۷۶ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن کو ٹرانسپورٹ اور مواصلاتی سیکٹر میں (۵۵۶۸۹ لاکھ روپے) اور زرعی سیکٹر میں (۱۱۶۳۲ لاکھ روپے) کی خاص رقوم ملی ہیں۔ صنعتی سیکٹر میں بھی کافی اضافہ ہؤا ہے۔ اور تعیین کو ۱۵۶۷۳ لاکھ روپے بڑھا کر ۲۶۶۳۶ لاکھ روپے تک کر دیا گیا ہے۔

علاقائی منصوبے علاقائی منصوبے زیادہ تر حمل و نقل اور مواصلات کی شاخ میں آتے ہیں جس کے لیے سال رواں میں کوئی رقمی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ لیکن ۱۹۶۲-۶۳ کے لیے ۲۴۶۸۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

حصّہ ۶

سرحدی علاقے اس علاقے کے اپنے مخصوص مسائل اور ضروریات ہیں
گراف سے اس سیکٹر میں ۱۹۶۰ء-۶۱ سے خاصا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔
سال رواں کی ۱۶۶۲ کروڑ روپے کی تعین کے مقابلے میں ۱۹۶۳ء-۶۴ کے دوران میں ۲۶۲۲ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے جس سے ۳۷۶۰۳ فی صد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔

مختلف شاخوں کے لئے تعین گراف سے سرحدی علاقوں میں مختلف شاخوں کے لیے تعینیات رقوم کی صورت حال ظاہر ہوتی ہے
سال رواں کی ۷۲۷۶۴۳ لاکھ روپے کی تعیین کے مقابلے میں ۱۹۶۳ء۶۴ کے دوران میں زرعی سیکٹر کے ۹۹۶۵۱ لاکھ روپے کی سب سے بڑی گنجائش رکھی گئی ہے۔ حمل و نقل اور مواصلات کی شاخ میں کافی اضافہ کیا گیا ہے جسے ۱۹۶۳ء-۶۲ کے دوران میں مہیا کردہ ۳۱۶۵۵ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۱۹۶۴ء-۶۳ کے لیے ۴۷۶۶۷۳ لاکھ روپے کی تعیین کی گئی ہے۔

حصّہ ۷

علاقہ سندھ ۱۹۶۴ء-۶۳ کے ترقیاتی پروگرام میں اس علاقے کے لیے ۳۲۶۴۵ کروڑ روپے کی ایک خاص رقم مہیا کی گئی ہے۔ اس علاقے سے سال رواں کی ۲۵۶۸۳ کروڑ روپے کی تعیین پر ۲۵۶۶۲ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔
گراف سے اس علاقے کی تعینیات میں تدریجی اضافے کا پتہ چلتا ہے جو ترقیاتی کام کی تیز تر رفتار کا ضامن ہے۔

ڈویژنل قسمی تعین گراف سے ان تعینیات کا پتہ چلتا ہے جو سابق علاقہ سندھ میں مختلف ڈویژنوں کو کی گئی ہیں۔ خیرپور اور حیدرآباد کی ہر دو ڈویژنوں میں منصوبوں کے لیے تعینیات میں نمایاں اضافے کے ساتھ علاقائی منصوبوں کے لیے تعیین میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ اوّل الذکر کو سال رواں کی ۶۶۹۰ کروڑ روپے کے مقابلہ میں ۱۲۶۸۱ کروڑ روپے کی رقم تعین کی گئی

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
IN PESHAWAR DIVISION: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

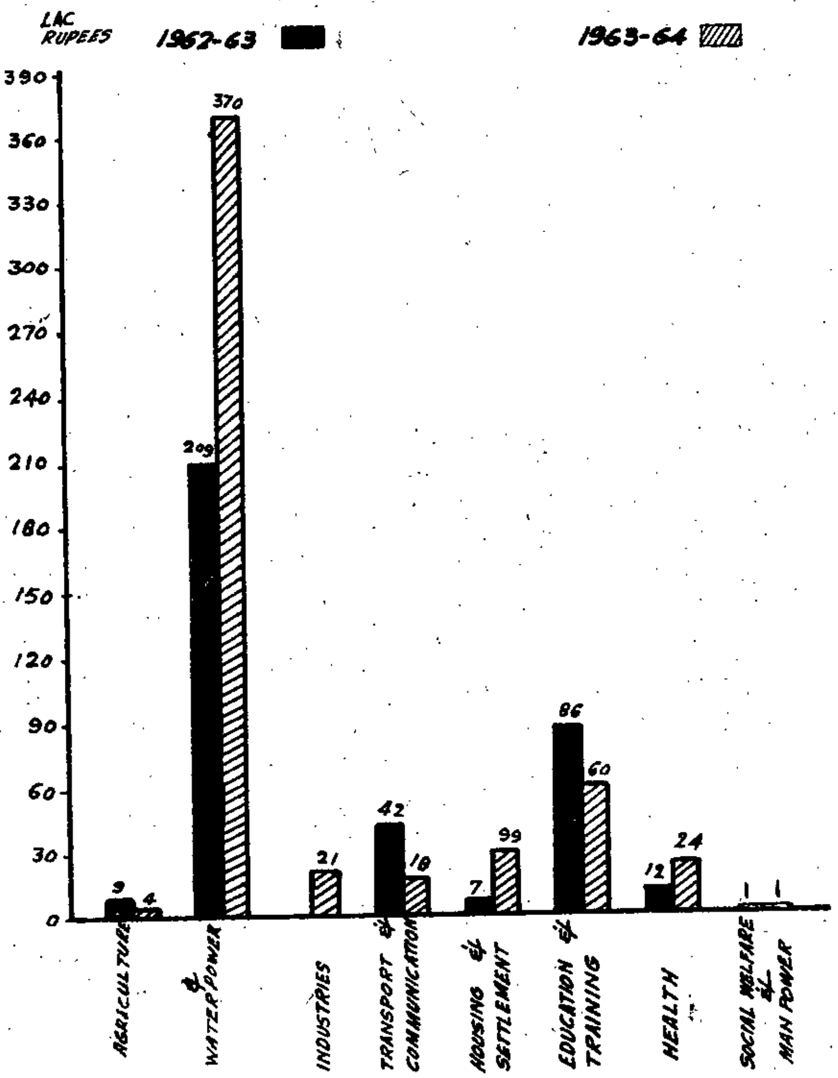

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN D. I. KHAN DIVISION: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

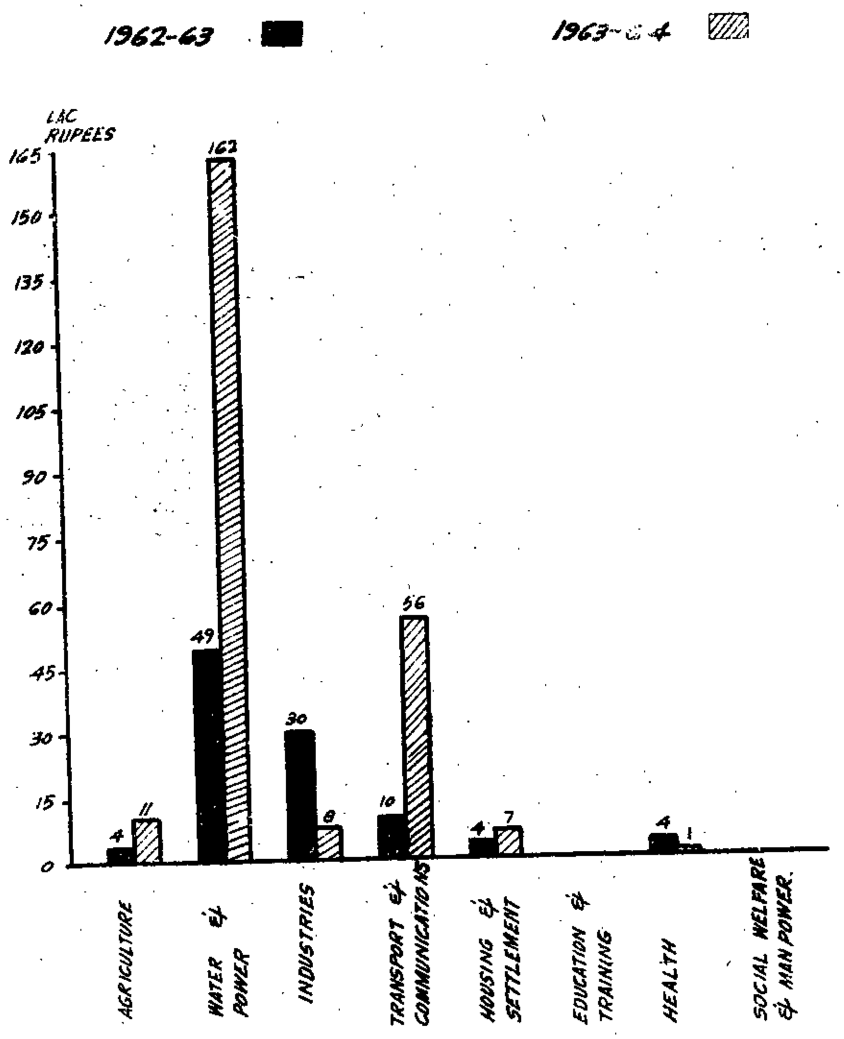

FRONTIER REGION

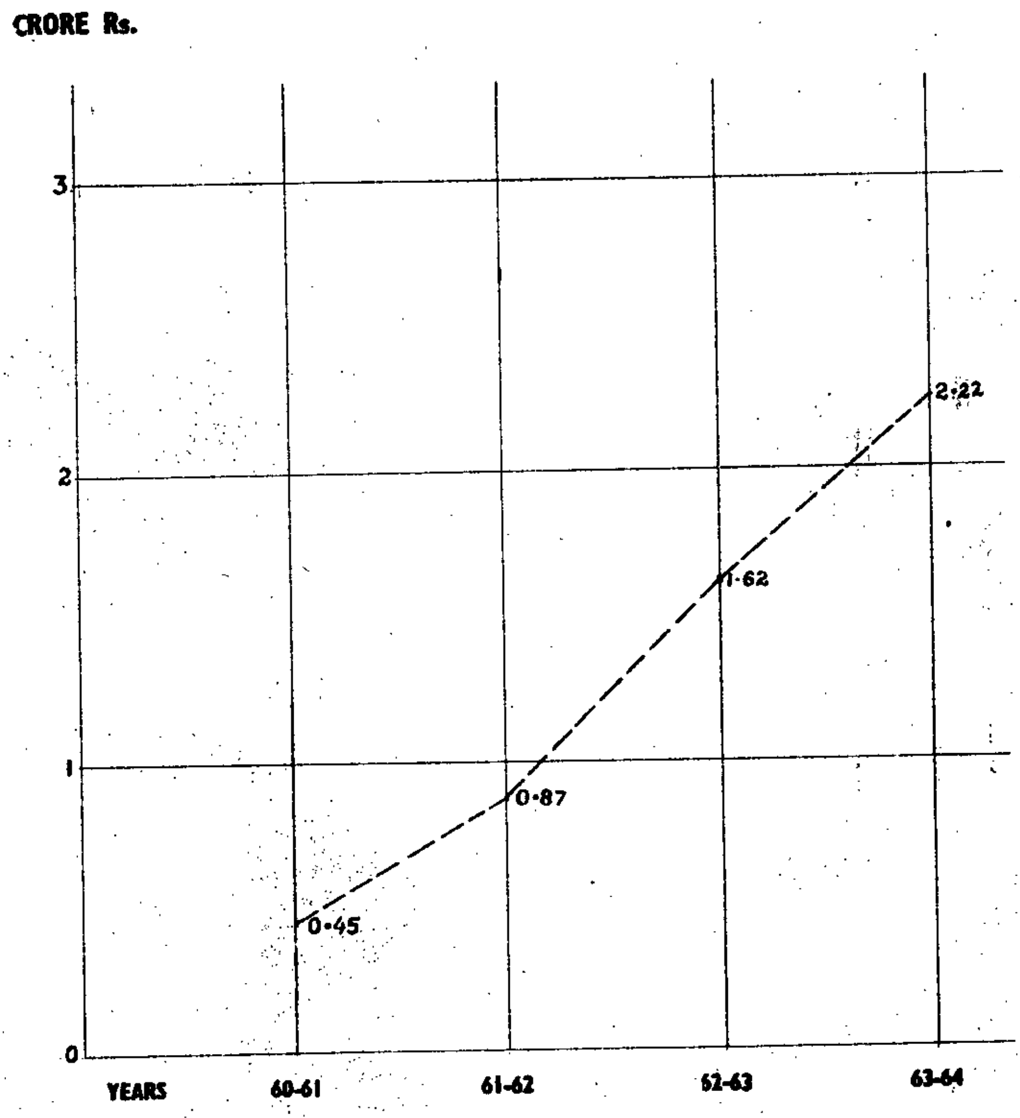

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN FRONTIER REGIONS: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

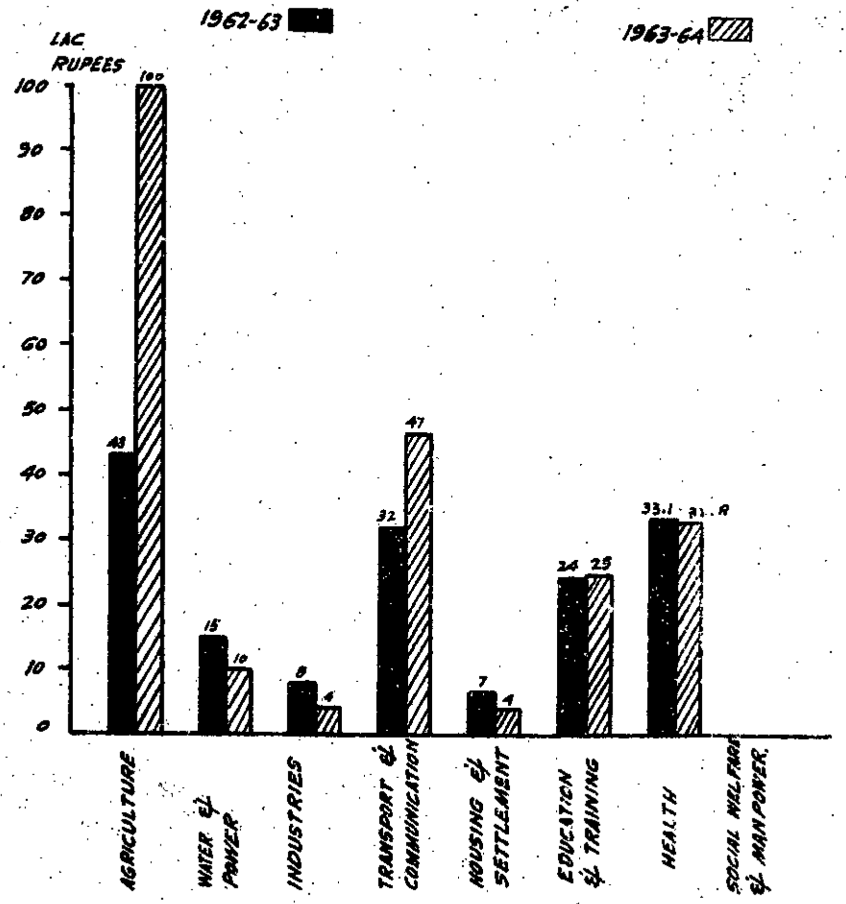

SIND REGION

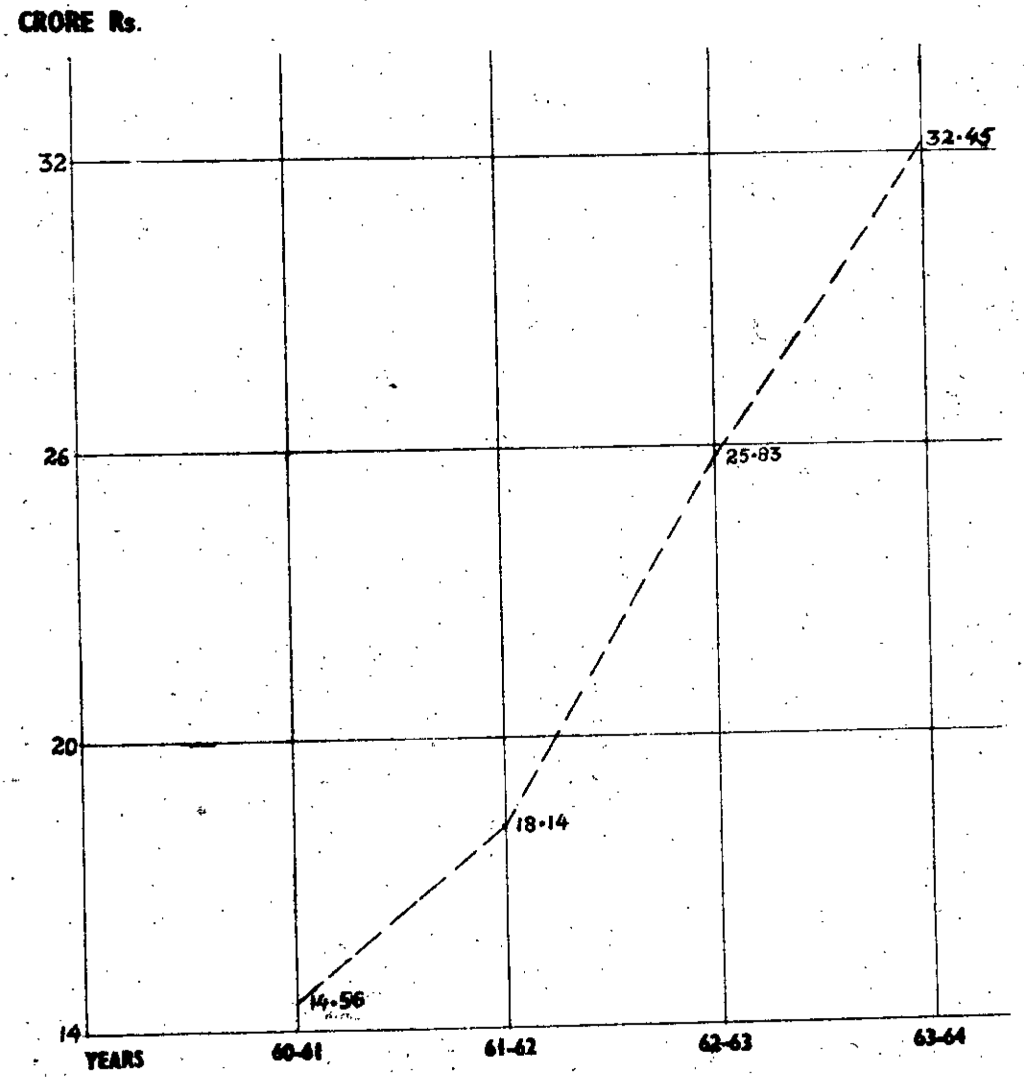
CRORE Rs.
32
26
20
14
YEARS
60-61
61-62
62-63
63-64
14·56
18·14
25·83
32·45

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-SIND: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

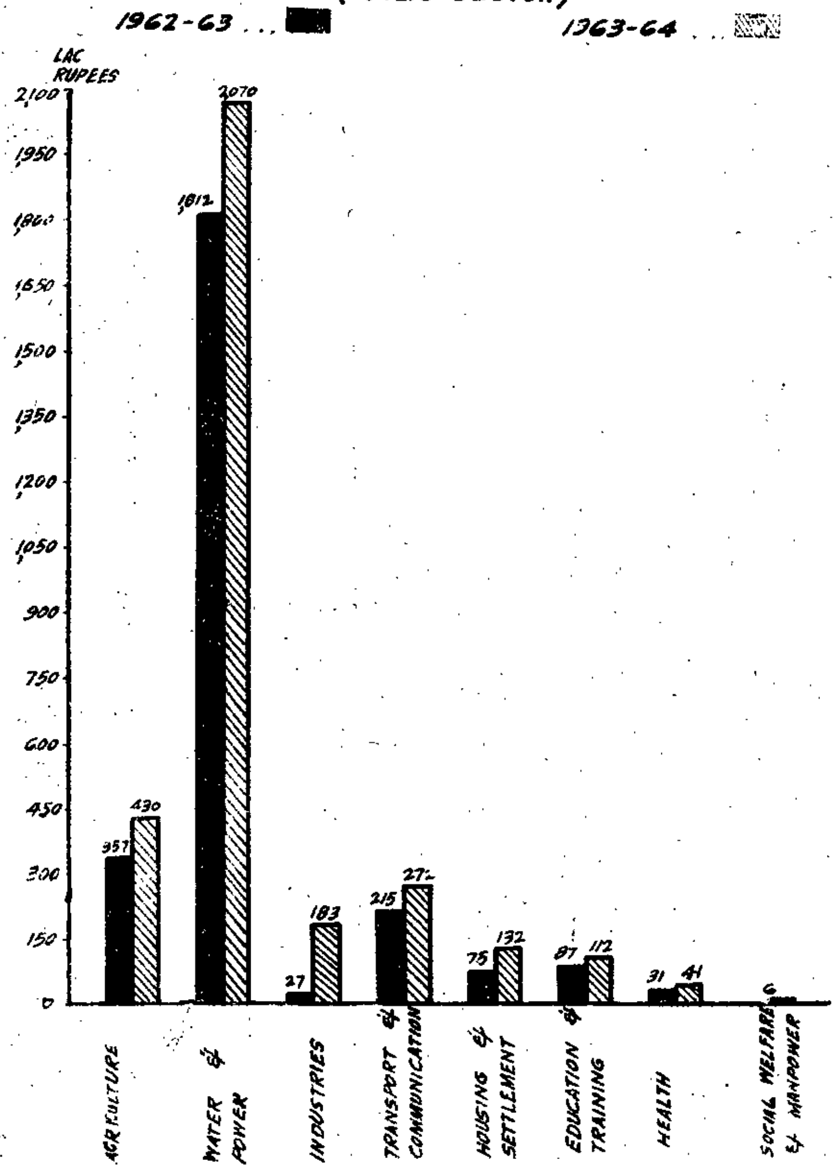

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN HYDERABAD DIVISION: 1962-63 & 1963-64

(PUBLIC SECTOR)

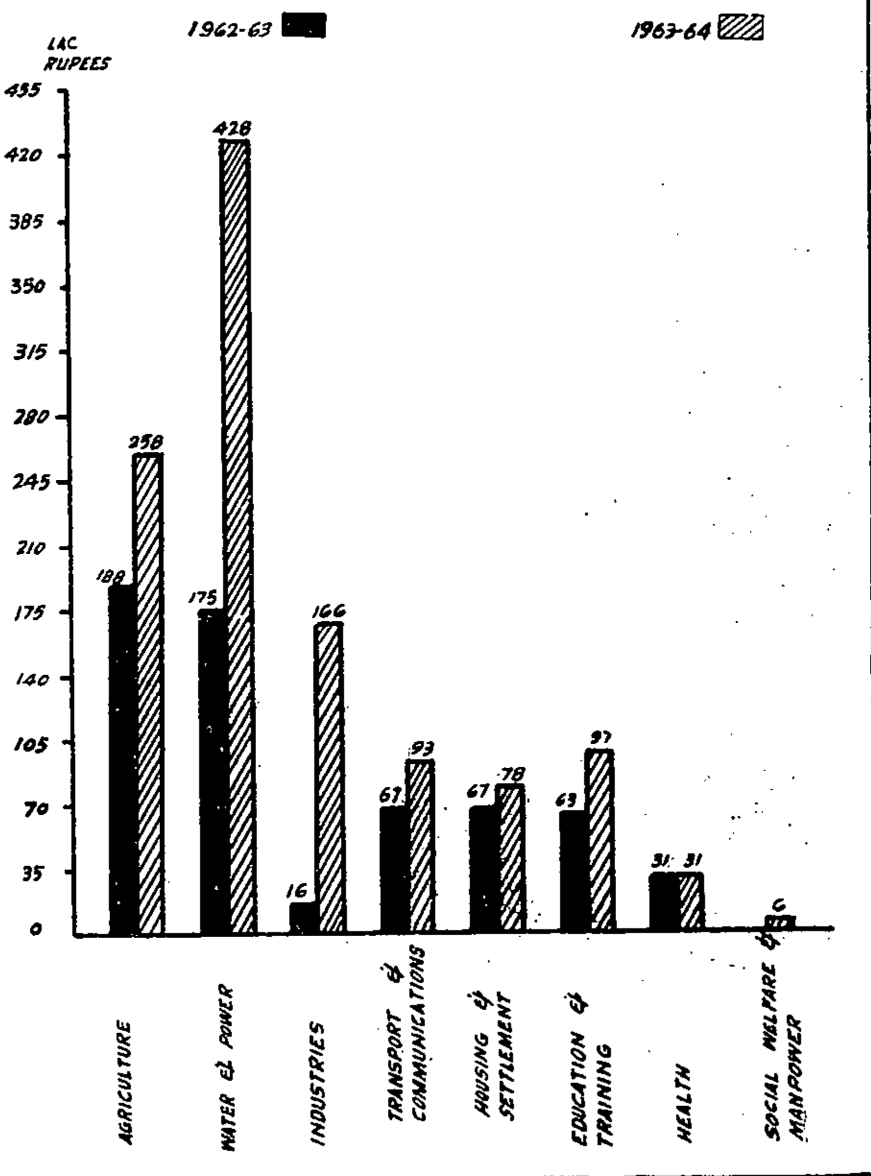

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN KHAIRPUR DIVISION: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

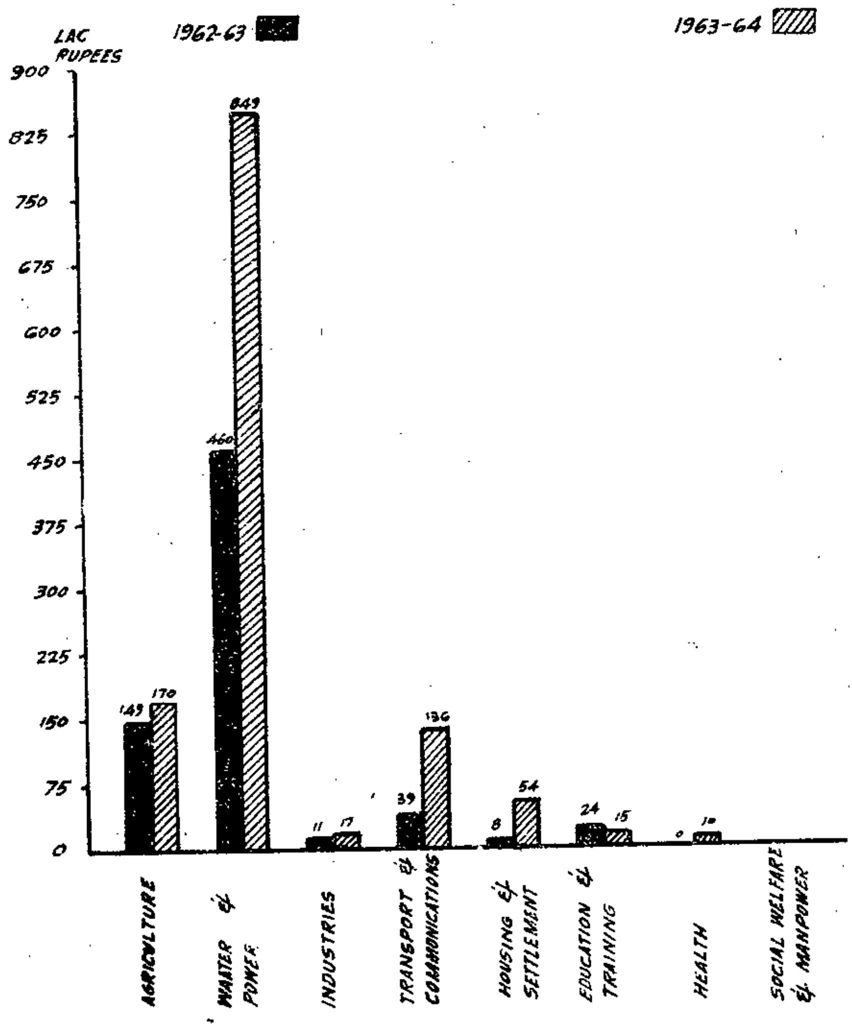

ہے اور موخر الذکر کو سال رواں کی ۶٫۰۶ کروڑ روپے گنجائش کے مقابلے میں ۱۱٫۵۵ کروڑ روپے کی رقوم دی گئی ہے۔ خیر پور ڈویژن کے معاملے میں ۹۰ فی صد سے زائد کا اضافہ ہوا ہے۔

دونوں ڈویژنوں میں سب سے زیادہ تعین پانی اور بجلی کی شاخ میں کی گئی ہے جس کو سال رواں کی ۱۸٫۱۲ کروڑ روپے کی گنجائش کے مقابلہ میں ۲۰٫۶۹ کروڑ روپے کی رقم دی گئی ہے۔

مختلف شاخوں کے لیے تعین

تمام علاقے میں مختلف شاخوں کے لیے تعین اور ہر ڈویژن میں سیکٹر کے لحاظ سے تقسیم گرافوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

خیر پور ڈویژن کے لیے حمل ونقل اور مواصلات کی شاخ میں گنجائش کو سال رواں کے ۳۸٫۶۱ لاکھ سے بڑھا کر ۱٫۳۵ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے اور حیدرآباد ڈویژن میں اس کو ۶۶٫۹۵ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۹۳٫۲۲ لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔

اس علاقے میں صنعت کی رفتار کو معقول حد تک بڑھانے کے لیے حیدرآباد ڈویژن کے لیے سال رواں کی ۱۵٫۹۲ لاکھ روپے کی قلیل گنجائش کے مقابلے میں ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۱٫۶۶ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ رہائشی سیکٹر میں خیر پور ڈویژن کو سال رواں کی ۷٫۷۹ لاکھ روپے کی گنجائش کے مقابلے میں ۵۴٫۱۷ لاکھ روپے کی تعین کی گئی ہے۔

زرعی شاخ کی گنجائش میں کافی اضافہ کیا گیا ہے۔ سال رواں کی ۱٫۸۸ کروڑ روپے کی گنجائش کے مقابلے میں ۲٫۵۷ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ خیر پور ڈویژن کو زرعی شاخ میں سال رواں کی ۱٫۴۸ کروڑ روپے کی تعین کے مقابلے میں ۱٫۷۰ کروڑ روپے کی رقم ملے گی۔ دونوں ڈویژنوں میں تعلیمی وتربیتی شاخ کے تحت خاصا اضافہ کیا گیا ہے جس کے لیے سال رواں کی ۸۶٫۸۲ لاکھ روپے کی گنجائش کے مقابلے میں ۱٫۱۱ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

صحت کی شاخ میں بھی کافی اضافہ کیا گیا ہے سال رواں کے دوران میں صحت

کی شاخ میں خیرپور ڈویژن کو صرف ۶۱۶۰ لاکھ روپے ملے۔ آئندہ سال کے لیے ۹۶۹۵ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے اور سابق علاقہ سندھ کے لیے صحت کی شاخ میں کل گنجائش کو سال رواں کے ۳۰۶۸۰ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۴۰۶۹۲ لاکھ روپے کو دیا گیا ہے۔

حصّہ ۸

سابق بلوچستان جیسا کہ پہلے وضاحت کی گئی ہے باقاعدہ تیار کردہ منصوبوں کے عدم حصول کے باعث اس علاقے کے لیے تعیّنات میں کافی اضافہ کرنا ممکن نہیں تھا تاہم حکومت نے اس غرض کے لیے مناسب کارروائی کی ہے کہ مناسب منصوبوں کی تیاری میں عجلت سے کام لیا جائے تاکہ اگر ممکن ہو تو مناسب وقت پر ضمنی منظوری رقم حاصل کرکے اس علاقے کو زیادہ رقوم دی جا سکیں۔

اس علاقے میں تعیّنات کا رجحان اور ڈویژنوں کی سیکٹروار تقسیم و تعیّن کو گرافوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مختلف شاخوں کے لیے متذکرہ بالا تحدیدات کے اندر بھی اس علاقے میں مندرجہ ذیل تین سیکٹروں کی تعیّنات میں خاصا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۔ صنعت جس میں زیادہ تر کوئٹہ ڈویژن میں سال رواں کی ۱۲ء۳ کروڑ کی تعیّن کے مقابلے میں ۵۶ء۱ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

۲۔ حمل و نقل اور مواصلاتی شاخ جس کے لیے سال رواں کی ۱۱۶۵۱ لاکھ کی تعیّن کے مقابلے میں ۴۴۶۰۴ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے جس کا زیادہ حصہ کوئٹہ ڈویژن ہی کو ملے گا۔ اس سیکٹر میں قلات ڈویژن کو ۱۲۶۰۰ لاکھ کی رقم دی گئی ہے۔

۳۔ رہائشی تعمیرات و آبادکاری کی شاخ جس کے لیے سال رواں کی ۱۲۶۱۲ لاکھ کی گنجائش بڑھا کر اگلے سال میں ۴۷۶۴۲ لاکھ کر دی گئی ہے۔

صوبائی منصوبوں علاقائی منصوبوں اور ڈویژنل منصوبوں کے لیے تعیّن اور مختلف شاخوں کے لیے تعیّنات کا خلاصہ ایک بڑے گوشوارے میں پیش کیا گیا ہے۔

مختلف ڈویژنوں کو سال ۱۹۶۲ء-۶۳ و ۱۹۶۳ء-۶۴ میں تعیّن کردہ رقوم کو گراف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

BALUCHISTAN REGION

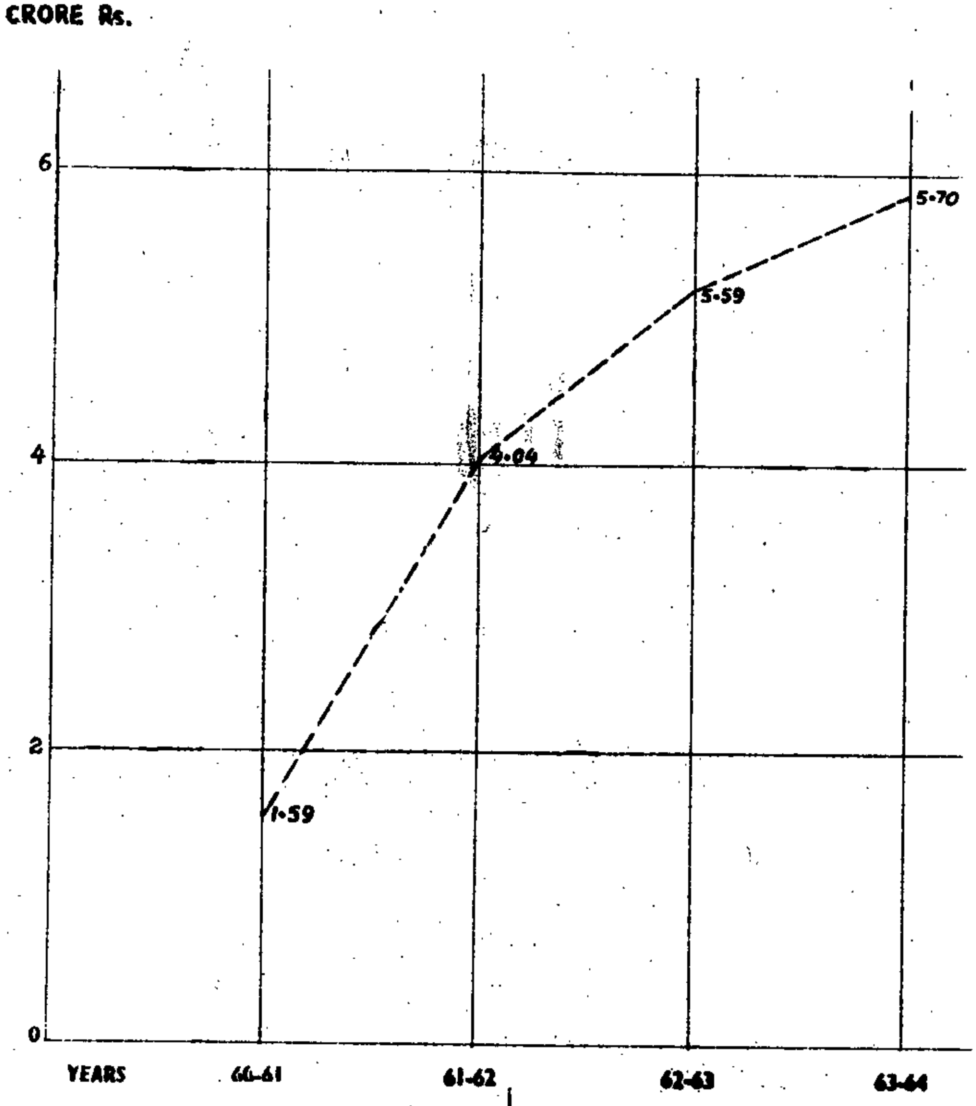

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-BALUCHISTAN: 1962-63 & 1963-64
(PUBLIC SECTOR)

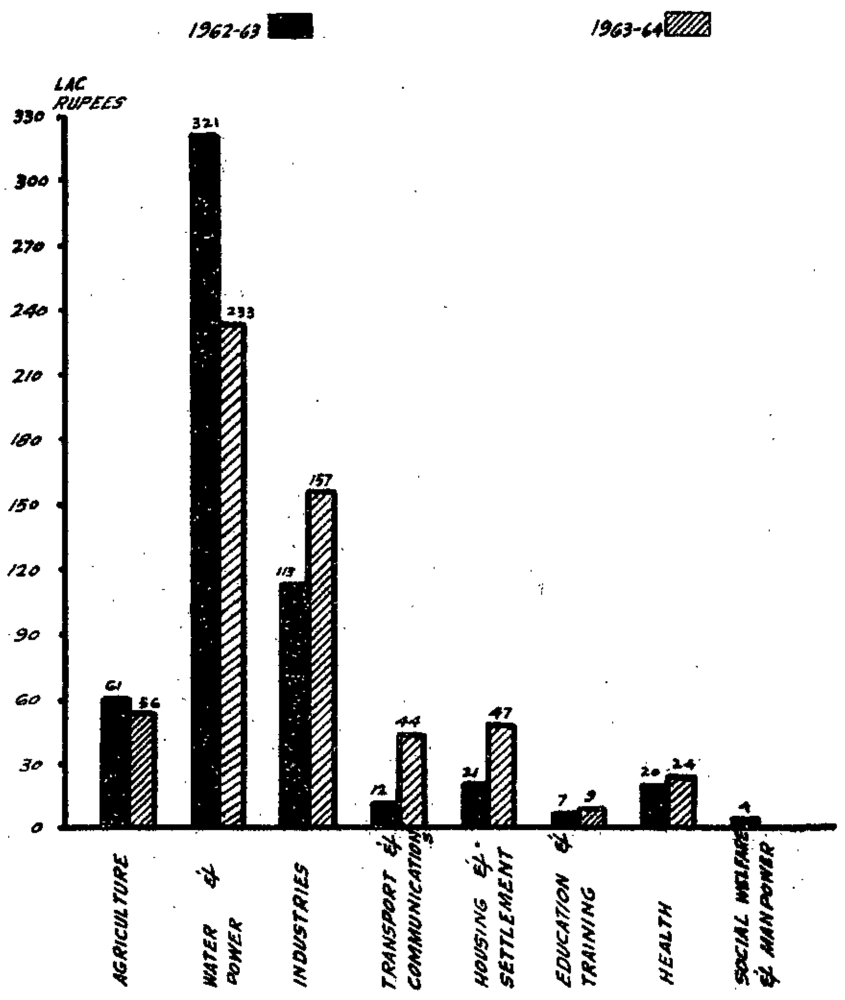

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN QUETTA DIVISION: 1962–63 & 1963–64
(PUBLIC SECTOR)

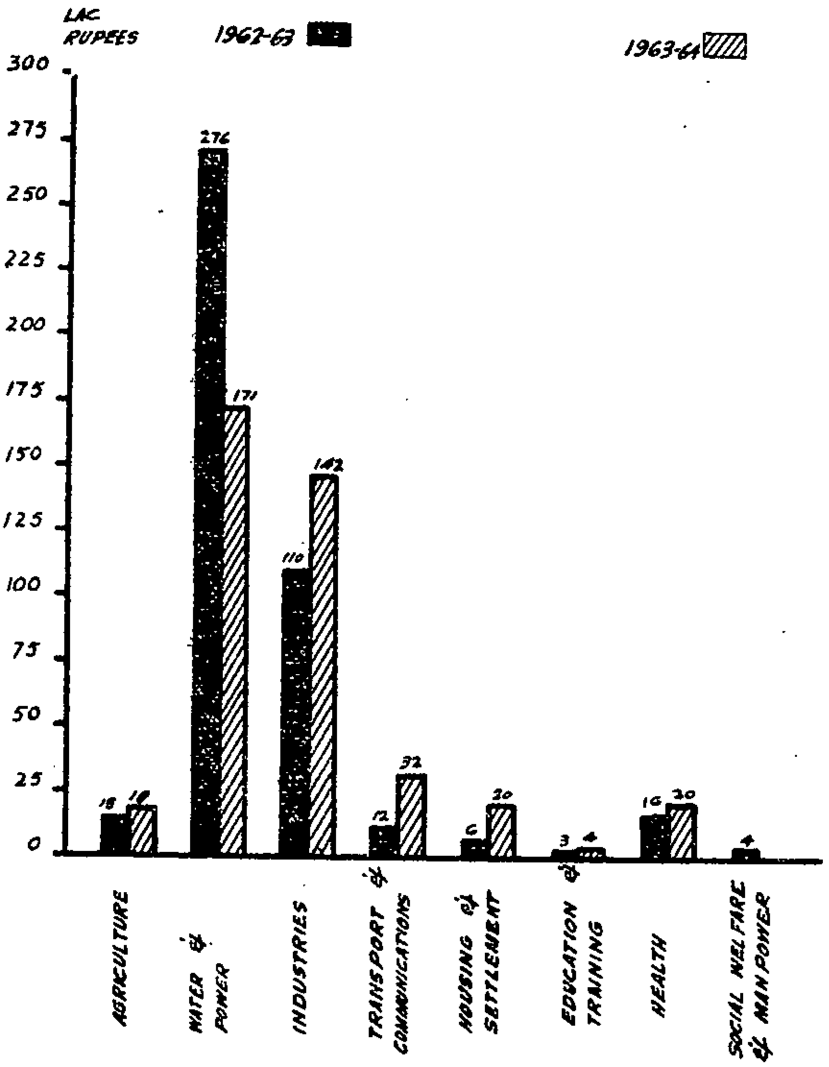

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN KALAT DIVISION: 1962–63 & 1963–64

(PUBLIC SECTOR)

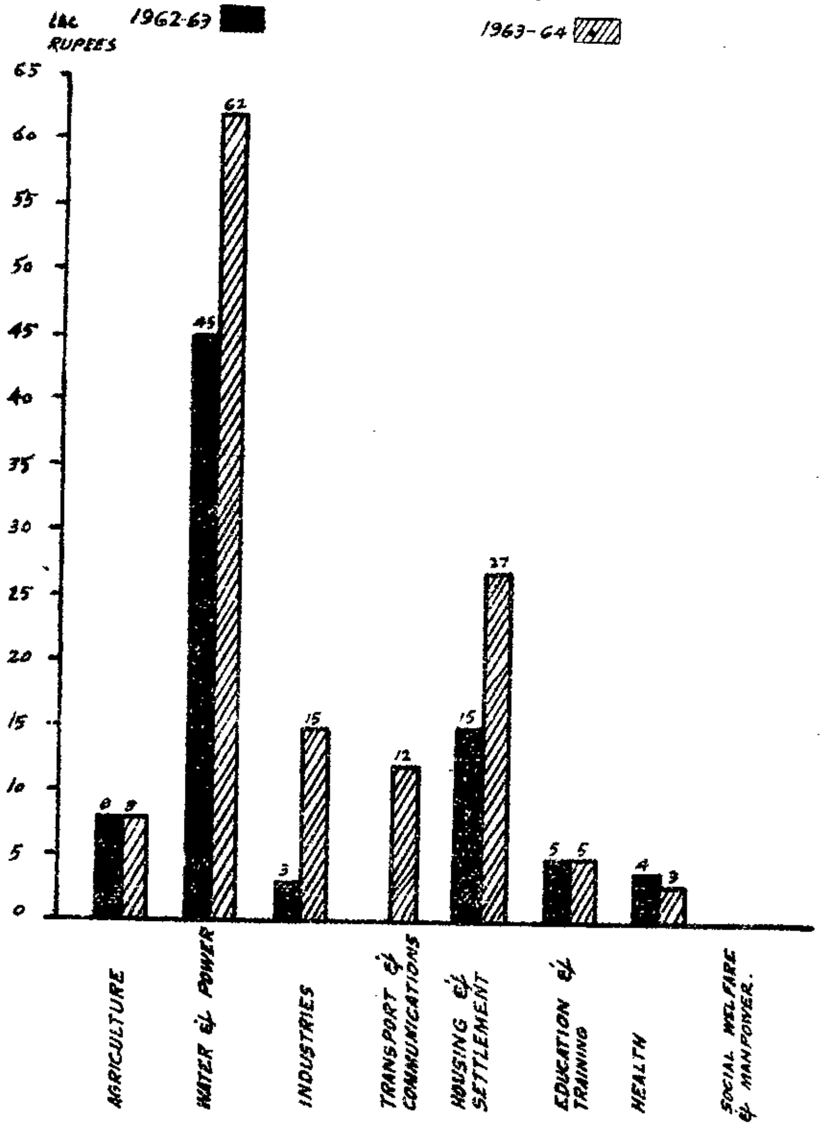

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
BY DIVISIONS: 1962-63 & 1963-64

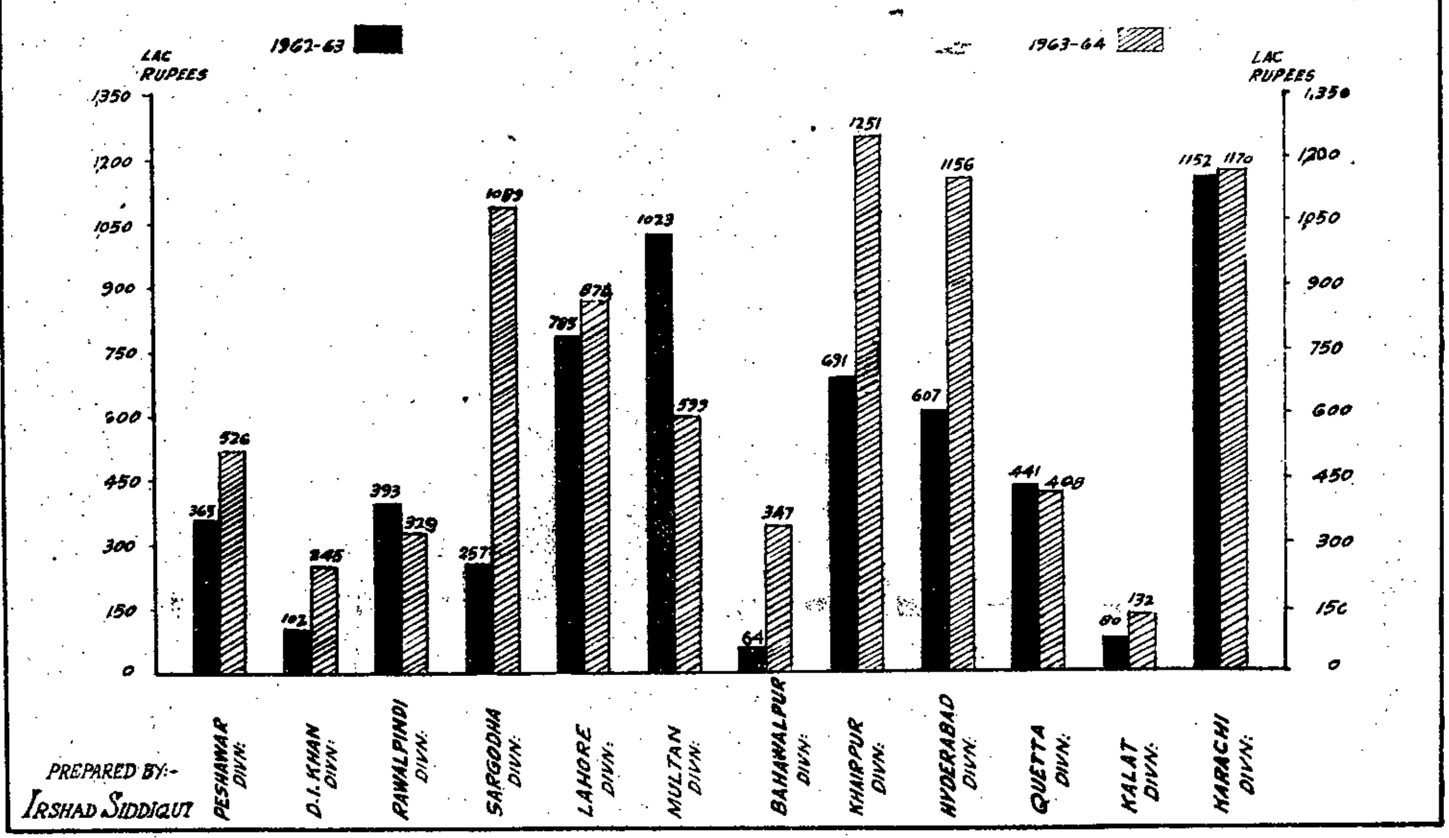

باب — ۶
پانی اور بجلی

WATER AND POWER

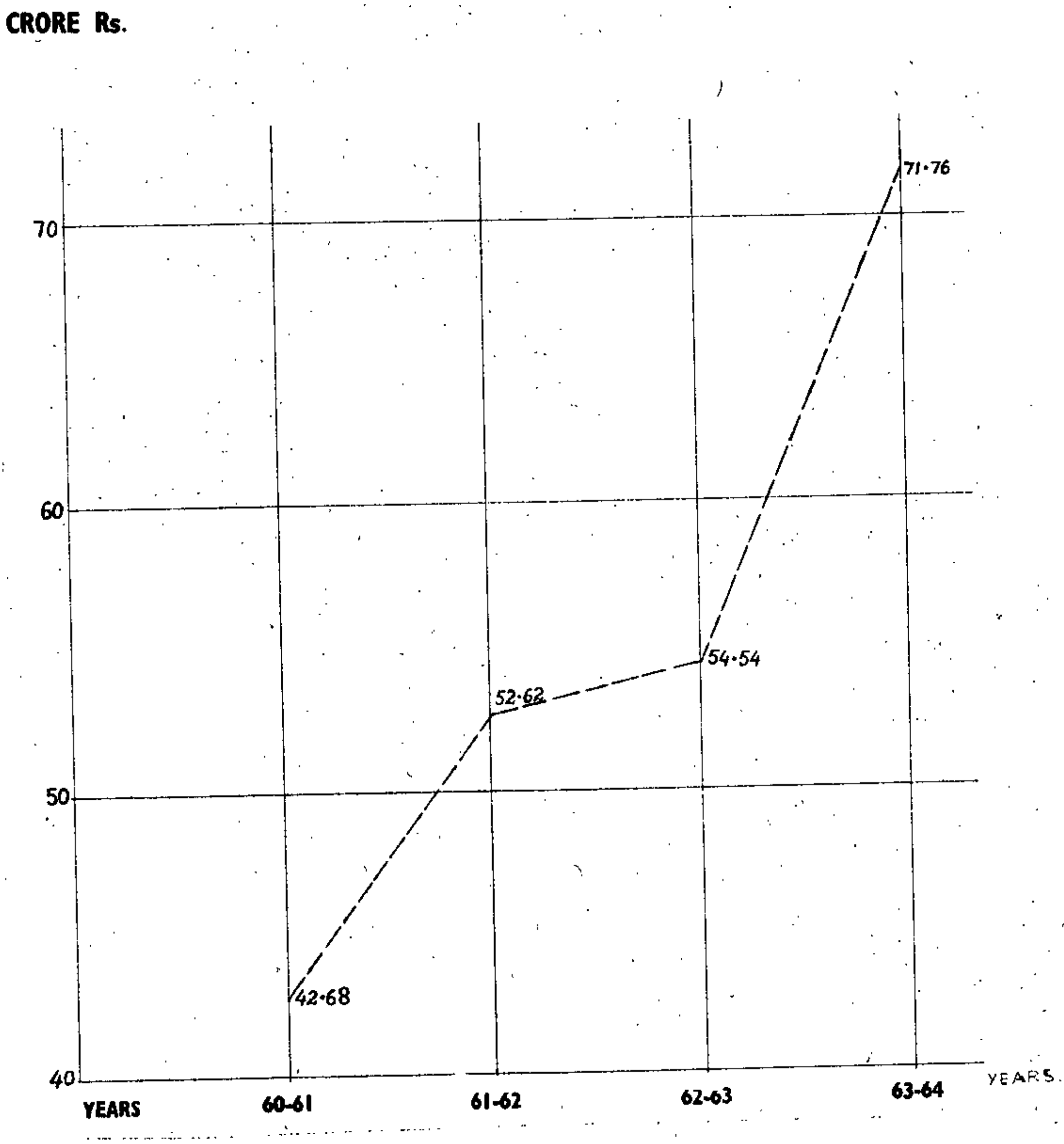

باب (۶)

پانی اور بجلی

یہ ترقیاتی پروگرام میں سب سے بڑی شاخ ہے اور صوبے کی معیشت کے لیئے اس کی اہمیت دُنیا بھر میں مسلمہ ہے۔ زراعت کا مستقبل پانی کی مناسب مقدار کی بہم رسانی اور صنعت کاری کی ترقی کا انحصار بنیادی طور پر بجلی کے ارزاں نرخ سے دستیاب ہونے پر ہے۔ حسبِ ذیل گوشوارہ اس شاخ کو منصوبے کے پہلے تین سالوں میں متعین کی ہُوئی رقوم اور آئندہ مالی سال کے لئے مجوزہ رقوم ظاہر کرتا ہے۔

(کروڑوں میں)

۱۹۶۱-۶۰ء	۴۳٫۶۸
۱۹۶۲-۶۱ء	۵۲٫۶۲
۱۹۶۳-۶۲ء	۵۴٫۵۴
۱۹۶۴-۶۳ء	۷۱٫۷۶

اس گوشوارے کو صفحہ نمبر پر ایک نقشے سے واضح کیا گیا ہے۔

آئندہ سال کے لیے متعین کی گئی مجوزہ رقم میں سال رواں کے ترمیم شدہ رقوم سے ۳۱٫۵٪ فیصدی اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے آغاز سے لے کر سب سے زیادہ اضافہ ہے جو کہ اس شاخ کے لئے منظور کیا گیا ہے منصوبے کے دوسرے سال میں اضافہ ۲۵٫۶ فیصدی اور تیسرے سال میں صرف ۳٫۶۴ فیصدی ہے۔

اس قدر اضافہ جو کہ اس شاخ کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے

ہے کہ صوبے میں زراعت کا مستقبل اور صنعتی ترقی اس شاخ کے منصوبے کے مقاصد کے جلد حصول پر منحصر ہے۔

پانی

اس میدان میں حکومت کی کارروائیاں خاص طور پر حسب ذیل مقاصد کے کے حصول کے لیے کی جارہی ہیں۔

(ا) بہتر اور زاید آبپاشی کی سہولتوں کا مہیا کرنا

(ب) کھور اور سیم زدہ زمینوں سے پانی کی نکاس اور اصلاح

اس میدان میں قابل ذکر ادارے واپڈا اور محکمہ آبپاشی ہیں جو کہ کام کر رہے ہیں۔

مغربی پاکستان واپڈا کی کارروائیاں حسب ذیل دو شعبوں میں منقسم ہیں:۔

(ا) پانی کے وسائل کی تحقیق اور منصوبہ بندی سے متعلق کام۔ ایسے وسائل کی ترقی کے لیے پروجیکٹوں کی تعمیر اور کھور کے خلاف اقدامات

(ب) سندھ طاس کی آبادکاری منصوبوں سے متعلقہ کام

واپڈا کے زیر انتظام بڑے بڑے منصوبوں پر ذیل میں مختصراً بحث کی گئی ہے۔

(ا) عام تحقیقاتی پروجیکٹ ۲۵ء۴ کروڑ روپے کی رقم عام تحقیقاتی کام کے لیے سال آئندہ میں تجویز کی گئی ہے جو کہ موجودہ سال کے بجٹ میں ۲۵ء۳ کروڑ روپے ہے۔ عام تحقیقات کا ایک مکمل پروگرام ہے جس کا مقصد صوبہ میں پانی اور بجلی کے وسائل کی یکساں ترقی کے لیے ایک مکمل منصوبہ تیار کرنا ہے۔ یہ پروجیکٹ پہلے پنجسالہ منصوبے کے اختتام سے شروع کیا گیا تھا اور امید ہے تیسرے پنجسالہ منصوبے تک جاری رہے گا۔ پروجیکٹ کی کل منظور شدہ رقم ۶۰ء۸ اکروڑ روپے ہے جس میں ۸۹ء۶ کروڑ ڈالر زرمبادلہ ہے۔ روئداد تخمینہ کا پہلا خاکہ مکمل ہو چکا ہے اور فی الوقت زیر نظر ثانی ہے۔ مختلف پراجیکٹوں کی روئداد عمل پذیری تیار کرلی گئی ہے اور حیدرآباد کے موسمیات، مٹی، زیر زمین آب، اراضیاتی ساخت وغیرہ پر قابل قدر بنیادی مواد جمع کرلیا گیا ہے۔

(۲) راول ذخیرہ آب (ڈیم) دریائے کورنگ پر ضلع راولپنڈی میں راول ذخیرہ آب ۱۹۶۲ء میں

۱ء۷۵ کروڑ کی لاگت سے مکمل ہوگیا تھا۔ ذخیرہ ۸۰ فٹ اُونچا اور ۴۷،۵۰۰ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش رکھتا ہے۔ راولپنڈی شہر اور مرکزی دارالحکومت اسلام آباد کو ۲۴ء۰۰ لاکھ گیلن مقطر پانی مہیا کرنا مقصود ہے۔ اس سے اس کے علاوہ ملحقہ علاقوں کی آبپاشی کے لیے پانی کی محدود مقدار بھی حاصل کی جائے گی۔ توقع ہے مشینی تقطیری کارخانہ جون ۱۹۶۳ء میں نصب کردیا جائے گا۔

(۳) گوجرانوالہ برق آبی پروجیکٹ

بجلی گھر مکمل ہو چکا ہے اس سے ۱۳،۲۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی اس کی تخمینہ کردہ لاگت ۱۱ء۵ کروڑ ہے۔

(۴) گدو پروجیکٹ

اس پراجیکٹ پر ترمیم شدہ لاگت اندازاً ۴۷ء۰۵ کروڑ ہے جس میں سے ۴۴ء۳۳ کروڑ جون ۱۹۶۲ء تک خرچ کردیا گیا تھا۔ سال رواں کے دوران میں خرچ کا اندازہ ۱ء۷ کروڑ کیا گیا ہے اور آئندہ مالی سال کے لیے ۴ء۵۰ کروڑ کی گنجائش تجویز کی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ سال ۶۳-۱۹۶۴ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ اصل بیراج موسم گرما ۱۹۶۲ء میں مکمل ہو گیا تھا اور دائیں کنارے والی کھائی کو پانی مہیا کردیا گیا تھا۔ تکمیل پر یہ پراجیکٹ ۲۸ء۹ لاکھ ایکڑ اراضی کے لیے پانی مہیا کرے گا۔

ٹانڈا ذخیرۂ آب (ڈیم) پراجیکٹ

آئندہ مالی سال کے لیے ۱ء۸۵ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے جبکہ مالی سال رواں کا تخمینہ کردہ خرچ ۵۵ لاکھ ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد کوہاٹ توئی کے پانی کو لے جاکر ٹانڈا بانڈا گاؤں کے قریب ایک ذخیرۂ آب بنایا ہے جس سے ۷۰،۰۰۰ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرۂ آب ہوگا جو کہ سالانہ ۳۲،۶۰۰ ایکڑ رقبے کو سیراب کرے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ پراجیکٹ ۶۴-۱۹۶۵ء کے دوران میں مکمل ہو جائے گا۔

کراچی آبپاشی پراجیکٹ

آئندہ سال کے میزانیہ میں ۲۸ء۱۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس پراجیکٹ میں ایک مٹی کے ذخیرے (ڈیم) کی تعمیر کا منصوبہ ہے اس کی اونچائی ۱۴۶ فٹ اور ۲۲،۹۰۰ فٹ لمبا، کراچی سے ۲۵ میل شمال مشرق میں دریائے حب کے بہاؤ کو محفوظ کرنے اور کام میں لانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ تقریباً ۴۸،۰۰۰ ایکڑ رقبہ کراچی کے قرب و جوار میں سیراب ہوگا۔

گومل زام کثیر المقاصد منصوبہ اس منصوبہ کے لئے ایک کروڑ کی رقم میزانیہ میں رکھی گئی ہے جس کا مقصد گومل زام اور ژھوب دریاؤں کے پانی کو محفوظ کرنے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۱۶۴۰۰۰ ایکڑ رقبے کو سیراب کرنے اور ۵ ۲۵ ملین یونٹ بجلی پیدا کرنے کا ہے۔ ۵۰۰ فٹ بلند کنکریٹی محرابی ذخیرۂ آب (ڈیم) خجوری کچ پراور ۷۰ فٹ بلند میران نور کا مٹی کا ذخیرہ (ڈیم) ۲۲ میل دریا کے بہاؤ سے نیچے تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ ایک بجلی گھر خجوری کچ کے قریب ۷۳۰۰۰ کلو واٹ بجلی پیدا کرنے کی استعداد کا تعمیر کیا جائے گا۔

اس منصوبے کے مکمل ہونے تک مزید پانچ سال صرف ہوں گے۔

خانپور ذخیرۂ آب (ڈیم) پراجیکٹ سال آئندہ کے میزانیہ میں ۵۰ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ اس منصوبے کے ابتدائی کام جس کا مقصد ۱۳۷ فٹ اونچا اور ۱۲۱۰ فٹ لمبا مٹی کا بند دریائے ہرو پر خانپور کے نزدیک دریائے ہرو کے سیلاب کے پانی کو محفوظ کرنے کا ہے۔ اس منصوبے سے ۱۱۳۰۰۰ ایکڑ زمین کو پانی مہیا ہوگا۔

مانگی ذخیرۂ آب (ڈیم) کاچی کے علاقے میں دریائے ناری سسٹم پر یہ پہلا ذخیرہ ہے۔ جس کی تعمیر کی تجویز کی گئی ہے۔ یہ ذخیرہ ۲۰۰ فٹ اونچا اور دریائے کھوسٹ پر جو کہ ناری سسٹم کا معاون ہے، تجویز کیا گیا ہے۔ اس سے ۶۳۰۰۰ ایکڑ فٹ ذخیرہ آب بنے گا ۲۰۰۰ ایکڑ فٹ پانی ناری مڈ ورکس انہار کو خشک سالی کے دوران مہیا کرے گا جو کہ ذخیرے کی جگہ سے ۸۴ میل نیچے کی طرف ہے۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے دوران میں منصوبے کے آغاز کے لیے ۲۰ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ دو سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائے گا۔

آبپاشی کی چھوٹی سکیمیں اراضی کے غیر آباد قطعات کو جو زرخیز ہیں مگر ابھی تک سیراب نہیں کئے گئے ہیں۔ آبپاشی کا پانی مہیا کرنے کے لئے آبپاشی کی چھوٹی سکیمیں بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جس میں سے پہلی بارا ڈیانڈا آبپاشی اسکیم ہوگی۔ اس اسکیم کے تحت پانی کو کالٹی نالہ رسالپور کے قریب اٹھایا جائے گا۔ جس سے بارا ڈیانڈا اگاؤں کی خشک اراضی کی آبپاشی کی جائے گی۔ سال آئندہ میں اس سکیم کے لیئے ۲۵ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

مغربی پاکستان میں کل ۳۲ لاکھ ایکڑ جو آبپاشی نظام کے تحت ہیں۔ ان میں سے

پراجیکٹ اصلاح اراضی ۱۱ لاکھ ایکڑ زمین سیم زدہ ہے اور ۵ لاکھ ایکڑ کھور زدہ ہے اور دوسری ۱۱ لاکھ ایکڑ جزوی طور پر سیم اور کھور سے متاثر ہو چکی ہے۔ ادارۂ ترقی آب زیر زمین کے ۱۹۵۴ء میں قیام کے بعد وادی سندھ کی مٹی اور زمین کا کولمبو پلان کے تحت سروے کیا گیا۔ رچنہ اور تھل دوآب کے علاقوں میں زمینی پانی اور تحقیقات اراضی کا ایک مفصل پروگرام امریکن مالی اور فنی امدادی پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔

رچنا دوآب امریکن امداد کے تحت رچنہ، چج اور تھل دوآب میں مفصل تحقیقاتی کام مکمل ہو گیا ہے اور باقیماندہ علاقوں میں کام جاری ہے۔ اس مفصل تحقیقاتی کام کے نتائج پر عمل درآمد ۱۹۵۸ء میں پہلی دفعہ شروع کیا گیا۔ وسیع پیمانے پر اصلاح اراضی اسکیم بنام "سلینٹی کنٹرول اینڈ ریکلیمیشن پراجیکٹ نمبر۱ (رچنہ دوآب)" پر تجویز کردہ اصلاح ارضی کے کام، ۱۸۰۰ ٹیوب ویل پر مشتمل اسکیم زیر زمین پانی کو پانی کی نکاسی اور آبپاشی کے مقاصد کے لیے اوسطاً ۱٫۵ ملین ایکڑ فٹ زیر زمین پانی کو سالانہ باہر نکالنے کے لئے مرکزی رچنہ دوآب میں ۱٫۲ ملین ایکڑ کی سکیم زیر تجویز ہے اس امداد کردہ پراجیکٹ کو دسمبر ۱۹۶۲ء میں واپڈا نے مکمل کیا اور اب یہ کام کر رہا ہے نتائج بہت حوصلہ افزا رہے ہیں۔ پانی کی سطح پراجیکٹ کے علاقے میں نیچے ہو رہی ہے اور مزید ۵۰۰۰۰ ایکڑ زمین زیرِ کاشت آ گئی ہے۔

شمالی حلقے کے دوسرے بڑے پانی کے نکاسی اور اصلاح اراضی کے منصوبے

چج دوآب پر جسے "سلینیٹی کنٹرول اور ریکلیمیشن پراجیکٹ نمبر۲ (چج دوآب)" کہتے ہیں اور جو مجموعی آباد و قابل کاشت ۲۰۰۱ لاکھ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے کام ۱۹۶۳-۶۲ء میں شروع کیا گیا تھا۔ کل ۲۳۰۰ نل کوئیں نصب کرنے کی تجویز ہے جس پر ۳۰۰۰ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی جس میں زرمبادلہ ۱۶۲۳٫۷ لاکھ روپے ہو گا۔ تقریباً ۱۵۰ نل کوئیں، منصوبے کی لائلپان سکیم جو ۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران میں یوگوسلاویہ کے ساتھ کیے گئے اشیائے مبادلت کے معاہدے کے تحت مکمل ہو جائے گا، اور توقع کی جاتی ہے کہ مئی ۱۹۶۳ء میں نافذ العمل ہو جائے گا۔ امریکن امداد کے تحت ۱۰ ملین پونڈ قرضہ کا معاہدہ ۸۰۰ ٹیوب ویل

نصب کرنے کے لیے کر لیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ امداد اور کام ۶۴-۱۹۶۳ء میں شروع ہو جائے گا۔ اس منصوبے کے لیے ۶۴-۱۹۶۳ء میں رکھی گئی گنجائش ۴.۵ کروڑ روپے ہے۔

بالائی رچنہ دوآب

شمالی علاقے میں دو اور منصوبے سیلینٹی کنٹرول اور ریکلیمیشن پراجیکٹ نمبر ۲ لوئر تھل دوآب اور سیلینٹی کنٹرول اینڈ ریکلیمیشن پراجیکٹ نمبر ۴ اپر رچنہ دوآب آئندہ سال کے دوران میں نافذ العمل کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ دونوں منصوبوں کی مجموعی لاگت ۲۱.۰۰ کروڑ اور ۱۴.۰۰ کروڑ ہے۔ جس میں زرمبادلہ علی الترتیب ۹.۶۰ کروڑ اور ۶.۶۰ کروڑ شامل ہے۔ دونوں منصوبے مکمل ہونے پر علی الترتیب ۱.۶۲ اور ۱.۶۵ ملین ایکڑ زمین کے لئے پانی کے نکاس اور اصلاح اراضی کی ضروری سہولتیں مہیا کریں گے۔

محکمہ آبپاشی

واپڈا کے زیر انتظام منصوبوں کے علاوہ کئی آبپاشی کے بڑے منصوبے محکمہ آبپاشی کے تحت زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے چند منصوبوں پر مختصراً ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

تونسہ بیراج پراجیکٹ

یہ منصوبہ پہلے پنج سالہ منصوبے سے قبل شروع ہوا تھا اور اب قریب الاختتام ہے۔ اس منصوبے سے فصل خریف کی ۱۴,۱۴,۰۰۰ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ مزید براں دامنی کا ایک وسیع حصہ بھی زیر آبپاشی آ جائے گا۔ اور دنبالہ ڈیرہ غازی خاں نہر دجال برانچ کے نام سے موسوم ہے کی توسیعی اسکیم بھی منظور ہو چکی ہے۔ جو ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مزید ۱,۸۰,۰۰۰ ایکڑ رقبہ کی آبپاشی کرے گی۔ سال ۶۴-۱۹۶۳ء کے دوران میں ۵۶.۹۲ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

خرم گڑھی کثیر المقاصد پراجیکٹ

اس اسکیم کا مقصد ضلع بنوں میں ۱,۵۰,۰۰۰ ایکڑ نئے رقبے کو زیر آبپاشی لانا ہے۔ اور موجودہ ۱,۳۲,۰۰۰ ایکڑ رقبے کی آبی بہم رسانی میں اضافہ کرنا ہے۔ باران ڈیم جو کہ باران نالہ کے پانی کو ذخیرہ کرنے کی اسکیم کا ایک اہم حصہ ہے پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ۴,۰۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا۔ برقابی کارخانے نے کام شروع کر دیا ہے اور بنوں کے ادنی کارخانے اور ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے ٹیوب ویلوں اور چھوٹی صنعتوں اور گھریلو خرچ کے لیے بجلی مہیا کی جا رہی ہے سال ۶۴-۶۳ء

کے میزانیہ میں ۴۴۶٫۰۷ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

وارسک کی بلند سطح نہریں۔ یہ منصوبہ آبپاشی کے لئے ۱٫۱۹۱٫۳۰۰ لاکھ ایکڑ زمین کے لیے سرحدی علاقہ اور ضلع پشاور میں تخمینہ کردہ ۳٫۹۷۶٫۰۴ لاکھ روپے کی لاگت سے تیار ہو گا۔ دو نہریں ایک دائیں جانب اور دوسری بائیں جانب زیر تعمیر ہیں۔ کل ۱٫۰۱٫۰۰۰ ایکڑ اراضی زیر آب پاشی آجائے گی ۶۳-۱۹۶۴ء کے میزانیہ میں ۶۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

رچنا دوآب میں نالوں اور سیلاب کے پانی پر قابو پانے اور نکاس آب کی سکیمیں، جڑانوالہ پانی کے نکاس کے نظام کی تشکیل رچنا نظام نالہ سیالکوٹ شہر کی حفاظت کے لیے ایک نالہ کی اصلاح اور ڈیک نالا کو بسنتر نالا میں موڑنا شامل ہے سکیم کی کل لاگت ۵٫۷۳ کروڑ روپے ہے۔ یہ کام سال ۶۱-۱۹۶۰ء کے دوران میں شروع کیا گیا تھا۔ اور اب تک جاری ہے۔ اس سکیم کے لئے میزانیہ میں ۶۴-۱۹۶۳ء کے لیے ۵۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

انسداد سیلاب سیلاب پر قابو پانے کی تدابیر تمام صوبے میں نافذ کی گئی ہیں اور سیلاب پر قابو پانے کی بہت سی اسکیمیں زیر عمل ہیں۔ سال ۶۴-۱۹۶۳ء کے لیے موجودہ اور نئی سکیموں پر کل گنجائش ۱۱۴٫۰۹ لاکھ روپے ہے۔

علاقہ کوئٹہ میں آبپاشی سکیمیں سابق بلوچستان اور بلوچستانی ریاستوں کی یونین جو کہ محکمہ آبپاشی کے کوئٹہ ریجن میں شامل ہے اور کوئٹہ اور قلات کی سول قسمت ہائے دیوانی پر مشتمل ہے، ان کا رقبہ ۱٫۳۴٫۲۰۰ لاکھ مربع میل ہے۔ جو نصف مغربی پاکستان سے بہت تھوڑا ہی کم ہے۔ صوبہ مغربی پاکستان کے قیام کے بعد اس علاقے کے پانی کے وسائل کی ترقی محکمہ آبپاشی مغربی پاکستان کی تحویل میں دے دی گئی تھی۔ سب سے زیادہ مشکل آبپاشی اسکیمیں بنانے میں پانی کے متعلق مواد کے نہ مل سکنے کی وجہ سے درپیش ہے اس لیے محکمہ آبپاشی نے پانی کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے مراکز قائم کیے تھے۔ اور مواد کی پہلی قسط کی تدوین بھی ہو چکی ہے

ذیل میں دیا ہوا گوشوارہ آبپاشی کے شعبہ میں ۵۶-۱۹۵۵ء سے اب تک کی ترقی ظاہر کرتا ہے۔

آب پاشی

(لاکھوں میں)

جملہ سرمایہ کاری

۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰
۲۰،۳۶	۱۳،۴۹	۱۷،۷۷	۲۴،۶۶	۲۶،۵۹

۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
۲۳،۵۹	۲۳،۷۳	۲۸،۶۶	۴۴،۱۵

آبپاشی بند اور نکاس کے کاموں پر متوالی خرچ

۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰
۱،۶۸	۲،۱۰	۳،۳۰	۲،۹۶	۲،۱۰

۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
٭۱،۱۰	٭۱،۵۴	٭۱،۳۴	٭۱،۶۰

٭ اس میں ترقیاتی خرچ ۵۳ لاکھ، ۹۹ لاکھ، ۵۱ لاکھ اور ۹۴ لاکھ بلحاظ سالہائے ۱۹۶۰-۶۱ء، ۱۹۶۱-۶۲ء، ۱۹۶۲-۶۳ء اور ۱۹۶۳-۶۴ء علی الترتیب شامل نہیں ہے جس کو جملہ سرمایہ کاری میں شامل کیا گیا ہے۔

انہار کے کاموں کے اخراجات پر متوالی خرچ

۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰
۴،۹۹	۶،۳۹	۵،۷۸	۸،۳۵	۷،۲۵

۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
۸،۰۱	۸،۱۳	۸،۳۸	۱۰،۱۱

GROSS INVESTMENT ON IRRIGATION
1955-56 TO 1962-63

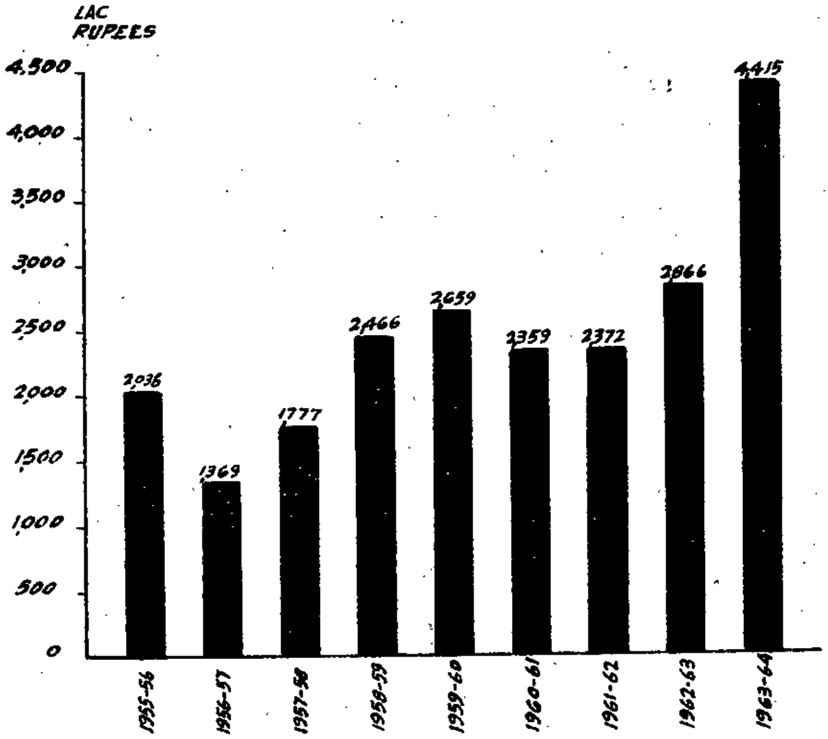

Recurring expenditure on Irrigation Embankment and drainage works

1955.56	1956_57	1957-58	1958-59	1959_60	1960-61	1961-62	1962.63	1963-64
168	210	330	296	210	*110	*154	*134	*160

*Does not include development expenditure of 53, 99, 51 and 49 in respect of the years 1960-61, 1961-62, 1962.63 and 1963.64 respectively, which has been included in gross investment.

Recurring Expenditure on Working Expenses of canals.

1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962.63	1963.64
4 99	6 39	5 78	8 35	7 25	8 01	8 13	8 38	10 11

آبپاشی میں جملہ سرمایہ اندازی کی صورت حال خاکہ میں جو کہ صفحہ   میں دیا گیا ہے وضاحت کر دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا گوشوارے سے پتہ چلے گا کہ آبپاشی میں جملہ سرمایہ اندازی ۶۶ء۲۸ کروڑ روپے کی رقم سے بڑھ کر سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مطابق ۱۵ء۴۴ کروڑ ہو گئی ہے۔ جو سال آئندہ کے میزانیہ میں رکھی گئی ہے۔ یہ ۵۴ فیصد کا اضافہ ظاہر کرتی ہے۔ آبپاشی کے بندوں اور نکاس آب کی تعمیرات پر متوالی خرچ معقول حد تک کم رہا ہے ۶۳-۱۹۶۴ء کے اخراجات میں اضافے کی وجہ ۶۲-۱۹۶۳ء کے نظر ثانی شدہ اعداد کے مقابلہ میں جیسا کہ پہلے تشریح کر دی گئی ہے یہ ہے کہ رچنا دوابے کے ٹیوب ویلوں کی نگہداشت، واپڈا سے محکمہ آب پاشی کی تحویل میں منتقل کر دی گئی تھی۔

سندھ طاس کے منصوبے

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے ستمبر ۱۹۶۰ء کے معاہدے کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پاکستان میں دو بڑے ذخیرۂ آب، چار نئے براج، ایک سائیفن آٹھ نئی اتصالی نہریں اور موجودہ انہار کی خاص تعداد کی باز ترتی مشرقی دریاؤں سے پانی کی بہم رسانی کو بدلنے کے لیے جس کی سپلائی ہندوستان کو ۱۹۷۰ء تک دی جائے گی تعمیر کیے جائیں گے۔ زیر نظر ثانی سالوں میں سندھ کے طاس کے کل منصوبوں کے کام کو مختلف امور کے متعلق جو پہلے مرحلے میں شامل تھے موصول شدہ شرحوں کے مطابق نظر ثانی کیے گئے۔

ترمیم شدہ تخمینہ جات جو واپڈا کے انجینئروں اور مشیروں نے مل کر بنائے تھے۔ اب سندھ طاس کے منصوبوں کی لاگت ۴ء۱۸۹۲ ملین ڈالر یا ۱ء۹۰۱ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اس رقم میں سے ۸۰۰ ملین ڈالر کی لاگت والے منصوبوں کے لیے پہلے مرحلے میں عالمی بنک نے اب تک قرضے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات عالمی بنک کو پیش کر دیے گئے ہیں اور اب زیر غور ہیں۔

ابتدائی منصوبہ بندی اور نمونہ بندی وغیرہ کے بعد پہلے مرحلے میں مشمولہ کاموں کے لیے ۶۱-۱۹۶۲ء میں ٹنڈر جاری کر دیے گئے تھے۔ ان میں سے دریائے جہلم پر منگلا ڈیم، راوی پر سدھنائی براج، دریائے ستلج پر میلسی سائیفن اور تین اتصالی نہریں یعنی تریموں سدھنائی، سدھنائی میلسی اور میلسی بہاولپور اور دوسری موجودہ نہروں پر کام شروع کر دیا گیا

تھا۔ جن کی آئندہ ضروریات کے پیش نظر باز تشکیل لازمی تھی۔

باقی تعمیرات کے لیے جو کہ پہلے مرحلے میں شامل تھے ان کے ٹھیکے ۱۹۶۲ء کے دوران میں دیے گئے۔ اور ایک ڈیم، تین انتصالی نہریں، ایک بیراج اور میلسی سائیفن پر کام شروع کر دیا گیا۔ منگلا ڈیم کا ٹھیکہ جنوری ۱۹۶۲ء میں دیا گیا اور اس کے جلد ہی بعد ٹھیکہ لینے والی فرم میسرز گائی ایف اٹکنسن نے ۲۵،۰۰ کروڑ روپے کی مالیت کی مشینری درآمد کی۔ زیادہ تر اس وجہ سے کہ واپڈا نے اپنی تنظیم کے ذریعے ٹھیکیدار کے پہنچنے سے پہلے ہی کافی کام کر لیا تھا۔ مثلاً زائد پل کی تعمیر، مزدوروں کے لیے بستی، سڑکوں کو پکا کرنے کا کام وغیرہ وغیرہ ہو گیا تھا۔ اس لیے ٹھیکیدار جولائی ۱۹۶۲ء میں ہی یعنی ٹھیکے حاصل کرنے کے پانچ ماہ کے اندر اندر اپنا کام شروع کر سکا۔ ٹھیکہ لینے والی فرم نے مشینری کے ذریعے سال ۱۹۶۲ء کے اختتام تک ۵۰،۰۰۰ مکعب گز فی یوم تک کام کرنے لگی۔ ٹھیکہ دار کا دوسرا کام سال ۱۹۶۲ء کے دوران ٹھیکیداروں اور انجینئروں کے عملے کے لیے ایک نو آبادی تعمیر کرنے کا تھا جس کے لیے ۵۰۰ سے زائد گھر درکار تھے۔ نو آبادی وقت کے مطابق مکمل ہو گئی اور ٹھیکیداروں، انجینئروں کے عملے اور ان کے اہل و عیال نے دسمبر ۱۹۶۲ء میں پہنچنا شروع کر دیا۔ ۱۲۰۰۰ مزدوروں کی جماعت ٹھیکہ لینے والی فرم نے اپنا کام مکمل کرنے کے لیے ملازم رکھ لیا انتصالی انہار پر کام بھی جو پہلے مرحلے میں شروع ہونا تھا اور جس میں ترموسندھائی سدھنائی میلسی اور میلسی بہاول انتصالی نہریں شامل ہیں ۱۹۶۲ء میں کام شروع کر دیا گیا میلسی بہاول انتصالی نہر کا ٹھیکہ ایک پاکستانی فرم کو دیا گیا۔ یہ ٹھیکہ جس کی مالیت ۳،۰۰ کروڑ تھی سب سے بڑا ٹھیکہ ہے۔ جو دیوانی تعمیر میں کسی پاکستانی فرم نے لیا ہے۔ سدھنائی میلسی رابطہ کے کام کے لیے ایک اور بڑا منصوبہ جو سندھ طاس کے منصوبہ بحالیات کے پہلے مرحلے میں شامل تھا اپریل ۱۹۶۲ء میں دیا گیا۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ تمام انتصالی نہریں مقررہ وقت سے قبل ہی مکمل ہو جائیں گی۔ اور مارچ ۱۹۶۵ء یا اس سے پہلے کام شروع کر دیں گی۔

سدھنائی بیراج جو دریائے راوی پر واقع ہے اس پر کام دوران سال میں شروع ہو گیا۔ نئے سدھنائی بیراج کا ٹھیکہ جو مستقبل کی ضروریات کے لیے ناکافی تھا۔ اور

CAPITAL EXPENDITURE (GROSS)
ON
ELECTRICITY: 1955-56 TO 1963-64

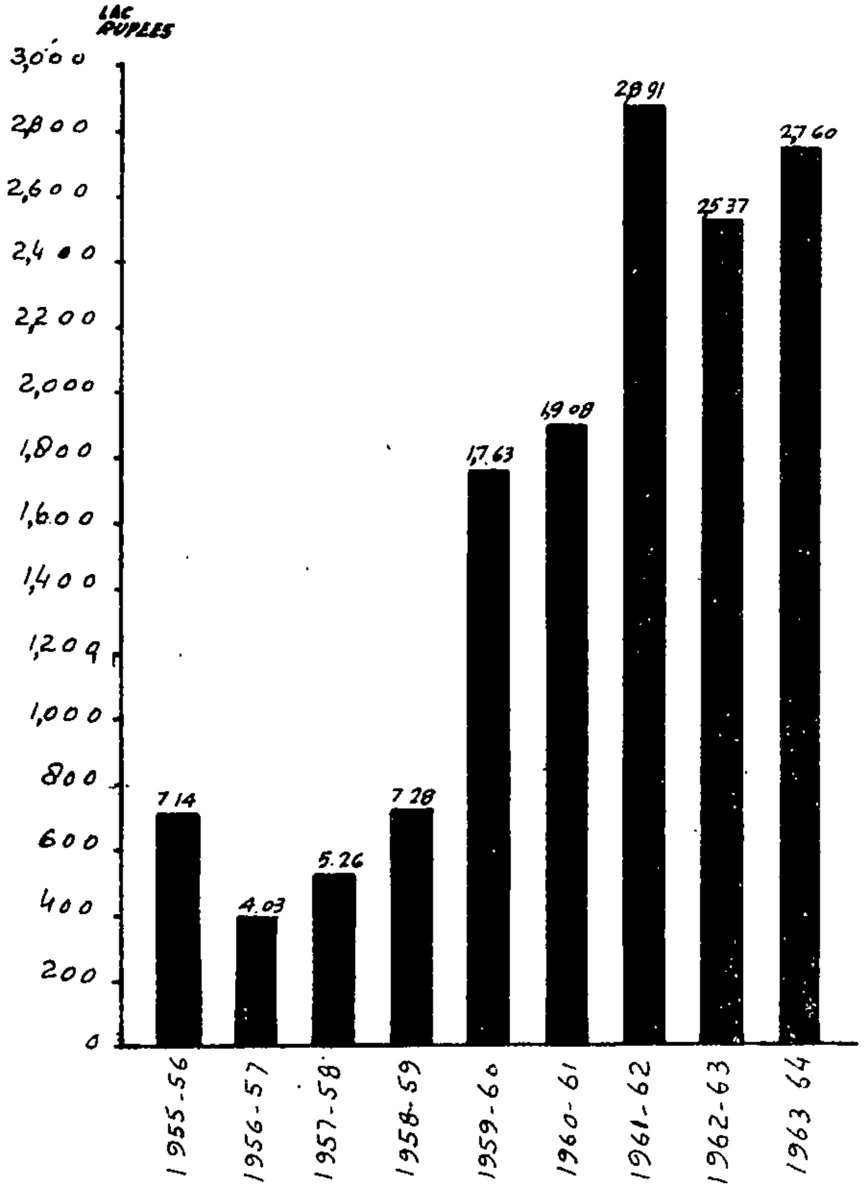

جسے پرانے بیراج کی جگہ لینی تھی۔ ایک فرانسیسی فرم کو دیا گیا۔

تربیلا ڈیم کے مشیران میسرز ٹناسب نے اپنی تربیلا ڈیم کی روئیداد کارگزاری جنوری ۱۹۶۲ء میں پیش کردی تھی۔ لیکن عالمی بنک نے موقع پر مزید تحقیقات کرنے کے لیے کہا۔ لہٰذا ایک ذیلی روئیداد کارگزاری ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء کو واپڈا نے عالمی بنک کو پیش کردی۔ آخری روئیداد میں تربیلا ڈیم کا فالتو پانی نکالنے کا راستہ سندھ کے بائیں کنارے پر رکھا گیا اور پھر زمین دوز راستہ جوکہ بعد میں بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہونا تھا۔ دائیں جانب رکھا گیا۔ آخری روئیداد پر عالمی بنک انجینئری کے نقطہ نظر سے غور کر رہا ہے۔

برقی منصوبہ جات

حسب ذیل گوشوارہ ۱۹۵۵-۵۶ء سے ۱۹۶۳-۶۴ء تک بجلی پر جملہ خرچ سرمایہ کو ظاہر کرتا ہے۔

بجلی

جملہ خرچ سرمایہ

(روپے لاکھوں میں)

۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰	۱۹۶۰-۶۱
7،14	4،03	5،26	7،28	17،63	19،08

۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
28،91	25،37	27،60

۲۷،۶۰ کروڑ روپے کی آئندہ سال کے لیے گنجائش رکھی گئی ہے جو ۱۹۶۳-۶۴ء کے ترمیم شدہ ہندسوں کے مطابق ۸ فیصدی زیادہ ہے۔ گوشوارہ کو صفحہ پر ایک گراف کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

ذیل میں کچھ اہم منصوبہ جات کا ذکر کیا گیا ہے:۔

ملتان قدرتی گیس پاور سٹیشن کی توسیع

اس سکیم کا مقصد گرڈ زون کی نصب شدہ بجلی پیدا کرنے کی استعداد کو بڑھا کر بجلی کی اس قلت کو دور کرنے کے لیے ۱۳۰،۰۰۰ کلوواٹ تک بڑھانا ہے جو ۱۹۶۳ء کے اختتام

سے شروع ہو کر ۱۹۶۵ء تک جائے گی۔ موجودہ ملتان بجلی گھر جس کی نصب شدہ استعداد ۱۳۵۰۰۰ کلوواٹ ہے کو مزید ۱۳۰۰۰۰ کلوواٹ تک توسیع کرنے کی تجویز کی گئی ہے جو دو مشینوں پر مشتمل ہے جن میں ہر ایک کی استعداد ۶۵،۰۰۰ کلوواٹ ہے۔ مارچ ۱۹۶۲ء تک اصل بجلی گھر اور رہائشی کالونی ورکس کے سول کا ۹۰ فیصد دیوانی کام مکمل ہو چکا ہے۔

بائلروں کے نصب کرنے کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے اور اصل ٹربو سیٹ بلند وولٹیج اور کم وولٹیج سوئچ گیئر موٹر اور امدادی سامان کے نصب کرنے کا کام جاری ہے۔ نصف سے زیادہ تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ پہلا ٹربو سیٹ جون ۱۹۶۳ء میں کام شروع کر دے گا اور پورا کارخانہ ۱۹۶۳ء کے آخر تک تجارتی کاروبار شروع کر دے گا۔ منصوبے کی تکمیل پر ۱۳۸۹،۰۰ لاکھ لاگت آئے گی۔

زیریں سندھ حیدرآباد تھرمل بجلی سکیم

یہ سکیم زیریں سندھ حیدرآباد کے علاقے میں بجلی کی طاقت کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے ۵،۰۷۰۰ کلوواٹ تھرمل بجلی گھر معہ ترسیلی اور تقسیمی آلہ جات کے تعمیر پر مشتمل ہے۔ بجلی گھر میں جو قدرتی گیس کام کرتا ہے دو بھاپی ٹربو سیٹ ہیں ہر ایک کی پیداواری استعداد ۵،۰۷۰۰ کلوواٹ ہے اور ایک گیس ٹربائین ۵،۰۷۰۰ کلوواٹ پیداواری استعداد کا ہے۔

اسکیم میں ایک ترسیلی اور تقسیمی نظام بھی شامل ہے جو حیدرآباد سے ۷۰ میل قطر تک پھیلا ہوا ہے۔ بجلی گھر نے مارچ ۱۹۶۱ء سے تجارتی کاروبار شروع کر دیا ہے اور تمام ترسیلی و تقسیمی کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹنڈو غلام علی، ماتلی، ڈگری، بدین، ٹنڈو جام اور مٹیاری کے قصبوں کو پہلی دفعہ بجلی فراہم کی گئی ہے۔ ان ناقابلِ اعتماد ڈیزل انجنوں سے بجلی پیدا کرنے والے کارخانوں کے بجائے جو کہ جام شورو، نواب شاہ، شہداد پور اور ٹنڈو محمد خان اور میرپور خاص میں تھے اب گرڈ یعنی بجلی کی لائن کے ذریعے سے بجلی فراہم کی جاتی ہے۔

یہ منصوبہ ۶۲-۱۹۶۳ء میں ۵،۱۳۱۰۰ لاکھ کی کل لاگت سے مکمل ہوا۔

زیریں سندھ حیدرآباد تھرمل سکیم کی توسیع اس سکیم کا مقصد حیدرآباد سٹیشن کی نصب شدہ گنجائش کو ۰۰۰ و ۲۳ کلوواٹ تک بڑھانے کا ہے اور موجودہ ترسیلی و تقسیمی سہولتوں کو ذیلی سندھ کے علاقوں تک جو موجودہ تقسیمی نظام میں نہیں آتے ہیں بڑھانے کا ہے۔ موجودہ ۰۰ ۷ و ۲ کلوواٹ کی نصب شدہ استعداد ۱۹۶۳ء کے آخر تک ۰۰۰ و ۲۹ کلوواٹ کی متوقع مانگ کے لیے ناکافی ہوگی اور ۱۹۶۶ء کے آخر تک ۴۰۰ و ۲۰ کلوواٹ بھی ناکافی ہوگی۔ ۸۰۰۰ اور ۰۰۰ و ۱۵ کلوواٹ کی استعداد کی دو مشینیں نصب کرنے کی تجویز کی گئی ہے توقع ہے کہ ۸۰۰۰ کلوواٹ کا سیٹ حیدرآباد میں جون ۱۹۶۳ء تک پہنچ جائے گا۔ اور تنصیب کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ۱۵،۰۰۰ کلوواٹ ٹربو سیٹ کی فنی تفصیلات مشیر کار انجینئروں سے حاصل کی جا رہی ہیں اور موجودہ جدول کے مطابق امید ہے پوری سکیم ۱۹۶۵ء تک ۲ کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو جائے گی۔ حکومت برطانیہ سے ۱۹۶۴ء ملین پونڈ کے قرضہ پر اس منصوبے کے جس کا ۶۳-۱۹۶۴ء مجوزہ خرچ ۱۷۰ لاکھ ہے۔ کچھ حصے کو روپیہ فراہم کرنے کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

کوئٹہ تھرمل پاور سکیم اس سکیم کا مقصد مغربی پاکستان اور قلات ڈویژنوں کو ۱۵،۰۰۰ کلوواٹ بجلی فراہم کرنا ہے۔ سکیم میں کوئٹہ میں ایک مرکزی پاور سٹیشن دو مشینوں پر مشتمل ہے جن میں ہر ایک کی استعداد ۵۰۰ ۷ کلوواٹ ہوگی اور ۶۶ اور ۱۱ کلوواٹ کے ترسیلی اور تقسیمی آلہ کار جو کہ کوئٹہ سے ۵۰ میل کے قطر تک پھیلے ہوں گے شامل ہیں۔ فی الوقت پاور سٹیشن عمارت کی بنیادیں بھری جا رہی ہیں اور کچھ چھوٹی امدادی عمارتیں بنائی جا چکی ہیں۔ بڑے پلانٹ اور مشینری کی خرید کے لیے اقدامات کر لیے گئے ہیں اور سامان موقع پر پہنچ رہا ہے۔ موجودہ جدول کے مطابق توقع ہے کہ پہلی مشین ۱۹۶۳ء کے آخر تک کام شروع کر دے گی اور بجلی گھر ۱۹۶۴ء کے آخر تک تجارتی کاروبار شروع کر دے گا۔ منصوبے کی کل لاگت ۰۰ و ۲۰۱ لاکھ ہے جس میں سے ۶ و ۰ ملین ڈالر کا زر مبادلہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے آئی۔ڈی ایجنسی

سے حاصل کیا گیا ہے۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۸۹٫۰۰ لاکھ کی گنجائش کی تجویز کی گئی ہے۔

بالائی سندھ سکھر تھرمل سکیم اس سکیم کا مقصد بالائی سندھ سکھر کے علاقے میں ۲۵٫۰۰۰ کلوواٹ بجلی مہیا کرنا ہے۔ اسکیم سکھر میں ایک ۲۵٫۰۰۰ کلوواٹ کے نصب شدہ استعداد کا مرکزی پاور ہاؤس نصب کرنے اعلیٰ وولٹیج کا ترسیلی و تقسیمی کام جو کہ ۵۰ میل قطر تک پھیلا ہوا ہو پر مشتمل ہے۔ فی الوقت پلانٹ اور مشینری کی خرید کے اقدامات کیے گئے ہیں اور کچھ سامان موقع پر پہنچ چکا ہے۔ بجلی گھر کی بڑی عمارت کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور توقع ہے کہ ۱۹۶۴ء کے آخر تک ترسیلی و تقسیمی کام اٹھائیس قصبوں میں شروع کر دے گا جن میں دادو، گڑھی یاسین، جیکب آباد، گمبٹ، خیر پور، سکھر، ٹھاروشاہ، روہڑی، شکارپور وغیرہ بھی شامل ہیں۔ منصوبے کی تکمیل پر ۵۳۰٫۰۰ لاکھ صرف ہوں گے۔ زرمبادلہ کی رقم کینیڈا کی حکومت کولمبو پلان کے تحت بطور عطیہ دے رہی ہے۔
۶۳-۱۹۶۲ء کے لیے ۱۷۸٫۷۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

قدرتی گیس بجلی گھر لائل پور لائل پور میں ۲۰٫۰۰۰ کلوواٹ کا تھرمل سٹیشن نصب کرنے کی تجویز ہے سکیم کا مقصد گرڈ زون کی بجلی پیدا کرنے کی استعداد کو ۶۶-۱۹۶۵ء تک ۲۰٫۰۰۰ کلوواٹ تک بڑھانا ہے۔ واپڈا کے مشیران کے بجلی کی طاقت کے سروے کے مطابق ۱۹۶۵ء کے آخر میں بجلی کی قلت شروع ہو جائے گی اور ۱۹۶۸ء تک بدستور رہے گی جب تک منگلا ڈیم پاور سٹیشن کام شروع نہ کر دے۔ حال ہی میں حکومت نے اس سکیم کے لیے ۲۳۱٫۰۰ لاکھ کی منظوری دی ہے اور زرِمبادلہ حاصل کرنے کے اقدام کیے جا رہے ہیں۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۴۳٫۷۵ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مغربی پاکستان زیادہ طاقت کی بجلی لائن (ہائی ٹنشن گرڈ) کا منصوبہ اس سکیم کا مقصد ۱۳۲ کلوواٹ کی ترسیلی تاروں کو دو بڑے بجلی گھروں ملتان اور پشاور کو ملانے کا ہے اور دس تھرمل بجلی

لائن یعنی گرڈ کے بجلی گھروں (پشاور۔ واہ ۔ راولپنڈی، کھاریاں، لائل پور، داؤد خیل، سرگودھا، منٹگمری، لاہور اور ملتان) کو بجلی تقسیم کرنا ہے۔ فی الوقت ترسیلی تاریں مکمل ہو چکی ہیں اور تجارتی کاروبار کے لیے چل رہی ہیں۔ گرڈ بجلی گھروں پر کام بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے صرف چند چھوٹے بجلی گھروں پر تھوڑا تعمیری کام باقی ہے۔ گرڈ کے علاقہ کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر کام کی وسعت کو بڑھا کر جہلم، کوٹ لکھپت اور گوجرانوالہ گرڈ بجلی گھروں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ منصوبہ ۶۳-۱۹۶۴ء میں ۱۳،۳۲۳.۰۰ لاکھ کی کل لاگت سے مکمل کر دیا جائے گا۔ زرمبادلہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اے آئی ڈی ایجنسی سے لیا گیا ہے۔ ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء کے لیے ۳۲۳.۰۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ثانوی ترسیلی و تقسیمی سکیم

اس اسکیم کا مقصد بجلی کی رو کو ابتدائی گرڈ بجلی گھروں سے جو کہ مغربی پاکستان کی زیادہ طاقت کی بجلی لائن کی سکیم ہیں سے گزار کر گرڈ علاقے میں صارفین تک پہنچانا ہے اس سکیم میں ۲۲۰ میل میں ۱۳۲ کلوواٹ، ۸۵۰ میل میں ۶۶ کلوواٹ ترسیلی تاریں، ۳۳ میل میں ۳۳ کلوواٹ کی ترسیلی تاریں ۱۱۳۲ میل میں ۱۱ کلوواٹ تقسیمی تاریں اور ۴۹۲ میلوں میں ۴۰۰ وولٹ کی تقسیمی تاریں نصب کرنا ہے۔ اس میں ۸ - ۱۳۲ کلوواٹ کے چھوٹے سٹیشنوں - ۴۶ - ۴۴ کلوواٹ کے چھوٹے سٹیشن ۴ - ۳۳ کلوواٹ کے چھوٹے سٹیشنوں کی تعمیر، ۱۷ نئے قصبات میں بجلی لگانا بھی شامل ہے۔ موجودہ تقسیمی نظام لاہور۔ لائل پور، منٹگمری، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، پشاور اور ملتان میں اس سکیم کے تحت تجدید اور اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس منصوبے میں رچنا دوآب میں اصلاح اراضی کے لیے نصب کردہ ۱۸۰۰ ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کرنا بھی ہے۔ تقریباً تمام سامان کے آرڈر دے دیے گئے ہیں اور مختلف فرموں سے تعمیراتی ٹھیکوں پر دستخط کرائے گئے ہیں اور سامان آنا شروع ہو گیا ہے اور کام پوری طرح پر جاری ہے۔ توقع ہے کل کام ۱۹۶۴ء کے وسط تک مکمل ہو جائے گا۔ اور مغربی پاکستان کے مرکزی اور شمالی علاقوں کو بجلی بہم پہنچائیں گے۔ اس منصوبے پر ۲۸۲۳.۰۰ لاکھ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ زرمبادلہ کی رقم ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اے آئی ڈی ایجنسی سے لی جا رہی ہے۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۳۵۰.۹۰

لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ملتان۔لائلپور میں ۲۲۰ کلو واٹ کا دوسرا بجلی کا سلسلہ مہیا کرنا یہ اسکیم موجودہ دوہرے سرکٹ کے میناروں میں ۲۲۰ کلو واٹ ترسیلی تاروں کے دوسرے سرکٹ کے لیے گنجائش پیش کرتی ہے تاکہ ملتان کے بجلی گھر کے ۱۹۶۳ء میں کام شروع کرنے تک لائل پور کے بجلی گھر کی پیداشدہ بجلی کی زائد طاقت کو بھی لے جایا جاسکے۔ اسکیم ۱۹۶۱ء میں حکومت نے ۱۲۹٫۰۰ لاکھ کی کل لاگت سے منظور کی تھی اور زرِ مبادلہ کی رقم جرمن سرمایہ کی امداد سے حاصل کرنی منظور کی گئی ہے۔ امید ہے کہ دوسرا سرکٹ آئندہ سال کے دوران میں کام شروع کر دے گا اور ۶۴-۱۹۶۳ء کے لیے ۵۷٫۰۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مغربی پاکستان میں بجلی کی تقسیم اس سکیم کا مقصد مغربی پاکستان میں ماسوائے کراچی کے ہر قسم کے صارفین کے لیے بجلی کے رابطے مہیا کرنا ہے اس کام میں ۱۱ کلو واٹ اور ۴۰۰ وولٹ کی تقسیمی تاریں داخلی اور خارجی تاریں ذیلی مراکز اور اصل اور ذیلی خدمات اور بعض قصبات میں نظام تقسیم کی تجدید بھی شامل ہے۔

زیرِ نظر ثانی عرصہ کے دوران حسب ذیل روابط مہیا کیے گیے تھے۔

سال	مدت		
	حقیقی	متوقع	
	۱۹۶۱ – ۶۲ء	۱۹۶۲ – ۶۳ء	۱۹۶۳ – ۶۴ء
(ا) عام صارفین	۳۱٫۴۷۷	۸۴٫۵۱۰	۹۴٫۹۹۰
(ب) صنعتی صارفین	۳٫۹۵۷	۴٫۰۴۰	۴٫۵۱۰
(ج) ٹیوب ویل صارفین	۱٫۲۴۹	۴٫۵۰۰	۵٫۰۰۰

محدود زرِمبادلہ کی سہولتوں کے باعث اسکیم کی ترقی رکی رہی ہے۔ حال ہی میں ۷ لاکھ ڈالر کے لیے ۶۴-۱۹۶۳ء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت اٹلی سے بات چیت ہوئی ہے اس کے علاوہ ۵ ملین ڈالر کے قرضے کی ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اے ڈی ایجنسی کے حکام کو دوسرے پنجسالہ منصوبے کے بقیہ دو سال کے لیے زرمبادلہ کی رقم کے لیے درخواست کی جارہی ہے منصوبے کی کل لاگت

۳۵،۰۰۶۰۰ لاکھ ہے اور ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۲۰ر۸۶۲ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

دیہاتوں میں بجلی پہنچانے کا منصوبہ

اس اسکیم کا مقصد مغربی پاکستان میں ۵۰۰۰ گاؤں میں پانچ سال کے عرصے کے دوران میں بجلی پہنچانا ہے۔ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے آغاز میں اس اسکیم کو شروع کرنے کا ارادہ تھا لیکن زرمبادلہ کی قلت کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑ گیا۔ ۱۹ ملین ڈالر کے قرضہ کے لیے حکومت اٹلی سے منصوبے کے کچھ حصے کے لیے بات چیت کی جا رہی ہے امید کی جاتی ہے کہ قرضے سے ۲۰۰۰ گاؤں کو بجلی مہیا کرنے کے لیے کافی زرمبادلہ مل جائے گا منصوبے کی مجموعی لاگت ۳۲۵۰۶۰۰ لاکھ ہے۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۳ر۶۰۶۰۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

تحقیقاتی اور امتحانی تجربہ گاہ کا قیام

اس اسکیم کا مقصد ملک میں بنائے ہوئے بجلی کے سامان کے معائنے کے لیے ایک تحقیقاتی اور امتحانی تجربہ گاہ کا قیام ہے۔ حکومت نے اس اسکیم کو ۱۹۶۱ء میں ۴۷ر۰۰ لاکھ روپے کی رقم سے منظور کیا گیا تھا لیکن زرمبادلہ کی کمی کے باعث اس پر عمل نہ ہو سکا یہ اسکیم اب ۶۳-۱۹۶۴ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لی گئی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ زرمبادلہ ملک کے اپنے وسائل سے حاصل کیے گیے سال ۶۳-۱۹۶۴ء کے لیے ۲۸ر۰۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی۔

باب — ۷

زراعت

۱ - زراعت اور زراعتی قرضے
۲ - جنگلات
۳ - پرورش حیوانات
۴ - امداد باہمی اور دیہی قرضے
۵ - نو آبادکاری اور زرعی اصلاحات
۶ - مچھلی کی پرورش
۷ - ذخیرہ خوراک
۸ - دیہی ترقی

باب ۔ ۷

زراعت

ملک کی معیشت کے لئے زراعت کی اہمیت کو پہلے پنجسالہ منصوبے میں واضح طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا۔ دوسرے منصوبے میں اس مفروضے کی بنا پر ایک وسیع تر پروگرام کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک زرعی پیداوار میں وسیع طور پر اضافہ نہ کیا جائے عام اقتصادی ترقی کی رفتار کم ہوتی چلی جائے گی۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مطابق منصوبے کی تعین رقوم میں ۱۰۵،۶۶ کروڑ کی ایک رقم سرکاری شاخ میں زراعت کے لئے مختص کر دی گئی ہے۔

ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مطابق سال رواں میں ۲۲،۴۳ کروڑ کی مجموعی گنجائش (۱۶،۸۵ کروڑ حساب محاصل میں اور ۵،۸۸ کروڑ سرمایہ کاری میں) کے بالمقابل ۳۱،۷۱ کروڑ کی رقم کی تعین زرعی شاخ کے لئے تخمینہ برائے ۶۴-۱۹۶۳ء میں مہیا کی گئی ہے ۔ ۳۱،۷۱ کروڑ کی اس رقم میں سے ۲۴،۱۲ کروڑ روپیہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ہے۔ جو سالِ رواں کے ۱۵،۰۹ کروڑ روپے کی ترمیم شدہ رقم کے مقابلہ میں ہے۔

دگراف بر صفحہ

ترقیاتی پروگرام میں زراعت کے لئے آئندہ سال کی گنجائش ۵۹،۸۴ فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ ۱۹۶۰-۶۱ء کے بالمقابل ۶۱-۱۹۶۲ء میں تعین رقوم میں اضافے کا صرف ۲،۱۶ فیصد ہونا اور سال رواں میں منظور شدہ اضافے کا ۳۳،۴۲ فیصد ہونا بالکل معمولی بات ہے۔

ترقیاتی پروگرام میں ۲۴ء۱۲ کروڑ روپے کی گنجائش کے علاوہ غیر ترقیاتی حساب میں ۵۹ء۰ کروڑ کی گنجائش مہیا کی گئی ہے اور اس طرح سالِ آئندہ میں زرعی سیکٹر کے لئے ۳۱ء۱۷ کروڑ کی مجموعی تعین کی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں زراعت پر اخراجات محاصل ۱۹۵۵-۵۶ء سے لے کر اور مجوزہ سرمایہ کاری برائے ۱۹۶۳-۶۴ء تک ظاہر کئے گئے ہیں:-

(روپے کروڑوں میں)

سرمایہ کاری برائے	۱۹۶۲-۶۳ء	۵ء۸۸
سرمایہ کاری برائے	۱۹۶۳-۶۴ء	۱۲ء۴۶

۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۶-۵۷	۱۹۵۷-۵۸	۱۹۵۸-۵۹	۱۹۵۹-۶۰
۴ء۵۰	۴ء۶۶	۵ء۶۱	۸ء۶۳	۸ء۷۵

۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴
۱۳ء۱۹	۱۳ء۰۶	۱۶ء۸۵	۱۹ء۲۵

۱۹۶۳-۶۴ء کے لئے مہیا کردہ سرمایہ کاری میں ۶ء۵۸ کروڑ روپے کا اضافہ ہے۔ سرمایہ کاری کی ترمیم شدہ رقوم کے مطابق آئندہ سال کے لئے ۱۲ء۴۶ کروڑ روپے کی مجوزہ رقم کے بالمقابل سال رواں کے لئے ۵ء۸۸ کروڑ روپے کی گنجائش ہے۔

اخراجات محاصل سالِ رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے بالمقابل ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۲ء۴۰ کروڑ روپے کے اضافے کو ظاہر کرتے ہیں:-

زرعی ترقیاتی پروگرام میں مقاصدِ ذیل شامل ہیں:-

(۱) زرعی تحقیق اور زراعتی تعلیم کی اصلاح۔

(۲) زراعتی توسیعی پروگرام

(۳) ترقی اراضی کے ٹریکٹروں کی گنجائش اور زرعی مقاصد کے ٹیوب ویل کی کھدائی زرعی قرضوں اور زرعی بازارکاری کی سہولتوں کے لئے گنجائش۔

زراعت کے سلسلے میں دو بڑے ادارے یعنی اے ڈی۔سی مغربی پاکستان

AGRICULTURE

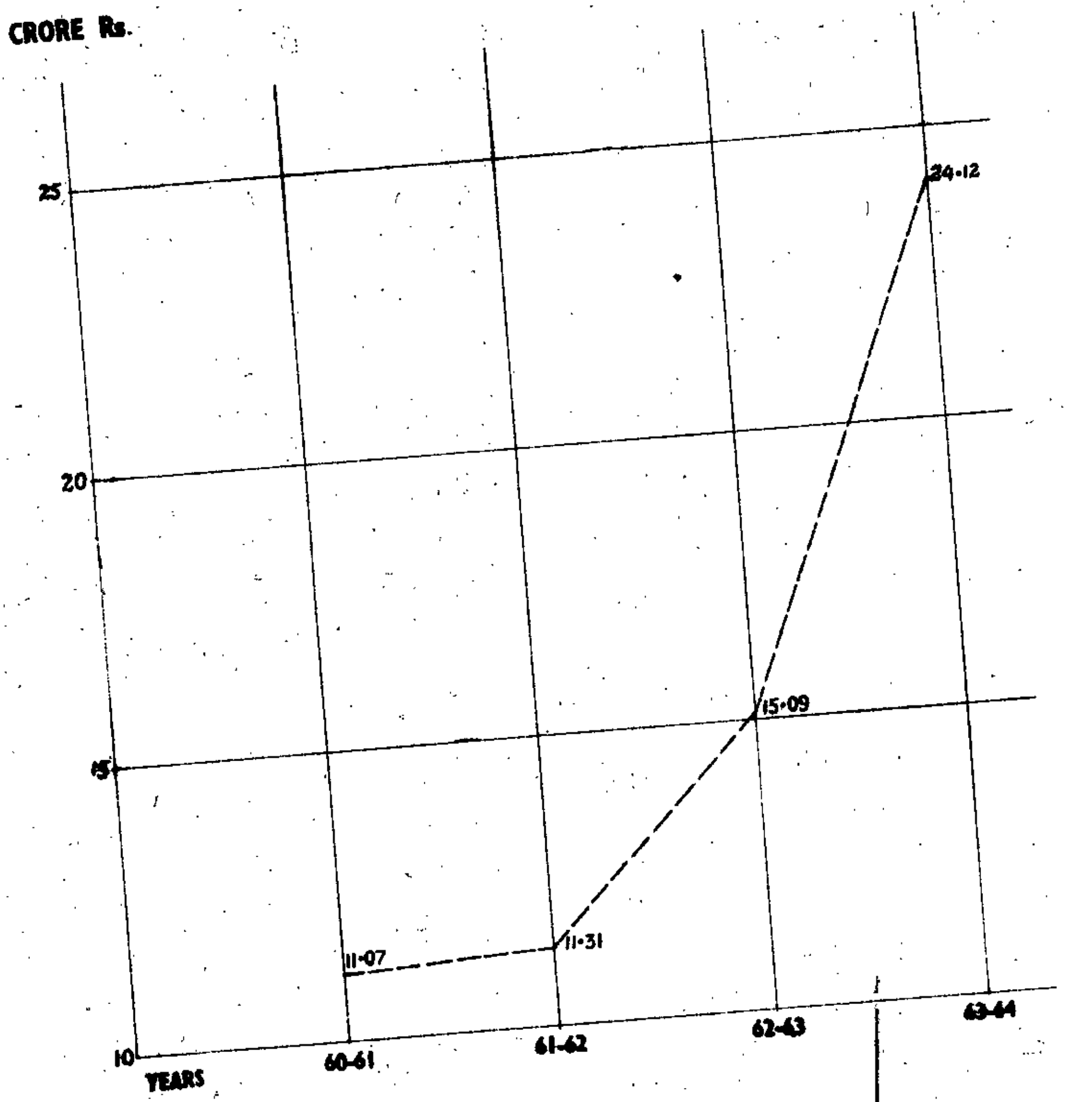

REVENUE EXPENDITURE
ON
AGRICULTURE SECTOR: 1955-56 TO 1963-64

(CAPITAL INVESTMENT FOR 1963-64: 1,246 LAC Rs.)

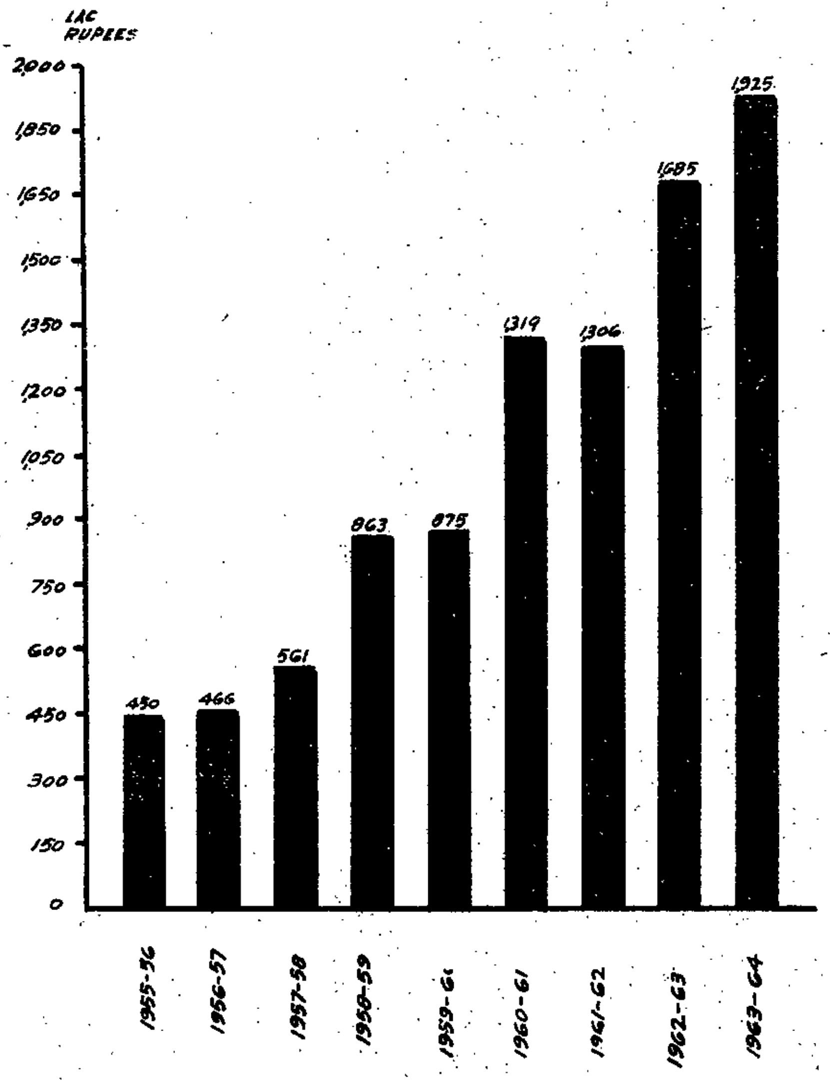

اور محکمہ زراعت بامعاونت زراعتی یونیورسٹی لائل پور کام کر رہے ہیں۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان کا قیام ۱۹۶۱ء میں ایک آرڈی ننس کے تحت عمل میں آیا تھا۔ اس کارپوریشن کا خاص کام یہ ہے۔

(الف) پراجیکٹ کے علاقوں کی ترقی۔

(ب) زراعتی بہم رسانی یعنی بیج، زرعی اوزار وغیرہ کا حصول اور تقسیم، اور

(ج) پہاڑی علاقوں میں چھوٹے بندوں کی تعمیر۔

اے۔ ڈی۔ سی عملہ برون کاری:- کارپوریشن کے عملہ برون کاری نے زرعی سیکٹر میں ایک فیصلہ کن اثر چھوڑا ہے۔ جی ایم بیراج کے تحت آباد کاری کا پروگرام اعلیٰ تصوراتی باہم مربوط اور جامع ترقیاتی کوششوں کو ظاہر کرتا ہے۔

غلام محمد بیراج: غلام محمد بیراج کے تحت حیدرآباد اور ٹھٹھہ کے دو اضلاع میں ۲۸ لاکھ ایکڑ کا علاقہ ہے۔ دسمبر ۱۹۶۲ء کے آخر تک کبلی (پرائیویٹ) اراضی کے ۵ لاکھ ایکڑ اور ناکبلی (سرکاری) اراضی کے ۱۰ لاکھ ایکڑ سیراب کیے جا چکے ہیں۔ آباد کاروں کی رہنمائی کے لیے ہراول دستے اہم مقامات پر متعین کیے گئے تھے۔ اس علاقے میں ۴۸ء۶۸ لاکھ روپے کی لاگت سے کل ۳۳۰ چک قائم کرنے کا منصوبہ ہے جن میں سے ۱۲۹ چکوں کی حد بندی ۱۹۶۲ء کے آخر تک ہو چکی تھی۔ ہر ایک چک ۲ تا ۳ ہزار ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے جس میں ہر ایک دیہی آبادی کے لئے ۴۶ء۷۹ ایکڑ کا رقبہ بھی شامل ہے۔ دسمبر ۱۹۶۲ء تک پانی پینے کے ۹۶ تالاب تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ اس علاقے کے کاشت کاروں کو منظم بازار کاری کی سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے ۲۲ منڈی ٹاؤن بنانے کی تجویز ہے۔ معیاری درجے کے ابتدائی بیج کافی مقدار میں حاصل کرنے کی غرض سے بیجوں کے پانچ پیداوری فارم از ۵۰۰ تا ۱۰۰۰ ایکڑ رقبے میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ ماہی گاہوں کی ترقی کے لئے بھی ایک منصوبہ تیار کیا جا چکا ہے۔

گدو بیراج:- گدو بیراج کو اپریل ۱۹۶۲ء میں پراجیکٹ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ اس بیراج کے تحت ۲۷ لاکھ ایکڑ رقبہ ہے۔ ضلع لاڑکانہ کے ایک تھوڑے سے حصے کے علاوہ تمام رقبہ سکھر اور جیکب آباد کے اضلاع میں پڑتا ہے۔ ۳۴۴۳۰ ایکڑ رقبہ ۱۴۰ روپے فی ایکڑ کی لاگت کے حساب سے قابل کاشت بنایا جا چکا ہے۔

چھوٹے بندوں کی تعمیر کا ادارہ:۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے چھوٹے بندوں کی تعمیر کے ادارے نے ۲۷۳ بندوں کے رقبوں کی ابتدائی تحقیقات مکمل کرلی ہیں۔ ان میں سے ۴۵ رقبے منتخب کیے گئے ہیں اور ان رقبوں کی زمینی حیثیت کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی تجویز کے مطابق مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں ۵۰۰ چھوٹے بند تعمیر کیے جائیں گے۔ ۹ بندوں پر کام شروع کیا جا چکا ہے اور راولپنڈی کے مقام پر مشراٹ ڈیم کا تعمیری کام قریب الاختتام ہے۔

تھل کی ترقی ——

تھل کی ترقی

تھل ترقیاتی اتھارٹی ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء سے زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے زیر انتظام دے دی گئی تھی۔ اس علاقہ میں ترقی اراضی کا کام کرنا اب کارپوریشن کی ذمہ داری ہے۔

محکمہ زراعت کی سرگرمیوں محکمہ امور حیوانات، محکمہ جنگلات، امداد باہمی، ترقیاتی بورڈ مغربی پاکستان محکمہ ماہی گیری اور محکمہ خوراک کی تصریحات مندرجہ ذیل شقوں میں بیان کی گئی ہے۔

محکمہ زراعت:۔ محکمہ زراعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ شعبہ ریسرچ اور شعبہ توسیعات۔

ادارہ تحقیق:۔ ترناب، لائل پور اور ٹنڈو جام کے مقامات پر تین زرعی تحقیقاتی ادارے ایک وسیع کام پر عمل پیرا ہیں جس میں مختلف فصلوں کے بیماری روک تخم اور زیادہ بار آور تخم کی ترقی شامل ہے اس میں نئے کشتی طریقوں کی ایجاد اور نئی فصلوں کے رواج کے طریقے رائج کرنا اور کاشت کاری کے لیے نئی فصلوں کے نمونہ جات اور سائنسی طریقوں کا رواج شامل ہے۔ کپاس کی چند مشہور قسموں کو ایجاد کیا گیا ہے جو کپاس کی عمدگی اور اس کی جلد پیداوار میں اضافہ کا باعث ہوں گے جنوبی علاقوں کے لیے چاول کی ایک نئی قسم ایجاد کی گئی ہے اور ایک نئی باسمتی کی اعلیٰ قسم بھی شمالی علاقوں کے لئے ایجاد کی گئی ہے جو کم مدت میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ مغربی پاکستان میں ساحلی اراضی پر پٹ سن کی کاشت کے سلسلہ میں تجربات کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ مختلف فصلوں میں دوغلی قوت رائج کرنے کے لئے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

شعبہ توسیعات:۔ قبل ازیں محکمہ زراعت کا کوئی عملہ دیہاتوں میں نہ تھا۔ اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک یونین کونسل کو اس کے علاقہ میں ایک تربیت یافتہ فیلڈ اسسٹنٹ مع دو سپرے مین

دیے جائیں۔ ۶۰۰۰۰ ایکڑ کاشت شدہ اراضی کے لئے ایک مددگار زراعت مہیا کیا جائے گا اور یہ اس کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فیلڈ اسٹاف اور کاشت کاران کو زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے نئے فنی طریقوں سے رہبری کرے گا۔ ہر ایک تحصیل میں چار ایگریکلچرل اسسٹنٹ مقرر کئے جائیں گے اور ان کا صدر مقام دیہی علاقوں میں ہوگا تاکہ وہ زراعت پیشہ لوگوں کی رہبری کر سکیں۔ صدر مقام ضلع پر ضلعی افسر زراعت مددگار افسر تحفظ ثمار کے تعاون اور ایک افسر ماہر باغبانی اور چند ضروری عملہ محرری اور فیلڈ سٹاف کی مدد سے مختلف زراعتی کارروائیوں میں یکسانیت پیدا کرے گا

تدابیر تحفظ اشجار:۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک یونین کونسل کو ایک دوائی چھڑکنے والی کل اور تمام ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی مقدار میں کیڑوں کو مارنے والی دوائیں مہیا کی جائیں گی اور اب یہ خدمت دیہاتوں میں کاشت کاروں کو دستیاب ہو سکے گی۔

صوبہ میں ترقی باغبانی:۔ صوبہ کے پہاڑی علاقوں میں عارضی پھل (سیب، ناشپاتی، آلوچہ، آڑو اور بادام) کے پودے نہ صرف اعلیٰ معیاری غذائی پھل پیدا کرنے کے لئے بلکہ ان علاقوں کے باشندوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے لگائے جائیں گے۔ حکومت نے ان پہاڑی علاقوں کی ترقی کے لئے سرمایہ فراہم کیا ہے اور ان میں مزید نئے بارآور کھجوروں کے درخت لگانے عمدہ قسم کے آم کے درخت اور نئی اقسام کے کیلوں کے درخت ناریل اور منطقہ حارہ اور ذیلی منطقہ حارہ کے کئی قسم کے پھلوں کے درخت لگانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

ماڈل سکیم:۔ مغربی پاکستان کے سات ضلعوں مثلاً تھرپارکر، لاڑکانہ، رحیم یار خان، ملتان، منٹگمری، لائل پور اور گوجرانوالہ میں زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے ضروری سہولتیں مہیا کرنے کے خیال سے ایک ماڈل سکیم رائج کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے ۲.۰۰ کروڑ روپے کی ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس سے تسلی بخش نتائج برآمد ہوئے ہیں

(الف) غذائی اجناس کی صورت میں پیداوار ۲۰ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۲۲ لاکھ ٹن ہو گئی ہے اور کپاس کی پیداوار ۹ لاکھ گانٹھوں سے بڑھ کر ۱۰ لاکھ گانٹھیں نیشکر ۴۷ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۶۶ لاکھ ٹن اور دالوں کی پیداوار بشمول چنا ۱۵ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۱۶.۱ لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔

زرعی پیداوار میں اضافہ:۔ فصلوں کی پیداوار میں صوبائی سطح پر کافی اضافہ کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور سے ظاہر ہے:۔

(الف) کپاس کی پیداوار جو ۱۶ لاکھ گانٹھوں پر آکر رک گئی تھی اب تقریباً ۲۰ لاکھ گانٹھ تک پہنچ گئی ہے۔

(ب) گندم کی پیداوار ۲،۷۲ ملین ٹن سے بڑھ کر ۳۶،۴۰ ملین ٹن ہو گئی ہے۔

(ج) گنے کا زیرِ کاشت رقبہ ۹۵۸ ہزار ایکڑ سے بڑھ کر ۹۸۰،۰۰۰ ،۱ ایکڑ ہو گیا ہے۔ مزید بر آں گنے کی پیداوار میں نتیجتاً جو اضافہ ہوا ہے وہ ایکڑی رقبے کے اس اضافے سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ یہ اضافہ ۹۷۴،۰۰۰ ،۱۱ ٹن سے بڑھ کر ۱۴۱۳۰ ہزار ٹن ہو گیا ہے۔

(د) چاول کی پیداوار ۱۰ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۱۱ لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔

(ھ) پھلوں کا زیرِ کاشت رقبہ جو آزادی کے وقت ایک لاکھ ایکڑ تھا اب ۲،۳۰،۰۰۰ ایکڑ تک پہنچ گیا ہے۔

گنے کی ترقی

گنے کی کاشت پر تحقیق:۔ گنے پر تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ گنے کی فی یونٹ رقبے میں کل پیداوار بڑھائی جائے۔ وہ طریقے جن سے یہ مقصد حاصل ہونے کی توقع ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

(الف) نئے گنوں کی اس مقصد سے کاشت اور جانچ پڑتال کی جائے کہ جلد اوسط اور تاخیری اقسام کی پیداوار کی جا سکے۔ جن سے فی ایکڑ زیادہ شکر حاصل ہو سکے اور جو صوبے میں گنے کے خاص روگوں اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہوں۔

(ب) گنے کی پیداوار پر فصل خیزی کے طریق ہائے کار اور کھادوں کے اثرات کا مطالعہ

اور ایسے مطالعوں سے حاصل شدہ علم کی اشاعت کی جائے۔

لائل پور کا گنے کی تحقیق کا مرکز جس کے ذیلی مراکز مری میں ہیں گنے کی نئی اقسام پیدا کرنے پر بالخصوص زور دے رہا ہے۔ برخلاف اس کے مردان اور خانپور کے تحقیقاتی مراکز گنے کی فصل کی مختلف اقسام نیز کھاد اور پرورش کے پہلوؤں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

اصلاحِ نیشکر

حسب ذیل نقشے سے گذشتہ سال فصل کے موقع پر گنے کے مختلف کارخانوں میں پیلے ہوئے گنے اور پیدا کردہ شکر کی کل مقدار ظاہر ہوتی ہے۔

۱	کارخانے کی یومیہ استعداد ۲	۱۹۶۱-۶۲ء میں پیلے ہوئے گنے کی کل مقدار ۳	۱۹۶۱-۶۲ء میں پیدا کردہ شکر کی کل مقدار ۴	حاصل شدہ اوسط بازیابی ۵
	ٹن	من	من	
۱۔ پریمیئر	۳۷۰۰	۱۲۱۹۴۴٫۱۰	۷۸۷۲۷۲٫۷۵	۵٫۹۷ فی صد
۲۔ فرنٹیئر	۸۸۰	۴۴۳۱۸۱۴٫۸۸	۲۵۲۷۹۹٫۹۶	۵٫۲۶ "
۳۔ چارسدہ	۱۵۰۰	۵۸۶۴۸٫۰۸	۲۶۳۱۰۴٫۵۰	۶٫۱۸ "
۴۔ راہوالی	۶۴۰	۱۶۹۴۵۹۰	۱۲۸۷۴۰	۷٫۶۰ "
۵۔ کریسنٹ لائل پور	۱۵۰۰	۵۳۳۵۸۰۲٫۴۰	۴۵۸۱۰۸٫۷۵	۷٫۸۶ "
۶۔ لیہ	۱۵۰۰	۴۹۳۳۷۸۵	۱۴۲۱۱۸	۸٫۲۳ "
۷۔ کوہ نور	۱۵۰۰	۴۷۵۴۰۰	گڑ سے ۷۲۰۳۱ گڑ سمیت ۳۸۳۶۹۰	۸٫۰۷ "
۸۔ فوجی	۱۲۵۰	۴۰۴۷۹۹۰	گڑ سمیت ۳۲۰۷۴۶	۷٫۹۲ "

جنگلات:۔ جنگلات ملک کا اہم اثاثہ ہوا کرتے ہیں۔ عمارتی لکڑی، سوختنی لکڑی، رال طبی جڑی بوٹیاں، چارے کی گھاسیں اور پودے جنگلات کی خاص پیداوار ہیں۔ یہ پیداواریں صوبے کی متعدد صنعتوں کے لیے خام مال کا کام دیتی ہیں۔

غیر ترقیاتی سرگرمیاں (۱) اس کام کی بڑی مد محکمانہ جنگل کی کٹائی ہے جس پر سال ۱۹۶۲

۶۴ء کے دوران میں ۵۳ء ۲۶ کروڑ کی متوقع آمدنی کے مقابلے میں ۹۲ء ۲ کروڑ روپے کی رقم کے خرچ کی تجویز ہے جس سے ۴۰ء کروڑ روپے کی رقم فاضل رہے گی۔

(۲) ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے دوران میں تقریباً ۲۰ء لاکھ مکعب فٹ عمارتی لکڑی، ۲۶۰۰ لاکھ من سوختی لکڑی اور ۱۶۷۰۰ من رال ۴۰،۰۰۰ من افیڈرا اور ۶۰ لاکھ من مزری پیدا ہوگی۔ نجی زمینوں پر مالکان کے ذریعہ پود کاری پر خاص توجہ دی جائے گی! اور توقع ہے کہ تقریباً ۳۰ ملین پودے" زیادہ درخت اگانے کی مہم" کے تحت لگائے جائیں گے۔

ترقیاتی سرگرمیاں (۱) صنعت کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے تحت متعدد منصوبوں پر عمل شروع کیا گیا ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ موثر جنگلاتی رقبے کو وسعت دی جائے۔ جنگلاتی حلقوں میں اراضیات کی اصلاح کی جائے۔ اور بنجر پہاڑیوں کی آباد کاری کی جائے۔ ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے دوران میں محکمہ جنگلات کے ترقیاتی پروگرام کے لیے جس میں رواں منصوبے شامل ہیں ۹۳ء۰۷ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی تھی۔

۱۹۶۲ - ۶۳ء میں بہاولپور ڈویژن کے لائیڈز بیراج اور لال سہارا توسیعی رقبے میں نئی آب پاشی شدہ پودگاہیں ۲۶۷۰ ایکڑ زمین پر لگائی گئیں۔ ان پودگاہوں سے ماچس سازی، چیزیں بھرنے کی پٹیوں، فرنیچر، تعمیراتی لکڑی، معدن کاری پلائی وڈ، کھیلوں کے سامان وغیرہ کے لیے خام مال فراہم ہوگا۔ راولپنڈی ڈویژن کے پہاڑی اضلاع میں جنگل کاری اور حفظانِ جنگلات کا کام ۱۱۳۲۳ ایکڑ کے رقبے میں مکمل کر لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حفظانِ جنگلات کا کام دریائے جہلم اور سندھ کے پن دھاروں میں ۶۰۰۰ ایکڑ پر اس مقصد سے کیا گیا ہے کہ سیلابوں پر قابو حاصل کیا جا سکے۔ موجودہ جنگلاتی پودگاہوں کے علاوہ ۹۳ء۷ ایکڑ پر جدید جنگلاتی پودگاہیں قائم کی گئی ہیں۔ ان پودگاہوں سے پودکاری کے لیے ہر قسم کے بیج فراہم ہوتے رہے ہیں:۔

جنگلاتی حلقوں کے انتظامی پروگرام کے تحت ۱۱۹۶۸ ایکڑ کو سابق بلوچستان کے علاقے میں ترقی دی گئی ہے۔ اور ۱۶۰۰ بھیڑیں محکمانہ طور پر پالی جا رہی ہیں۔ علاوہ بریں ۱۲ مراکز تحقیق و تجربات قائم کیے گئے ہیں۔ جو صوبے کے تمام حلقوں میں

۵۴۳، ۵۱ ایکڑ پر پھیلے ہوئے ہیں۔

صوبے کے ایسے جنگلات کو جو ہنوز باقاعدہ انتظام کے تحت نہیں لائے گئے انتظامی منصوبے تیار کرنے کی غرض سے ایک سکیم زیرِ عمل ہے۔ مظفر گڑھ، بہاول پور زیرین سیران اگرور گزارا جنگلا سکھر اور شیخوپورہ جنگلات ڈویژن کے لیے کار اجرائی منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں۔

راولپنڈی اور خانیوال کے درمیان ۲۲۱ میل کی لمبائی میں ریل کی بغلی پٹریاں ڈالنے، مختلف حلقوں میں ۲۰۸ میل پر مشتمل محکمۂ تعمیرات عامہ کی سڑکوں کا کام اور لاہور، ملتان اور پشاور کے حلقوں میں ۲۰ میل نہری پٹی مہیا کرنے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

مری کی پہاڑیوں میں جنگلاتی پیداوار کی حمل و نقل کے لیے مواصلات کی اصلاح کرنے کی غرض سے ۱۲ میل لمبی سڑک تعمیر ہو چکی ہے۔

۱۹۶۳ - ۶۴ء کے دوران میں ترقیاتی سرگرمی میں کافی اضافہ ہو جائے گا کیوں کہ نئے پروگرام کے لیے ۸۷،۷ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔

۱- پرورشِ حیوانات:- محکمہ پرورشِ حیوانات کو کاشت کاروں کے لیے زیادہ کارآمد بنانے کی غرض سے اس کی باز تنظیم کی گئی ہے۔

سال ۱۹۶۲ - ۶۱ء کے دوران میں مختلف قسم کی ۶۵ اسکیموں پر تقریباً ۶۲ لاکھ روپے کے کل خرچ سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔ یہ سکیمیں تعلیم، تحقیق، مویشیوں کی بیماریوں پر قابو، پرورشی کاموں، ڈیری فارمنگ وغیرہ سے متعلق تھیں۔

مویشیوں کے لیے مددگاروں کی تربیت اور ملازمت کی ایک نئی سکیم یونین کونسل کی سطح پر شروع کی گئی ہے۔ اس کارکن کو حیوانات کے امراض کے سلسلے میں تدارک کی اور بعض علاجی تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ تقریباً ۲۰۰ امیدوار تربیت حاصل کر رہے ہیں اور کامیابی کے بعد دیہی علاقوں میں تعینات کر دیے جائیں گے۔

کراچی اور لاہور میں یونی سیف کی مدد سے ۴۱ لاکھ روپے کی تخمینی لاگت سے دو کارخانہ جات شیر سازی قائم کیے جا رہے ہیں۔ جب یہ منصوبے مکمل ہو جائیں گے تو ان سے دونوں شہروں کی دودھ اور دودھ سے بنائی ہوئی چیزوں کی مانگ پوری ہو

جائے گی۔

۲- امداد باہمی و قرضہ :- مجلس ترقیات امداد باہمی مغربی پاکستان مئی ۱۹۶۲ء میں ایک قانون ہیئتِ جدیدہ کی حیثیت سے قائم ہوئی تھی۔ اور اسے یہ فرائض تفویض کیے گئے تھے کہ وہ ترقیاتی سکیمیں وضع کرے اور انجمن ہائے امداد باہمی کو ماہرانہ مشورہ اور مالی امداد بہم پہنچائے نیز وسیع کاروبار اور صنعتی امداد باہمی کی مہموں کی تنظیم میں مدد دے۔ سال ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں امداد باہمی کے متعدد نئے اور وسیع پروجیکٹ قائم کیے گئے ہیں۔

۳- امدادِ باہمی کی مشینی کاشتکاری :- امداد باہمی کی مشینی کاشتکاری کے دو بڑے منصوبے قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ملتان اور منٹگمری کے اضلاع میں ۲۰۰۰ ایکڑ کے رقبے پر اور دوسرا ٹھٹھہ کے نزدیک ۲۰۰۰ ایکڑ کے رقبے پر مشتمل ہے یہ پروجیکٹ چھوٹے کھاتوں پر قائم کیے گئے ہیں۔ اور کاشت کار خود اپنے سرمایوں سے ٹریکٹر اور دوسرا ساز و سامان خریدنے کے لیے اپنے ذرائع بروئے کار لا رہے ہیں۔ ملتان کے پروجیکٹ میں ۴۰ ٹریکٹر اور ٹھٹھہ کے منصوبے میں ۳۰ ٹریکٹر کام کر رہے ہیں۔

۴- اسلام آباد کے منصوبے :- نئے دارالحکومت اسلام آباد کے لیے متعدد قسم کے منصوبے وضع کیے گئے ہیں۔ اسلام آباد کے علاقے میں دودھ، گوشت اور سبزیوں کی بہم رسانی امداد باہمی کی تنظیموں کے ذریعہ کی جائے گی۔ اس سکیم کے لیے امداد باہمی کے ترقیاتی بورڈ نے زرعی اراضی کے ۱۱۵ ایکڑ پر مشتمل رقبہ حاصل کر لیا ہے۔

۵- دیہی انجمنیں :- سال کے دوران میں دیہی قرضے اور بہم رسانی کے کاموں کے لیے امدادِ باہمی کی ۲۰۰۰ سے زیادہ انجمنیں منظم کی گئیں۔ قرضہ دیہی کی کمزور انجمنوں کو بڑے مرکزوں میں ضم کر کے یا ان کی باز تنظیم کر کے مضبوط بنانے کے ضمن میں بھی کافی ترقی ہوئی ہے۔ امدادِ باہمی کے کمزور تر بنکوں کی بحالی کے سلسلے میں خاص مہم سے بھی اہم نتائج رونما ہوئے ہیں اور بہت سے پرانے قرضے جو ڈوبے قرضے سمجھے جاتے ہیں۔ اب واپس دیے جا رہے ہیں صوبائی امدادِ باہمی کے بنک میں منظم قرضہ کا ایک فنڈ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کے لیے صوبائی بنک اور مرکزی بنک سرمایہ مہیا کرتے ہیں۔ اس اسکیم میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان بھی حصہ لے رہا ہے۔ اس فنڈ کو ان بنکوں کی حیثیت مضبوط بنانے کی غرض

سے استعمال کیا جائے گا۔ جو تقسیم کے عین بعد کسی مدت کے دوران میں تجارتی کاروبار کے نتیجے میں بڑی بڑی رقمیں کھو بیٹھے تھے۔

۶۔ مچھلی کی پرورش :- مچھلی کی پرورش کے محکمے کا بنیادی کام یہ ہے کہ دیسی قسموں کی مچھلیوں کی براہ راست پرورش کرکے اور موزوں تالابوں میں مچھلیوں کی کارآمد قسموں کی ذخیرہ کاری کر کے ان کی پیداوار بڑھائی جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ حفظان و توسیع کی تدابیر بھی بروئے عمل لائی جاتی ہیں۔

آمدنی کی حسب ذیل اعداد سے ان نتائج کا اندازہ ہو سکتا ہے جو محکمے کی ان سرگرمیوں کی بنا پر برآمد ہوئے ہیں :-

۱۹۶۰ - ۶۱ء	۱۹۶۱ - ۶۲ء	۱۹۶۲ - ۶۳ء
۴۶۸۳	۵۰۴۴	۷۶۹۱

۷۔ غذائی ذخیرہ کاری :- توقع ہے کہ ۱۲۵,۰۰۰ ٹن گنجائش کے ذخیرہ کاری کے کھتے تعمیر کرنے کی موجودہ سکیم آئندہ سال کے دوران میں مکمل ہو جائے گی۔ سال ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے تخمینہ میزانیہ میں اس مقصد کے لیے ۳۲,۰۵ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

۲۰۰,۰۰ لاکھ روپے کی لاگت سے ۴۸,۰۰۰ ٹن گنجائش کی مزید ذخیرہ گاہیں قائم کرنے کی ایک اور سکیم ۱۹۶۳ - ۶۴ء میں شروع کی جائے گی۔ اس سکیم کا ایک حصہ ۱۹۶۳ - ۶۴ء میں مکمل ہو جائے گا۔ جس کے لیے ۳۰,۰۰۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس سکیم کے مکمل ہونے پر صوبے میں ذخیرہ کاری کی کل استعداد کراچی میں واقع ذخیرہ گاہوں کے علاوہ ۷۰,۰۶۰ ٹن ہو جائے گی۔

باب ــ ۸

تعمیر مکانات اور آبادکاری
شہری ترقی
سرکاری ملازمین کے لیے عمارتیں
نیا ایوان حکومت، (سیکریٹریٹ) لاہور
کراچی ترقیاتی اتھارٹی (کے۔ ڈی۔ اے)

باب (۸)

تعمیر مکانات اور آبادکاری

تعمیر مکانات و آبادکاری کے شعبہ ۱۹۶۰ - ۶۱ء سے اب تک رقوم کی تعین دیے ہوئے گراف سے واضح ہوتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۶۱ - ۶۲ اور ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ء کے دوران میں اس شعبہ کو نظر انداز کیے جانے کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ موجودہ سال کے ۸۸ء۹ کروڑ روپے ترمیم شدہ تخمینوں کے مقابلے میں اگلے سال کے بجٹ میں اس کے لیے ۵۰ء۱۴ کروڑ کی رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس سے ۷۲ء۴۶ فی صدی کا اضافہ ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ زیادہ تعین رقم کے نتیجے میں اس شعبہ میں ترقی کافی زیادہ ہو جائے گی۔

یہ شعبہ مندرجہ ذیل کاموں پر مشتمل ہے:-

(۱) بنیادی ترقی

(۲) شہری ترقی

(۳) سرکاری دفاتر کی تعمیر

(۴) صحتِ عامہ

۱۸ جاری سکیموں پر ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے دوران میں ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں ۷۲ء۱ کروڑ روپے کی رقم صرف کرنے کی تجویز ہے۔

حیدرآباد، سکھر، جیکب آباد، خیرپور اور کوئٹہ کے شہروں کے بارے میں سروے اور ان کے قابلِ عمل ہونے کی رپورٹوں کی تیاری کے لیے ۵۰ء۲ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

اضافی بستیوں کی ۳۳ سکیمیں زیرِ عمل ہیں جن میں سے ۱۲ مکمل ہو چکی

ہیں باقی ۲۰۰ سکیمیں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے آخر تک مکمل ہو جانی چاہیئں۔
۱۹۶۱ - ۶۲ء کے آخر تک ۵۲،۷۰۰ خاندانوں کو ترقی دادہ قطعات اور تعمیر کردہ کوارٹروں میں جا چکا ہے۔ مزید ۱۵۱۲ خاندانوں کے جون ۱۹۶۲ء تک بسائے جانے کی توقع ہے۔

ذیلی بستی لاہور

ضلع لاہور میں کوٹ لکھپت ریلوے اسٹیشن کے نزدیک ایک ذیلی بستی قائم کی جا رہی ہے۔ یہ ذیلی بستی ۲۵،۰۰۰ ترقی دادہ قطعات فراہم کرے گی۔ جن میں ایک ایک کمرے والے ۱۰،۰۰۰ کوارٹر اور کچھ چھوٹے صنعتی علاقے بھی شامل ہیں۔ یہ ذیلی بستی ۲،۰۰۰ ایکڑ پر محیط ہوگی اور اگلے پانچ سالوں کے اندر اندر اس کے مکمل ہو جانے کی امید ہے۔

سرکاری ملازمین کے لیے عمارتوں کی تعمیر

۱٫۵۰ کروڑ روپے کی ایک رقم کی گنجائش اگلے سال میں سرکاری ملازمین کے لیے مکانات کی تعمیر کے ضمن میں رکھی گئی ہے اور سرکاری دفاتر و عمارات کی تعمیر کے لیے ۱٫۶۷ کروڑ روپے کی ایک رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

نیا دیوانِ حکومت (سیکرٹریٹ) لاہور

اُمید کی جاتی ہے کہ اگلے سال کے دوران میں نئے دیوانِ حکومت (سیکرٹریٹ) کی عمارت پر ابتدائی کام شروع ہو جائے گا جو اسمبلی کی عمارت کے پیچھے واقع ہوگی۔

انجینئرنگ صحت عامہ

دیہی اور شہری آب رسانی کی سکیموں کے لیے ۲٫۷۱ کروڑ روپے کی ایک رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس کے تحت ۶۷ نئی آب رسانی کی سکیموں اور ۴۸ شہری سکیموں کو بروئے کار لایا جائے گا۔

محکمہ انجینئرنگ صحت عامہ مندرجہ ذیل امور کے لیے ذمہ دار ہے۔
(۱) سرکاری کفالتی شہری اور دیہی آب رسانی اور گندے پانی کے نکاس کی سکیمیں،
(۲) نئی اضافی بستیوں کے لیے آب رسانی، اخراجِ آب اور گندے پانی کے نکاس کی سکیمیں،
(۳) بلدیات کے بڑے بڑے کارہائے صحت عامہ
(۴) چند بلدیات کی طرف سے حوالہ کردہ آب رسانی کی سکیموں کی نگہداشت

HOUSING AND SETTLEMENT

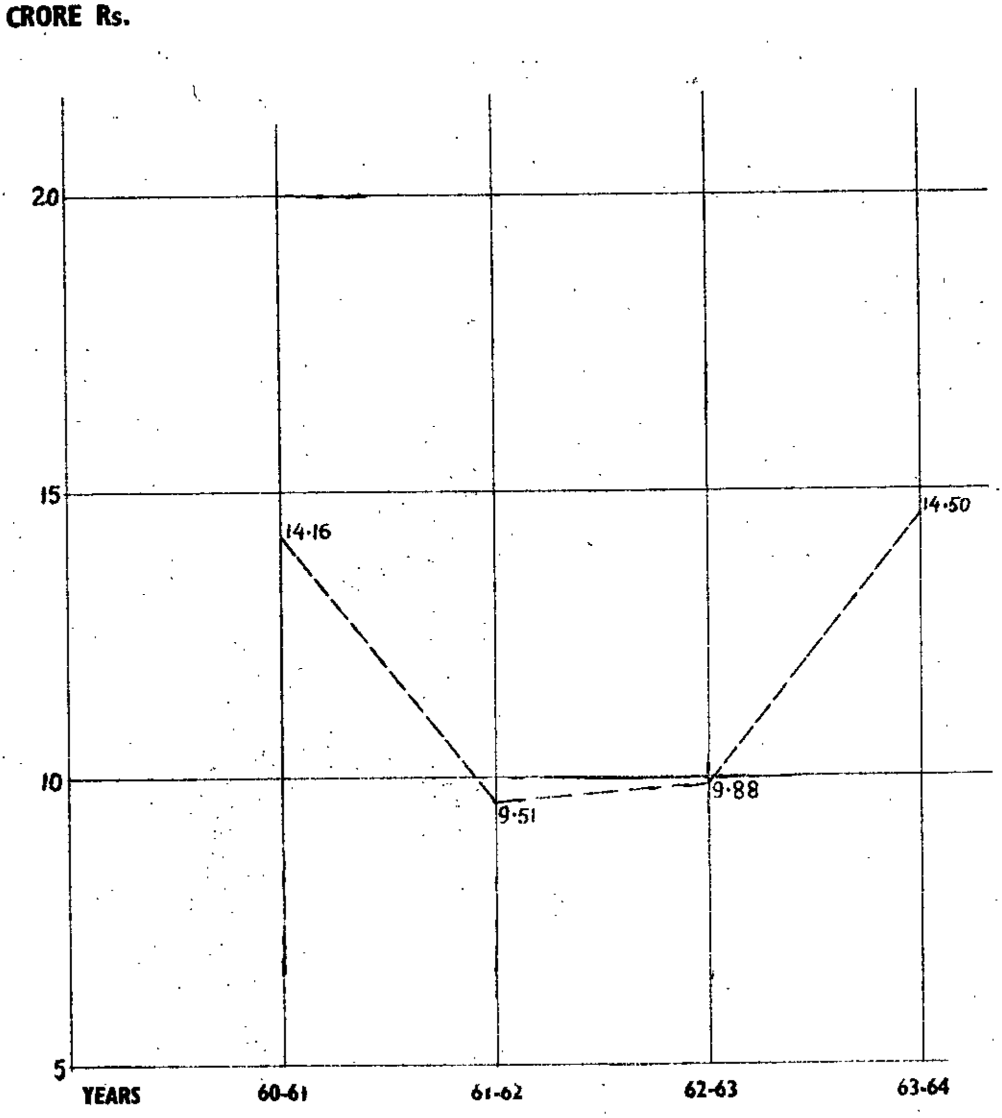

آب رسانی اور گندے پانی کے نکاس کی صورتِ حال تقریباً تمام شہروں میں تسلی بخش ہے اور دوسرے پنجسالہ منصوبے میں شہری آب رسانی اور گندے پانی کے نکاس کی سکیموں اور آب رسانی کی سکیموں کے لیے ۵۰ء۱۲ کروڑ کی ایک گنجائش موجود ہے۔ موجودہ سال میں اس مد پر خرچ ۴۶ء۰ کروڑ کے لگ بھگ ہونے کی توقع ہے۔ اگلے سال کے لیے ۱۱ء۲ کروڑ کی ایک رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے ۸۳ء۱ کروڑ کی ایک رقم شہری آب رسانی اور گندے پانی کے نکاس کی سکیموں کے لیے ہوگی اور بقایا ۸۳ء۰ کروڑ کی رقم دیہی آب رسانی کی سکیموں کے لیے ہوگی۔

کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی

ہیئت ترقیات کراچی کو ۱۹۶۲ء کے دوران میں مرکزی حکومت سے منتقل کرکے صوبائی حکومت کے ماتحت کر دیا گیا۔ اگلے سال کے دوران میں کراچی ترقیاتی اتھارٹی (کے۔ڈی۔اے) کے لیے ۹۷ء۶ کروڑ روپے کی ایک گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے ۴۷ء۳ کروڑ روپے آب رسانی اور گندے پانی کے نکاس کی اسکیموں کے لیے ہوں گے اور ۵۰ء۴ کروڑ روپے وسیع تر بازبحالی کراچی کی سکیم کے لیے ہوں گے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ (کے۔ڈی۔اے) کے تحت کام کی رفتار اگلے سال کے دوران میں بڑھ جائے گی۔

باب - ۹

صنعت

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان

چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن

محکمۂ صنعت

باب-۹

نظامت صنعت

آئندہ سال میں صنعتی شاخ کے لئے مجموعی تعیین کردہ رقم موجودہ سال کی ۸ء۸۹ کروڑ روپے کی گنجائش کے بجائے ۱۱ء۹۵ کروڑ ہے جو ۳۴ء۴۲ فیصد اضافہ کو ظاہر کرتی ہے جیسا کہ موجودہ چارٹ میں وضاحت کی گئی ہے۔

صنعتی پیدا آوری

صنعتی پیدا آوری نے اپنی ترقی کی شرح کو قائم رکھا ہے۔ مصنوعات تیار کرنے کا انڈکس (سال ابتدا ۱۹۵۰ء تھا) ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۵ء تک ۷۵ سے ۵۴۲ اور ۱۹۶۲ء میں ۵۸۳ تک بڑھ گیا۔ منظور شدہ کارخانوں کی تعداد ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۲ء تک ۱۰۰ سے ۵۹۴۷ تک پہنچ گئی ہے۔ صرف اسی سال میں ہی ۳۷۵ نئے کارخانوں کی منظوری دی گئی ہے چیدہ چیدہ صنعتوں میں پیداآوری کے رجحان کے لحاظ سے شکر سازی میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس کی پیداوار ۱۹۶۱ء میں ۶۶۳۰۰ ٹن سے لے کر ۱۹۶۲ء میں ۱٫۲۰ لاکھ ٹن تک پہنچ گئی تھی۔ بناسپتی تیل کی پیداآوری اور بناسپتی گھی میں ۱۷ فیصد یعنی ۸۲۰۰۰ ٹن سے ۹۶۰۰۰ ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔ سوتی دھاگے کی پیدا آوری میں ۶ فیصد یعنی ۳۱ کروڑ پونڈ سے ۳۸ کروڑ پونڈ تک کا اضافہ ہوا ہے۔ سوڈا ایش، کاسٹک سوڈا، سپر فاسفیٹ اور دوسرے کیمیاوی مرکبات میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے۔

صنعت

پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کے اس صوبے کو منتقل ہونے سے صوبہ مغربی پاکستان نے بڑی صنعتوں کے میدان میں قدم رکھا ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کی تقسیم کے نتیجے میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان کے حصے میں ۵۲ ، ۴۰ کروڑ کی مالیت کے ۳۲ تکمیل شدہ منصوبے آئے ۔ ان میں دو گتہ کاغذ سازی کے کارخانے ، دو شکر سازی کے کارخانے ، دو سیمنٹ فیکٹریاں، تین اونی و سوتی کپڑوں کی ملیں، دو مصنوعی کھاد کی فیکٹریاں، چھ اونٹائی کے کارخانے ، ایک جہاز سازی کا کارخانہ، تین کیمیائی نصبیے (پلانٹ) ایک سامان رنگ سازی کا نصبیہ، کئی کوئلے کے کارخانے اور ایک خام لوہے کے ذخائر والا رقبہ شامل ہیں ۔ چار گیس ٹرانسمشن اینڈ ڈسٹریبیوشن لائن اور ایک پنسلین فیکٹری مرکزی حکومت کے وہ منصوبے تھے جو ڈبلیو پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کی تحویل میں آ گئے ۔ ان میں سے ۲۴ منصوبوں کو لمیٹڈ کمپنیوں کی شکل دے دی گئی ہے ۔ جن میں سے ۱۲ منصوبے ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کے زیر انتظام ہیں اور دوسرے ۱۲ منصوبوں کو نجی افراد (جو ان کے حصص کی اکثریت کے مالک ہیں) چلا رہے ہیں ۔

یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو تکمیل شدہ منصوبوں کی سرمایہ کاری کی صورت حال حسب ذیل تھی :— (لاکھوں میں)

	سرکاری سرمایہ کاری بواسطہ ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی	نجی سرمایہ کاری	غیر ملکی امداد	میزان
(الف) پبلک لیمٹیڈ شراکتیں (کمپنیاں) زیر انتظام ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ڈی ۔ سی	۲۰۰۵ ، ۲۸	۱۱۰ ، ۰۵	۷۶۹ ، ۵۸	۲۸۸۴ ، ۹۱
(ب) پبلک لمیٹڈ شراکتیں (کمپنیاں) زیر انتظام شرکائے کار (نجی افراد)	۲۲۴ ، ۷۹	۱۰۷۸ ، ۹۴	—	۱۳۰۳ ، ۷۳

	سرکاری سرمایہ کاری بواسطہ ڈبلیو۔پی۔آئی۔ڈی۔سی	نجی سرمایہ کاری	غیر ملکی امداد	میزان
(ج) منصوبے جن کو ابھی لمیٹڈ تجارتی (کمپنیوں) کی شکل نہیں دی گئی	۱۱۰۱٫۰۸	۱۸٫۹۰	۳۱٫۴۰	۱۱۵۱٫۳۸
میزان	۳۳۳۱٫۱۵	۱۲۰۷٫۸۹	۸۰۰٫۸۸	۵۳۴۰٫۰۲

توقع ہے کہ تکمیل شدہ منصوبے ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران میں ۳۸٫۱۵ کروڑ روپے کی مالیت کا سامان پیدا کریں گے۔ توقع ہے کہ ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران میں پیداوار اور برآمد میں سال ماقبل یعنی ۶۲-۱۹۶۱ء کے مقابل علی الترتیب ۴٫۷ کروڑ روپے اور ۰٫۵۰ کروڑ روپے کا اضافہ ہوجائے گا۔ اندازہ ہے کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے دوران میں پیداوار اور برآمد میں علی الترتیب ۷٫۰۹ کروڑ روپے اور ۰٫۳۲ کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا۔

ڈبلیو۔پی۔آئی۔ڈی۔سی کے اگلے سال کے پروگرام کے لئے ۸٫۶۶ کروڑ کی ایک رقم معین کی گئی ہے جیسا کہ ذیل میں دیئے ہوئے نقشہ سے ظاہر ہے۔ ڈبلیو۔پی۔آئی۔ڈی۔سی کو ۶۱-۱۹۶۰ء سے لے کر اب تک یہ سب سے بڑی رقم ملی ہے:۔

ذیلی حلقہ	دوسرے منصوبہ میں تعین کردہ رقم	۶۱-۱۹۶۰ء میزانیہ کی تعین کردہ رقم	ترمیم شدہ تخمینے	۶۲-۱۹۶۱ء میزانیہ کی تعین کردہ رقم	ترمیم شدہ تخمینے	۶۳-۱۹۶۲ء میزانیہ کی تعین کردہ رقم	ترمیم شدہ تخمینے	۶۴-۱۹۶۳ء میزانیہ کی تعین کردہ رقم	۶۴-۱۹۶۰ء متوقع اخراجات (خانہ نمبر ۴، ۶، ۸، ۹)	دوسرے منصوبہ کا بقایا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
	مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن ۵۱۳۰٫۶	۶۲۰٫۰۰	۸۵۲٫۲۰	۵۳۰٫۷۰	۴۴۰٫۹۳	۸۴۵٫۰۰	۷۰۴٫۰۰	۸۶۵٫۸۹	۲۸۹۸٫۰۲	۲۲۴۱٫۹۸

اس میں مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتی قسمت کے ۱۹٫۹۹ ۱ لاکھ کے عطیات اور قرضہ جات شامل نہیں ہیں۔

چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن اس صوبے کی دو سرگرم چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشنوں کو صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان کے ساتھ سال رواں کے دوران میں مدغم کردیا گیا تھا۔ ادغام کے وقت ۰۵ر۶ کروڑ کی لاگت کے منصوبے زیر عمل تھے۔ چھوٹی صنعتوں کی املاک کی ترقی پر مارچ ۱۹۶۳ء کے آخر تک ۵۹ر۲۳ لاکھ کی رقم خرچ کی جاچکی ہے۔ چھوٹے پیمانے پر صنعتی کارخانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے دوسرے چار علاقوں میں کام شروع ہوچکا ہے۔ دو علاقوں میں قائم ہونے والی صنعتی یونٹوں کے غیر ملکی زرمبادلہ کے اخراجات برداشت کرنے کے لیے آئی۔ڈی۔اے سے ۶ر۵ ملین ڈالر کا قرضہ حاصل کرلیا گیا ہے۔ ان یونٹوں میں سے ایک صنعتی یونٹ گوجرانوالہ میں اور دوسرا سیالکوٹ میں قائم کیا جائے گا۔

صوبائی حکومت نے اس امر کی ہدایت جاری کی ہے کہ اگلے سال کے دوران میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تاکہ کارپوریشن کے کام کو صحیح خطوط پر چلایا جاسکے۔

ترقیاتی منصوبوں کے لئے سال رواں کی ۷۴ر۴۸ لاکھ کی گنجائش کے مقابل ۶۶ر۱ کروڑ کی رقم آئندہ سال کے میزانیے میں مہیا کی گئی ہے۔ ۰۰ر۸۲ لاکھ کی گنجائش صنعتی املاک گجرات، پشاور، بہاول پور، سکھر، لاڑکانہ، سیالکوٹ اور کوئٹہ کے لیے رکھی گئی ہے۔ نظام آباد میں کٹلری اور چھوٹے اوزاروں کی صنعت کے لیے ۰۵ر۱۱ لاکھ کی رقم متعین کی گئی ہے۔ ۰۴ر۳ لاکھ روپے کی رقم صنعت کاروں اور فن کاروں کے عملہ کی تربیتی سکیموں کے لیے رکھی گئی ہے۔

سرمایہ کاری میں ترقی تاحال صنعتی سرمایہ کاری میں اضافہ بھی تسلی بخش رہا ہے صنعتی سرمایہ کاری کے جدول کے لحاظ سے مرکزی حکومت نے صورت حال کا ۱۹۶۰ء میں اعلان کیا تھا اور سال زیر نظر ثانی میں اس کی تشخیص کی گئی تھی۔

کل پاکستان کے لیے مجموعی تعین کردہ رقم ۲۸۴ر۰ کروڑ کی رقم میں سے استفادہ کردہ کل رقم ۶۷۳ر کروڑ روپے تھی۔ بہ الفاظ دیگر ۷ر۳ فیصد زائد کا استفادہ تھا۔ مغربی پاکستان میں ۷ر۳ فیصد کا زاید استفادہ تھا جبکہ مغربی پاکستان میں اس کے ۱۹۴ کروڑ روپے کے حصے کی بجائے ۲۰۶ کروڑ روپے کا استفادہ کیا گیا۔ کل رقم

(۲۶۶ کروڑ) میں سے ۷ ۵ فیصدی بھاری صنعتوں کے قیام کے لیے منظور کی گئی۔
۶۵ کروڑ روپے کی رقم فولاد کے کارخانے کی تنصیب کے لیے متعین کی گئی۔ یہ کارخانہ کراچی میں قائم ہوگا اور اس سے مختلف اقسام کا ۲۰۵ لاکھ ٹن فولاد تیار ہوگا۔ ۲۳ء۷ کروڑ روپے کی ایک اور رقم ایسی ٹیٹ ریسے آن کے نصبیے کے قیام کے لیے تعین کی گئی تھی جو کہ کالا شاہ کاکو میں قائم کیا جارہا ہے۔

اس نصبیے کی ۱۰۰ ٹن فی یوم کی پیدا آوری استعداد ہوگی جو کہ ریشم کی صنعت کی خام مال کی ضروریات کو کافی حد تک پورا کر سکے گا۔ ۱۲ کروڑ روپے کی رقم کراچی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے (استعداد ۵ء۶ ٹن سالانہ ہے) کے قیام کے لیے صرف کی گئی جس نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ سوئی گیس پر منحصر ہونے والی بی۔ڈی ایس پولی ایکیرونائٹرائٹ کی صنعت کے دو نصبیے لگانے کی منظوری دے دی گئی ہے

جدید ٹرکوں کی مصنوعات کے لیے ایک کارخانہ لگانے کی منظوری دی گئی ہے۔ دو سیمنٹ کے کارخانوں کے ضلع ہزارہ میں حطار اور ضلع جہلم میں غریب وال کے مقام پر قیام کے لیے زرمبادلہ کی رقم حاصل کر لی گئی ہے۔ ان نصبیوں کی مجموعی پیدا آوری استعداد ۴ء۵ لاکھ ٹن ہوگی۔ کراچی میں سیمنٹ سازی کا ایک اور نصبیہ جس کی پیدا آوری استعداد ۵ء۱ لاکھ ٹن ہے توقع ہے کہ اس سال سیمنٹ بنانا شروع کر دے گا۔ اس کے علاوہ ایک بھٹی کا ذیلی پاک اور ایک کا میپل لیف داؤد خیل میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جن کی مجموعی پیدا آوری استعداد ۳ء۹ لاکھ ہوگی۔

نجی حلقہ

نجی حلقہ نے بھی عام استعمال کی مصنوعات کی صنعتوں پر سرمایہ کاری کا کافی رجحان ظاہر کیا۔ صنعتیں جن کی گنجائش ختم ہو چکی تھی یا سرمایہ کاری جدول میں مکمل طور پر پیش کر دی گئی تھیں — وہ جی آئی پائپ، فولادی مصنوعات، دستی اوزار، ٹیکسٹائل مشینری، ٹین کنٹینرز، بائیسکل، لائٹ انجینئرنگ ورکشاپ، انڈسٹریل کیمیکلز، الیکٹرک بلب اور ٹیوب، موٹرز، سوچ گیرز، مٹی کے برتن، گلاس ورکس، سرامکس، جوتے، ٹائر و ٹیوب اور دیگر مصنوعات ٹیکسٹائل، آٹے کی مشینیں، شکر، روغن خوردنی اور تمباکو کی مصنوعات، مصنوعات جو، مصنوعات روئی، کھیلوں کا سامان، چمڑے کے جوتے، جراحی کے اوزار، کیمیائی اشیا اور ادویہ، بجلی کے پنکھے، مٹی کے برتن

اور دہانی مصنوعات وغیرہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کی بیرونی برآمد ۱۹۵۵ء سے بتدریج بڑھ رہی ہے۔ مغربی پاکستان سے برآمد کردہ مصنوعات کی ۱۹۵۵ء میں ۱۰٫۷۵ کروڑ مالیت سے ۱۴٫۵ کروڑ تھی۔ روئی کی مصنوعات کی برآمدگی سے حاصل شدہ زرمبادلہ میں کافی کمی بیشی ہوئی ہے۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں زرمبادلہ کی حاصل شدہ رقم ۱۲٫۲ کروڑ روپے تھی جو روئی کے دھاگے کی برآمدگی پر سے بونس ہٹانے کی وجہ سے ۶۲-۱۹۶۱ء میں ۹٫۴ کروڑ کم ہوگئی تھی تاہم اگست ۱۹۶۲ء میں پھر بونس لگا دیا گیا۔ اگست ۱۹۶۲ء سے جنوری ۱۹۶۳ء تک کے دستیاب شدہ اعداد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روئی کی ۲٫۵ کروڑ کی مالیت کی مصنوعات برآمد کی گئیں جو اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اس سال کے آخر تک برآمد ۶۱-۱۹۶۰ء کی برآمد تک بحال کر دی جائے گی۔

ترقی بلحاظ نقد متعین کردہ رقم

۶۲-۱۹۶۰ء کے درمیان حکومت مغربی پاکستان نے نجی صنعت کاروں کے درمیان نئی وحدتوں کے قیام یا ان کو متوازن کرنے یا موجودہ وحدتوں کی تجدید کے لیے ۲٫۱ کروڑ کی رقم تقسیم کرنے کے لیے متعین کی ہے۔ ۲٫۷۵ کروڑ کی رقم ۱۳۳ وحدتوں کے قیام کے لیے منظور کی گئی۔ اب تک ان منظور شدہ رقوم میں سے ۷۰ فیصد تک استفادہ کر لیا گیا ہے اور مشینری کی درآمد عمارات کی تعمیر اور تنصیبات کی تنصیب کا کام زیر تکمیل ہے۔ باقی ۱٫۳ کروڑ کی رقم کو متوازن کرنے اور ان کی تجدید کرنے کے لیے تقسیم کیا گیا جس سے اب تک استفادہ کیا گیا ہے۔

INDUSTRIES

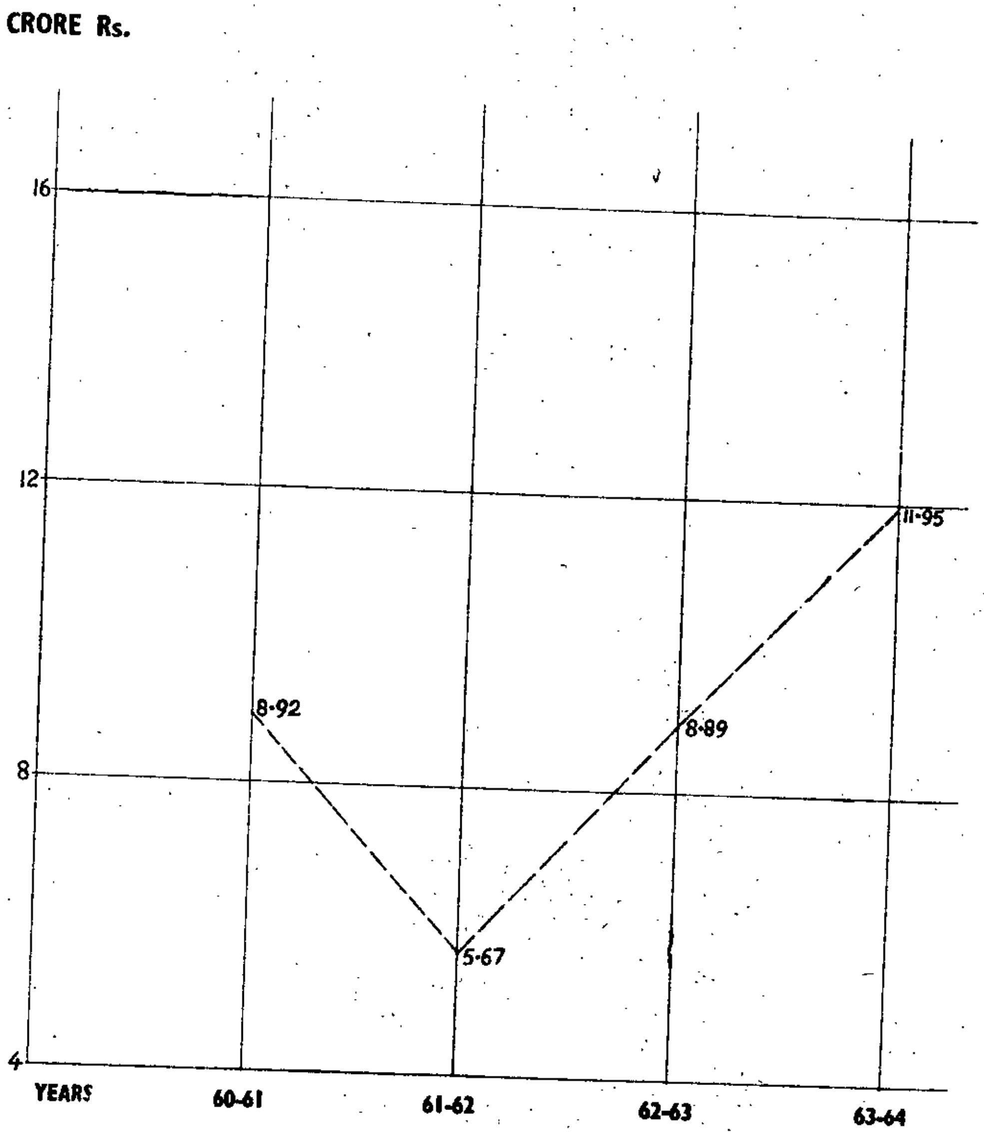

باب — ۱۰

تعلیم

REVENUE EXPENDITURE
ON
EDUCATION & TRAINING SECTOR
1955-56 TO 1963-64

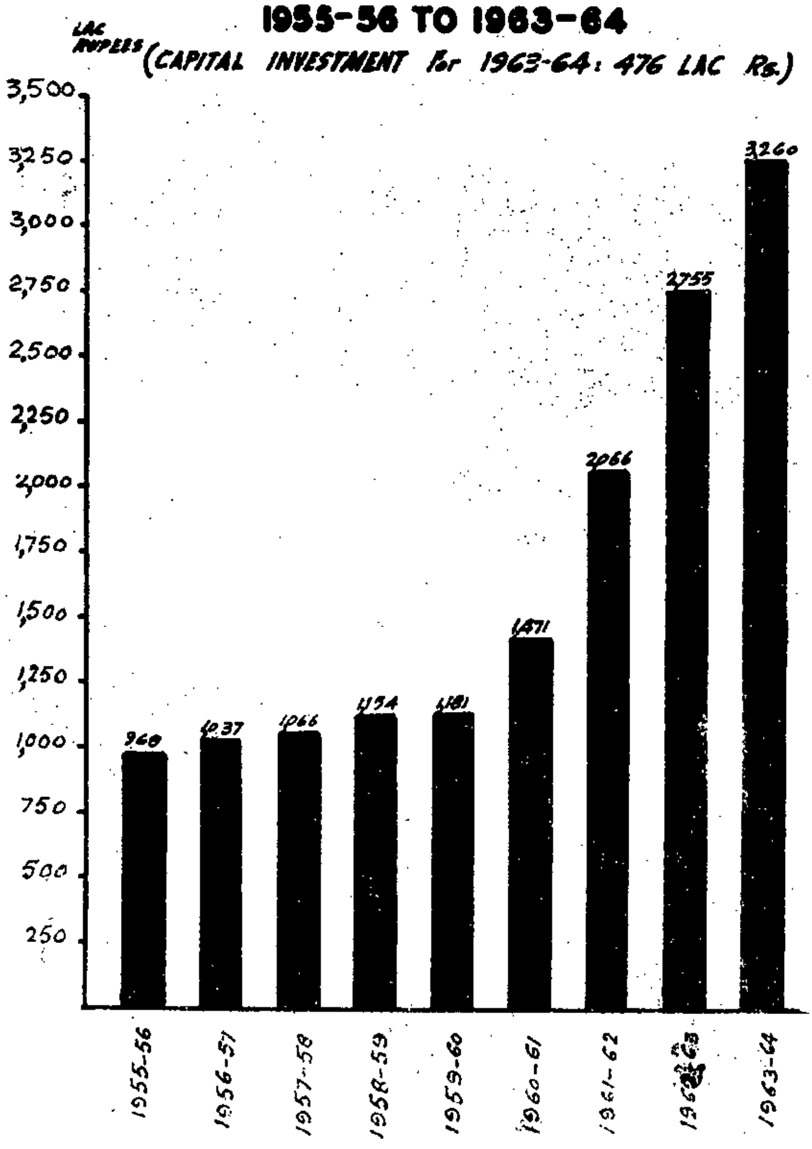

EDUCATION

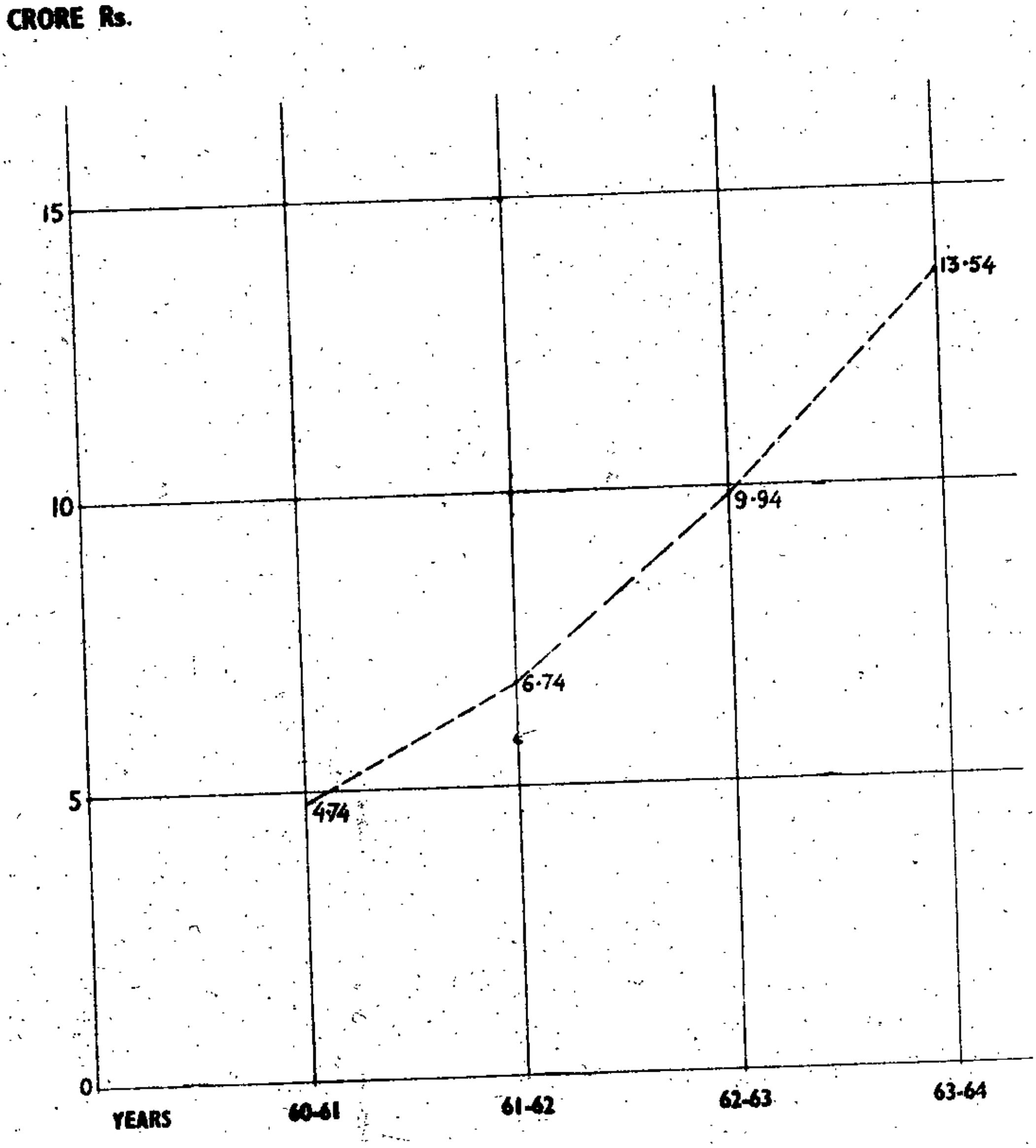

باب ۱۰

تعلیم

تعلیم

دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے تحت نظرثانی شدہ رقمی تعینات میں مغربی پاکستان میں پانی، بجلی اور زراعت کے بعد تعلیم اور تربیت کو ہی سب سے زیادہ مقدم قرار دیا گیا ہے اور اس کے لیے ۴۰ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ یہ اہم گنجائش منصوبہ کاروں کے اس تعین کا نتیجہ ہے کہ ملک کے مستقبل کے لیے علم اور تجربے کی جلد از جلد ترقی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

صفحہ .... پر موجودہ گراف سے ۶۰-۱۹۶۱ء سے اب تک تعلیم و تربیت کے ترقیاتی پروگرام کے لیے دی ہوئی رقمی تعینات میں بتدریج اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ سال رواں کے نظرثانی شدہ اعداد ۹۶۹۴ کروڑ روپے) کے مقابلہ میں صرف تعلیم و تربیت کے ترقیاتی پروگرام کے لیے ۱۳۶۵۴ کروڑ روپے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ اس گنجائش سے ۳۶۶۲۱ فی صد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی دونوں شعبوں میں آئندہ سال کے میزانیہ میں تعلیم اور تربیت کے لیے سال رواں کے نظرثانی شدہ ۳۰۶۸۳ کروڑ روپے کے اعداد کے مقابلہ میں ۳۷۶۴۷ کروڑ روپے کی جملہ گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ اس امر کو صفحہ .... کے گراف میں واضح کیا گیا ہے۔ سرمایہ اور اخراجات محاصل کا تجزیہ اور ۵۶-۱۹۵۵ء سے اب تک اخراجات محاصل کے تحت رقمی تعینات کو ذیل کے گوشوارے میں واضح کیا گیا ہے:-

رگراف میں .... واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔

۲ - تعلیم و تربیت

(رقم لاکھوں میں)

سرمایہ کاری برائے سال ۶۲-۱۹۶۳ء ۳٫۲۸

سرمایہ کاری برائے سال ۶۳-۱۹۶۴ء ۴٫۷۶

اخراجات محاصل

۱۹۵۶-۵۵ء	۱۹۵۷-۵۶ء	۱۹۵۸-۵۷ء	۱۹۵۹-۵۸ء	۱۹۶۰-۵۹ء	۱۹۶۱-۶۰ء	۶۲-۶۱ء	۶۳-۶۲ء	۶۴-۶۳ء
۹٫۶۸	۱۰٫۳۷	۱۰٫۶۶	۱۱٫۵۴	۱۱٫۸۱	۱۴٫۷۱	۲۰٫۶۶	۲۴٫۵۴	۳۲٫۷۱

تعلیم کے میدان میں مختلف سرگرمیوں کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے :-

(روپے کروڑ میں)

۱ - یونیورسٹیاں ۵٫۷۰

۲ - کالجوں ۴٫۶۷

۳ - ثانوی تعلیم ۷٫۵۹

۴ - ابتدائی تعلیم ۱۱٫۷۰

۵ - خصوصی مدارس بشمول فنی تعلیم ۳٫۳۲

۶ - وظائف ۱٫۳۲

۷ - رقمی زر امداد اور دیگر متفرق مدات ۰٫۸۲

۸ - تعلیم اساتذہ ۰٫۷۷

۹ - سرحدی علاقہ ۰٫۶۷

۱۰ - ہدایات ۰٫۳۵

۱۱ - معائنہ ۰٫۵۶

میزان ۳۷٫۴۷

یہ رقمی تعینات کرتے وقت جامعات کی ضروریات کی جانب خصوصی توجہ کی گئی ہے - ترقیاتی حصہ کے لئے ۳٫۸۵ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے اور یہی

دو کثیر ترین رقم ہے جو ۱۹۵۴-۵۵ء سے ابتک کبھی بھی جامعات کیلئے منظور نہیں کی گئی تھی۔ جامعات کے غیر ترقیاتی حصہ کیلئے بطور زر امداد ۶۸۵ ء ۶ کروڑ کی رقم منظور کی گئی ہے جو ۱۹۵۴-۵۵ء سے ابتک تعین کردہ رقوم میں سے کثیر ترین قرار دی جاسکتی ہے۔

وائس چانسلر صاحبان جامعات کی بڑھتی ہوئی ضروریات پر بحث کر چکے ہیں اور جامعات کے موجودہ شعبوں کو مستحکم بنانے اور ان کی سرگرمیوں کو وسیع کرنے کے لئے انتہائی ممکنہ سہولت دی گئی ہے۔

کراچی یونیورسٹی

کراچی یونیورسٹی کو ۱۴ لاکھ کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ رقم ایسی کثیر ہے جو اب تک اس کو مغربی پاکستان کے دائرہ اختیار میں آنے سے قبل کبھی نہیں ملی تھی۔ اس کے ترقیاتی حصہ کے لئے سال رواں کے ۳۰ لاکھ روپے کے مقابلہ میں ۳۶ لاکھ روپے کی قابل لحاظ سرمایہ کی منظوری دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی کی رقمی امداد کو ۷۰ ء ۳۶ لاکھ سے بڑھا کر ۲۰ ء ۴۶ لاکھ تک کر دیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کو آئندہ سال کے لئے یونیورسٹی کے نئے علاقہ کو بسانے کے لئے ۶۰ لاکھ کے زائد رقمی عطیہ کی منظوری دی گئی ہے۔

سندھ یونیورسٹی

سندھ یونیورسٹی کی رقمی زر امداد کو ۹۰ ء ۲۰ لاکھ سے بڑھا کر ۴۵ ء ۲۱ لاکھ تک کر دی گئی ہے۔ سندھ یونیورسٹی کے ترقیاتی حصہ کے لئے سال رواں کی ۳۰ لاکھ کی منظوری کے مقابلہ میں آئندہ سال ۴۵ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ سندھ یونیورسٹی کو حیدرآباد کے مقام پر ایک انجینئرنگ کالج قائم کرنے کے لئے ۲۹ لاکھ کی مزید رقمی منظوری دی گئی ہے۔

پشاور یونیورسٹی

پشاور یونیورسٹی کو سال رواں کی ۱۵ ء ۲۹ لاکھ کی رقمی منظوری کے مقابلہ میں ۳۳ لاکھ کی رقمی زر امداد دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے زراعتی کالج کی ترقی کے لئے ۱۰ لاکھ کے سرمایہ کی منظوری دی گئی ہے۔

زراعتی یونیورسٹی ۔لائل پور

زراعتی یونیورسٹی لائل پور کو سال رواں کی رقمی امداد ۱۲ لاکھ کے مقابلہ میں سال ۶۳ ـ ۱۹۶۴ء کے لیے ۱۷ لاکھ کی رقمی امداد دی گئی ہے۔

زراعتی یونیورسٹی کے ترقیاتی حصہ کے لئے رقمی منظوری ۸۰ لاکھ سے بڑھا کر آئندہ سال کے دوران میں ۱٫۳۶ کروڑ روپے کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس یونیورسٹی کو زراعتی اساتذہ کی تربیت کے لئے مزید ۵ لاکھ روپے کی رقم دی گئی ہے۔

ان جامعات کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی شعبوں کے لئے ۱۹۵۴ ـ ۵۵ء سے اب تک رقمی منظوریوں کی مفصل کیفیت ذیل کے کیفیت نامہ میں ظاہر کی گئی ہے:۔

تعلیم اور تربیت کے میدان میں ترقیاتی پروگرام کے اہم نکات پر ذیل کے پیراگراوں میں بحث کی گئی ہے:۔

ابتدائی تعلیم

دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۰۰ء۱۲ لاکھ بچّوں کے لیے ۰۰۰ء۱۵ نئے مدارس بحساب فی مدرسہ دو استاد، کھولنے کے لیے ۰۰ء۶۴۸ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ ان میں ۲٫۵۲۹ مدارس کلی طور پر حکومت کی جانب سے پس ماندہ علاقوں میں کھولے جائیں گے۔ دوسرے علاقوں میں حکومت مقامی زمین اور عمارات کا انتظام کرنے کی ذمہ دار ہے۔ بہرحال مغربی پاکستان میں ابتدائی تعلیم کے شعبہ میں حکومت تمام مدارس کے متوالی اخراجات کے ایک معقول حصہ کا خرچ پورا کرے گی۔

سال ۱۹۶۱ - ۶۲ء کے اختتام تک سات ہزار ابتدائی مدارس کھولے گئے تھے۔ سال ۱۹۶۲ء - ۶۳ء کے دوران میں مزید ۵۰۰ء۴ مدارس کھولے گیے تھے۔ جن میں سے ۵۵۳ پس ماندہ علاقوں میں تھے جن کے متوالی اور غیر متوالی اخراجات کو حکومت نے پورا کیا تھا۔

سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں پروگرام یہ ہے کہ ۳ لاکھ مزید بچّوں کے لیے تعلیمی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ آئندہ سال کے ختم پر پہلے کے ۱۲ لاکھ بچّوں کی تعلیمی سہولتوں کی گنجائش کے مقابلہ میں ۸ء۴۸ لاکھ بچّوں کے لیے ۶۰۰ء۱۰ مدارس کھولے جائیں گے۔

دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۲۵ء۱ کروڑ روپے کے مجموعی خرچ سے ۰۰۰ء۱ پرائمری اسکولوں کو مڈل اسکولوں کے درجہ تک بلند کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اب تک ۵۳۰ اسکولوں کے درجہ کو بلند کیا جا چکا ہے اور حکومت ۲۲۰ اسکول ۷۰ سرکاری مدارس اور ۱۵۰ غیر سرکاری مدارس کے معیار کو سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں بلند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ثانوی تعلیم

ثانوی تعلیم کے میدان میں فنی تعلیم کا رجحان پیدا کرنے کے لیے دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۳۰۰ سرکاری اور ۳۰۰ غیر سرکاری مڈل اسکولوں میں صنعتی فنون کے نصاب رائج کرنے کی گنجائش رکھی ہے۔ اس مدت کے دوران میں ہائی

سکول کے درجہ تک ۹۰ ورکشاپ کا اضافہ کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کے پہلے تین سالوں کے دوران میں ۱۷۴ غیر سرکاری مڈل اسکولوں اور ۱۶۳ سرکاری مڈل اسکولوں میں صنعتی فنون کے نصاب شامل کیے جائیں گے۔ سال ۱۹۶۲ء-۶۳ء کے ختم پر ہائی اسکول کے معیار تک ۲۰ سرکاری اور ۴۳ غیر سرکاری ہائی اسکول میں ورکشاپ شیڈ کا اضافہ کیا جا چکا ہے۔ آئندہ سال کے پروگرام میں ۹۰ غیر سرکاری اور ۶۸ سرکاری مڈل اسکولوں میں صنعتی فنون کے نصاب کو شامل کرنا ہے جب کہ اس سال کے دوران میں ۵ سرکاری اور ۹ غیر سرکاری ہائی اسکولوں میں ورکشاپ کا اضافہ کیا جائے گا۔

دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۵۰ سرکاری اور ۱۰۰ غیر سرکاری مڈل اسکولوں کے درجہ کو ۵۰ء۱۵ لاکھ روپے کی مجموعی تخمینی لاگت سے مغربی پاکستان کے ہائی اسکولوں کے درجہ تک بلند کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ سال ۱۹۶۲ء-۶۳ء کے ختم تک ۳۶ سرکاری اور ۵۴ غیر سرکاری مڈل اسکولوں کو ہائی اسکولوں کے درجہ تک بلند کیا جا چکا ہے۔ آئندہ سال ۳۰ مڈل اسکولوں ۷ سرکاری اور ۲۳ غیر سرکاری مڈل اسکولوں کے درجے کو بلند کرنے کا پروگرام ہے۔ دوسرے پنج سالہ پروگرام میں ۰۰ء۳۶ لاکھ روپے کی مجموعی لاگت سے ۱۲۰ نئے غیر سرکاری ہائی اسکول کھولے جائیں گے۔ پہلے سال کے دوران میں ۱۰ غیر سرکاری مدارس کو اور دوسرے سال کے دوران میں ۱۵ غیر سرکاری مدارس اور سال ۱۹۶۲ء-۶۳ء کے دوران میں ۱۱ غیر سرکاری مدارس کو رقمی امداد دی گئی تھی۔ آئندہ سال مغربی پاکستان میں ۲۴ غیر سرکاری ہائی اسکول کھولنے کا پروگرام ہے۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران میں حکومت کی طرف سے ۵۰ء۱۵ لاکھ روپے کی مجموعی لاگت سے ۵۴ نئے ڈبل سیکشن ہائی اسکول کھولے جائیں گے۔ سال ۱۹۶۰ء-۶۱ء کے دوران میں شورکوٹ اور بوتھر کے مقام پر دو اسکولوں میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔

دوسرے سال کے دوران میں کوئی نیا پروگرام سرمایہ کی کمی کی وجہ سے روبہ عمل نہ لایا جا سکا۔ سال ۱۹۶۲ء-۶۳ء کے دوران میں ۱۵ اسکولوں میں کام شروع کر دیا گیا تھا جب کہ آئندہ سال کے پروگرام میں مزید ۱۴ اسکولوں کے لیے عمارات کی تعمیر کا کام

شامل ہے۔ آئندہ سال کے دوران ۲۰ طلباء کی رہائش گاہوں کی تعمیر کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جو مختلف ہائی اسکولوں کے ساتھ منسلک کئے جائیں گے۔ اس صوبہ کے مختلف علاقوں میں ہوسٹل کی دیرینہ قلت کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔

دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران میں بیس پائلٹ ثانوی مدارس کو ترقی دی جارہی ہے تاکہ وہ اساتذہ کی تربیت کے نمونے کی سہولتیں مہیا کرسکے۔ یہ تمام مدارس انتظامی طور پر منظور ہوچکے ہیں اور تمام اسکولوں میں کام روبہ ترقی ہے ان میں سے بیشتر سکول آئندہ سال تک مکمل ہو جائیں گے۔

تربیت اساتذہ

گکھڑ، لالہ موسیٰ، شرق پور اور خانپور میں موجودہ نارمل اسکولوں کو ترقی دی جارہی ہے۔ اس شعبہ میں بڑھتی ہوئی ضروریات کے مدِنظر دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۱۵ نارمل اسکولوں کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ پہلے سال کے دوران میں دو نارمل سکول کھولے گئے تھے۔ جب کہ سال ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران میں ۵ نارمل اسکولوں کے لیے عمارات کی منظوری دی گئی تھی۔ سال ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں ۶ نارمل اسکولوں کے لیے کام شروع کیا گیا۔ سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۱۳ نارمل اسکولوں کو ۶ء۹۲ لاکھ کا سامان فراہم کیا جائے گا۔

دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران میں مغربی پاکستان میں ۲ ٹیچرز ٹریننگ کالج قائم کئے جائیں گے۔ لائل پور اور سکھر کے مقام پر موجودہ دونوں اداروں میں کام روبہ ترقی ہے۔ سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ان اداروں کے لیے شعبۂ سرمایہ میں ۵ء۵۰ لاکھ اور محاصل کے شعبہ میں ۱ء۰۰ لاکھ کی گنجائش پیدا کی جارہی ہے۔

کالج کی تعلیم

دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران میں چوبیس ۲۴ اعلیٰ ثانوی مدارس / انٹر کالج کھولے جارہے ہیں۔ کالجوں کی عمارات کی تعمیر کا کام پہلے دوسالوں کے دوران میں، سوائے خذور ہائی سکنڈری اسکول کی عمارت کے، سرمایہ کی کمی کی وجہ سے شروع نہ کیا جاسکا۔ سال ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں ۸ ہائر سکنڈری سکول کی عمارات کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا تھا۔ سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران

میں ۸ نئے انٹرمیڈیٹ کالجوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ اور تکمیل شدہ انٹر کالجوں کے لیے ۵۸۵ء۵ لاکھ کی مالیت کا سازوسامان فراہم کیا جائے گا۔ ۴۲ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالجوں کے علاوہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں ۲۵ غیر سرکاری انٹر کالجوں کے قیام کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ سال ۱۹۶۲-۶۳ء تک ۹ غیر سرکاری انٹر کالج کھولے جا چکے تھے۔ آئندہ سال کے دوران میں مزید ۸ غیر سرکاری ہائر سکنڈری سکول کھولنے کا پروگرام ہے۔

سرکاری اور غیر سرکاری کالجوں کی لائبریریوں اور دار المطالعوں کی اصلاح کی غرض سے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۵۰۰ء۰ لاکھ روپے سے لائبریری کی کتابیں خریدنے کی تجویز ہے۔ مختلف سرکاری اور غیر سرکاری کالجوں میں سائنسی سازوسامان کی کمی کو پورا کرنے کی غرض سے مذکورہ سال کے دوران میں ۵۰ء۳ لاکھ روپے کے متساوی رقوم دی جا رہی ہیں۔ اب۔ این۔ ای۔ ڈی انجینئرنگ کالج کراچی کی عمارت زیر تعمیر ہے جس کے لیے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۰۰ء۴ لاکھ روپے کی رقم دی جا رہی ہے۔

وظائف (داخلی) دوسرے منصوبے میں جاری شدہ اور نئے وظائف کے لیے کل ۰۰ء۵۳۳ لاکھ روپے کی گنجائش موجود ہے۔ وظیفوں پر ۱۹۶۰-۶۱ء کے دوران میں خرچ ۵۸ء۶۱ لاکھ روپے اور ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران ۱۱ء۵۳ لاکھ روپے تھا۔ جس کے مقابلہ میں ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں یہ خرچ ۸۳ء۱۰۰ لاکھ روپے تک پہنچ گیا تھا۔ آئندہ سال کے دوران میں وظیفوں پر خرچ ۵۴ء۱۳۲ لاکھ روپے تک پہنچ جائے گا اور اس میں بھی منصوبے کے آخری سال کے دوران میں مزید اضافہ ہوگا۔ وظیفوں کی موجودہ سکیم پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اور جیسا کہ اضافہ شدہ خرچ سے ظاہر ہوگا وظیفوں کی رقم میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ غریب مستحق طلباء کو بغیر مالی مشکلات کے اپنی تعلیم جاری رکھنے کے مواقع بہم پہنچائے جا سکیں۔

فنی تعلیم راولپنڈی، لاہور، سیالکوٹ، خیرپور میر، پشاور اور بہاولپور کے جملہ موجودہ پولی ٹیکنیک اداروں کو ترقی دے کر بہتر اور جدید ٹیکنکی تعلیمی سہولتوں سے مزین

پولی ٹیکنیک اداروں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ لائل پور میں ٹیکنیکی اساتذہ کا ایک تربیتی کالج قائم کیا جا چکا ہے نیز مغربی پاکستان میں ۱۰ جدید کمرشل ادارے قائم کیے جا رہے ہیں۔ کالج آف نیشنل آرٹس کو ۴۰۰ء لاکھ روپے کی لاگت سے ترقی دی جا رہی ہے۔ ان سکیموں کے علاوہ مغربی پاکستان کے طول و عرض میں دوسرے منصوبے کے علاوہ ۷ عدد جدید پولی ٹیکنیک ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان سکیموں کے لیے ان کے تقدم فائق کے پیش نظر سرمایہ جات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ موجودہ پولی ٹیکنیک اداروں میں کام جاری ہے اور ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں نئے پولی ٹیکنیک اداروں میں پوری رفتار سے کام ہوگا۔

سماجی اور ثقافتی سرگرمیاں

سال ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں بورڈ فار ایڈوانسمنٹ آف لٹریچر لاہور، پشتو اکیڈمی پشاور، سندھی ادبی بورڈ، بزم اقبال اردو اکیڈمی، پنجابی ادبی اکیڈمی انسٹیٹیوٹ آف اسلامک کلچر، برائے گائیڈز ایسوسی ایشن اور یوتھ ہوسٹلز ایسوسی ایشن کو گرانٹیں دی گئی ہیں۔ مذکورہ سال میں گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کے لیے بھی گرانٹ دی گئی تھی۔ آئندہ سال کے لیے رقمی منظوریوں کا پروگرام ذیل کے کیفیت نامہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

	روپے
(۱) برائے اسکاؤٹ ایسوسی ایشن مغربی پاکستان کو رقمی منظوری	۲،۱۴،۵۰۰
(۲) تعلیمی رسالہ کے لیے رقمی منظوری	۱،۸۰۰
(۳) تعلیم بالغاں کے لیے رقمی منظوری	۹،۹۰۰
(۴) گرل گائیڈز ایسوسی ایشن کے لیے رقمی منظوری	۱۰۰،۰۰۰
(۵) دیہی کھیلوں کے مقابلوں کے انتظام کے لیے رقمی منظوری	۱،۰۰۰
(۶) یوتھ ہاسٹلز ایسوسی ایشن کے لیے رقمی منظوری	۱،۶۴،۴۹۰
(۷) لاہور کے شہری علاقہ کی آبادی کی تفریحی سہولتوں کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے لاہور فزیکل ویلفیئر کمیٹی کو رقمی امداد	۲،۰۰۰
(۸) بین صوبائی بورڈ برائے اینگلو پاک و یورو بین تعلیم کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے چندہ	۷۰
(۹) کھیلوں اور سپورٹس کے انعامات۔ (کوئٹہ ڈویژن)	۱،۰۰۰
(۱۰) مساجد کی مدارس (کوئٹہ)	۶،۰۰۰
(۱۱) ینگ ویمن کرسچین ایسوسی ایشن، لاہور کو کلاسیں جاری رکھنے کے لیے رقمی امداد	۹۰۰
(۱۲) چلڈرن ایڈ سوسائٹی کو منظوری زر امداد	۲،۴۰۰
(۱۳) اخراجات امتحان	۴۵،۰۰۰
(۱۴) اقبال اکادمی، کراچی کے لیے منظوری زرامداد	۸،۰۰۰
(۱۵) خیرپور اسٹیٹ پیپل ویلفیئر ٹرسٹ ڈیڈ آف آنرز کی رفاہی سرگرمیوں کے لیے رقمی امداد	۵۳،۴۶۰
(۱۶) ایتھلٹک کلب (کوئٹہ) کے لیے منظوری زرامداد	۴،۰۰۰
(۱۷) انجمن خواتین کل پاکستان کے لیے منظوری زرامداد	۵۰،۰۰۰

	روپے
(۱۸) سکول ٹیچروں کو بونس کی رقم	۱,۰۰۰
(۱۹) ضلعی مشاورتی کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان کے سفر خرچ کے لیے رقم	۱,۰۰۰
(۲۰) ٹیکسٹ بک کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان کے سفر خرچ کی رقم	۱,۰۰۰
(۲۱) آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے لیے منظوری زر امداد	۱,۰۰۰
(۲۲) کھیلوں اور سپورٹس کی رقمی منظوری	۵۸,۰۰۰
(۲۳) انجمن ترقی اردو کراچی کے لیے منظوری زر امداد	۵۰۰
(۲۴) جناح میموریل لائبریری، لاہور کے لیے منظوری زر امداد	۵۰۰
(۲۵) مغربی پاکستان میں ادب کی ترقی کے لیے رقمی منظوری	۲۰۰,۰۰۰
(۲۶) بزم اقبال فنڈ کے لیے رقمی منظوری	۲۵,۰۰۰
(۲۷) انسٹیٹیوٹ آف اسلامک کلچر (پاکستان) لاہور کے لیے رقمی منظوری	۲۵,۰۰۰
(۲۸) اردو اکادمی لاہور کو منظوری زر امداد	۵۰,۰۰۰
(۲۹) پنجابی ادبی اکادمی لاہور کے لیے منظوری زر امداد	۵۰,۰۰۰
(۳۰) پاکستان آرٹ کونسل کو رقمی منظوری	۵۰,۰۰۰
(۳۱) شاہ عبداللطیف یادگار کمیٹی کو رقمی منظوری اور منظوری نگہداشت و مرمت	۱۵,۰۰۰
(۳۲) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کو اردو میں شائع کرنے کے لیے یونیورسٹی کو منظوری زر امداد	۵۰,۰۰۰
(۳۳) بھٹ شاہ کلچرل سنٹر کی عمارت کے لیے رقمی منظوری	۲۲,۰۰۰
(۳۴) عباسین آرٹ سوسائٹی پشاور کے لیے رقمی منظوری	۱۰,۰۰۰

	روپے
(۳۵) آرٹ و لٹریچر لائبریری (کوئٹہ) کو رقمی منظوری	۱،۵۰۰
(۳۶) سپورٹس اور گیمس کی ترقی کے لیے رقمی منظوری	۱۰،۰۰،۰۰۰
(۳۷) مذہبی اداروں کے لیے منظوری زر امداد	۶،۰۰۰
(۳۸) کیڈٹ کالج حسن ابدال کے لیے منظوری زر امداد	۸،۱۸،۹۸۰
(۳۹) سنیڈمین لائبریری کے لیے منظوری زر امداد	۵،۰۰۰
(۴۰) پبلک ڈے کی رسومات (کراچی) کے لیے رقمی منظوری	۶،۵۰۰
(۴۱) جونیئر بریگیڈ کے لیے رقمی منظوری	۲،۵۰۰
(۴۲) کراچی جغرافیائی سوسائٹی (کراچی) کے لیے رقمی منظوری	۲،۵۰۰
(۴۳) کراچی سکولز فیڈریشن کراچی	۳،۰۰۰
(۴۴) کتابوں کے تبصرہ کے لیے معاوضہ (کراچی)	۳۰،۰۰۰
(۴۵) سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد کے لیے منظوری زر امداد	۱،۰۰،۰۰۰
(۴۶) جامعہ دینیہ دار الھدیٰ اور سلطان المدارس خیر پور کے لیے منظوری زر امداد۔	۸،۰۰۰
(۴۷) پشتو اکادمی، پشاور کے لیے منظوری زر امداد	۱،۰۰،۰۰۰
(۴۸) معطل خیر پور ویلفیئر ٹرسٹ کی رفاہی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ۔ ممتاز کالج خیر پور میر کے انٹر کالج مباحثہ کے لیے زر امداد	۱،۰۰۰
(۴۹) کیڈٹ کالج پٹارو کو منظوری زر امداد	۶،۲۷،۷۶۰
(۵۰) کیڈٹ کالج حسن ابدال کو زائد رقمی منظوری	۱۲،۳۰۰
(۵۱) آل پاکستان انجمن خواتین (اپوا) کے لیے زائد رقمی منظوری	۲۰،۰۰۰
(۵۲) بین الاقوامی انجمن آرٹس حصّہ پاکستان کراچی کو منظوری زر امداد۔	۵،۰۰۰
(۵۳) مجلس معاصرین، راولپنڈی کو منظوری زر امداد	۱۵،۰۰۰
میزان منظوری زر امداد۔	۳۹،۹۰،۵۶۰

لاہور عجائب گھر اور لائبریریوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے آئندہ سال کے میزانیہ میں ۶،۰۰ لاکھ روپے کی رقم شامل کی گئی ہے ۔

ذیل کے گوشوارہ میں تعلیم سے متعلق بعض خاص بنیادی اعداد درج کیے گئے ہیں ۔

باب — ۱۱

صحتِ عامہ

دیہی مراکزِ صحت
اِنسدادِ ملیریا
عام
نئی اسکیمیں

باب ۱۱

صحتِ عامّہ

شعبہ صحتِ عامہ میں ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے آئندہ سال کے پروگرام میں خاص توجہ دی جا رہی ہے ۔

موجودہ گراف سے ۶۰ - ۱۹۶۱ء کے ترقیاتی پروگرام کے تحت صحتِ عامہ کے لئے سرمایہ کے تعین کا اندازہ ہوتا ہے ۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سالِ رواں کے ترمیم شدہ اعداد ۶۱-۱۹۶۲ء کے اعداد کے مقابلہ میں ۲۶ء ۸ فیصدی کی تخفیف کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اس تخفیف کا ایک سبب اس شعبہ میں ترقیاتی پروگرام کو تسلی بخش طور پر رُو بہ عمل نہ لانے سے پیدا ہُوا ۔ اس شعبہ میں ترقی کی تحریک پیدا کرنے کے لئے کوشش جاری ہے اور آئندہ سال کے رقمی تعین میں ۲۳ء ۵۷ فیصدی تک اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

صحتِ عامہ (ترقیات) و نیز اخراجات غیر ترقیاتی کے لئے سال رواں میں مہیا کردہ ۸۷ء ۹ کروڑ کے مقابلہ میں ۱۶ء ۱۲ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے ۔ سال ۱۹۵۵ - ۱۹۵۶ سے ۱۹۶۳ - ۶۴ء تک ہیلتھ سیکٹر میں اخراجات کا اضافہ صفحہ پر گراف میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ ۱۶ء ۱۲ کروڑ کی رقم کو مندرجہ ذیل طریقہ سے تقسیم کیا گیا ہے :۔

ترقیاتی اخراجات	۸۹ء ۴ کروڑ روپے
متوالی اخراجات (غیر ترقیاتی)	۰۶ء ۷ کروڑ روپے
سرحدی علاقوں میں صحت کی سکیمیں	۲۱ء ۰ کروڑ روپے
میزان	۱۶ء ۱۲ کروڑ روپے

سال ۱۹۵۵ - ۵۶ کے اخراجاتِ محاصل کا تعین اور سال ۱۹۶۳ - ۶۴ کے لئے مجوزہ سرمایہ کاری کو ذیل کے نقشے میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(روپے لاکھوں میں)

سرمایہ کاری برائے سال ۱۹۶۲-۶۳ء — ۱،۷۷

سرمایہ کاری برائے سال ۱۹۶۳-۶۴ء — ۲،۰۴

اخراجاتِ محاصل

۱۹۵۵-۵۶ء	۳،۲۷
۱۹۵۶-۵۷ء	۳،۲۴
۱۹۵۷-۵۸ء	۳،۴۸
۱۹۵۸-۵۹ء	۴،۴۰
۱۹۵۹-۶۰ء	۴،۸۳
۱۹۶۰-۶۱ء	۵،۹۴
۱۹۶۱-۶۲ء	۷،۵۳
۱۹۶۲-۶۳ء	۸،۱۰
۱۹۶۳-۶۴	۹،۱۲

دیہی مراکزِ صحت

دیہی مراکزِ صحت کے قیام اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے منصوبہ کے جملہ تعینی ۲،۶۶ کروڑ روپے میں سے سالِ رواں کے دوران میں ۰،۸۱ کروڑ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ اکتیس دیہی مراکزِ صحت کی تعمیر، دو نئے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں اور چار تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

صوبہ مغربی پاکستان کے قیام کے وقت سے ہسپتالوں اور شفاخانوں کی تعداد ۱۲۴۸ سے بڑھ کر ۱۵۹۳ ہو گئی ہے۔ دیہی مراکزِ صحت کی تعمیر اور ترقی کے لئے ۰،۷۲ لاکھ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ ان ہسپتالوں کی نگہداشت اور ان میں موزوں ساز و سامان کی فراہمی کے لئے مناسب گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ مہم بی سی جی ٹیکہ کاری کے لئے نیز دس ٹی۔بی کلینک کے قیام کے لئے آئندہ سال کے میزانیہ میں ۱۶،۰۸ لاکھ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔

انسدادِ ملیریا

انسدادِ ملیریا کے لئے سالِ رواں کی رقمی گنجائش ۵۰ لاکھ کے مقابلہ میں آئندہ سال ۷۰ لاکھ کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔

جنرل

پانچ نئے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کے قیام کے لئے اور چودہ ضلعوں کے صدر مقاموں کے ہسپتالوں کے درجہ میں اضافہ کے لئے بھی رقمی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ آئندہ

سال میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے ۱۴ لاکھ روپے کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے سال ۱۹۶۳-
۶۴ میں وظائف کے لئے ۲۱ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے

نئی سکیمیں شعبہ صحت میں موجودہ اسکیموں کے علاوہ نئی اسکیموں کے لئے تخمیناً ۳۶ء۱ کروڑ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ ان نئی اسکیموں میں نئے ضلعی صدر مقاموں کے ہسپتالوں کی تعمیر اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کے درجوں میں اضافہ کے لئے ساز و سامان کی خرید، نئے شفاخانوں کا قیام اور ٹی۔ بی سینیٹوریم کی تعمیر شامل ہے۔ ٹی۔ بی چیک اور ٹائیفائڈ کی انسدادی تدابیر کے لئے ۳۶ء۵ لاکھ روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

HEALTH

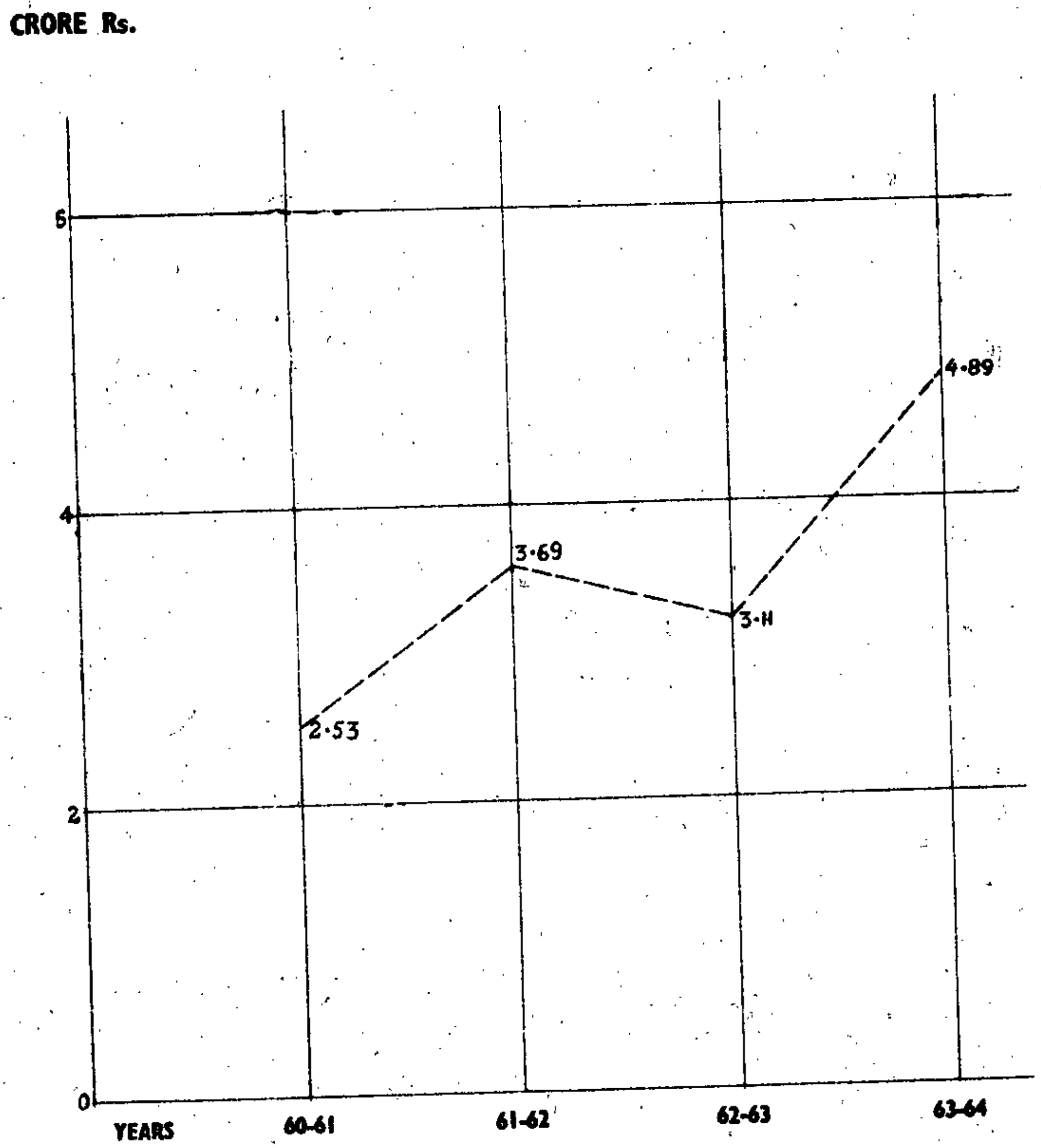

REVENUE EXPENDITURE ON HEALTH SECTOR: 1955-56 TO 1963-84

(CAPITAL INVESTMENT For 1963-64: 304 LAC Rs:)

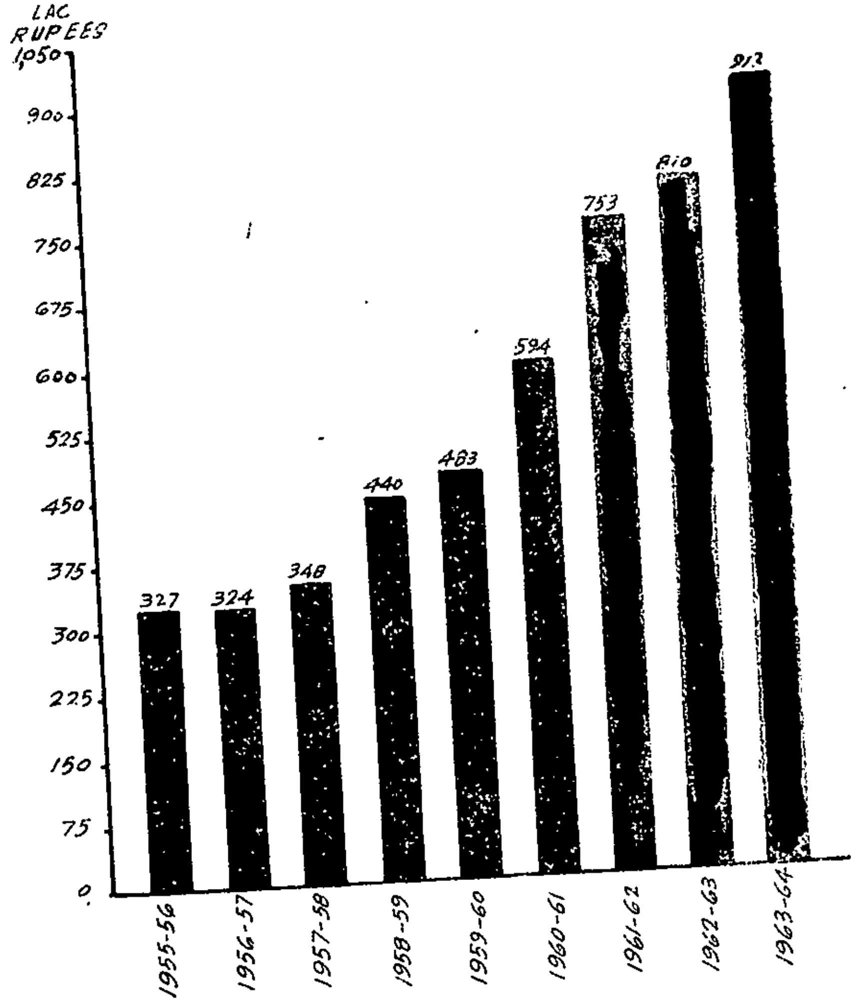

باب — ۱۲

نقل و حمل اور مواصلات

مغربی پاکستان ریلوے

شارعات

COMMUNICATIONS

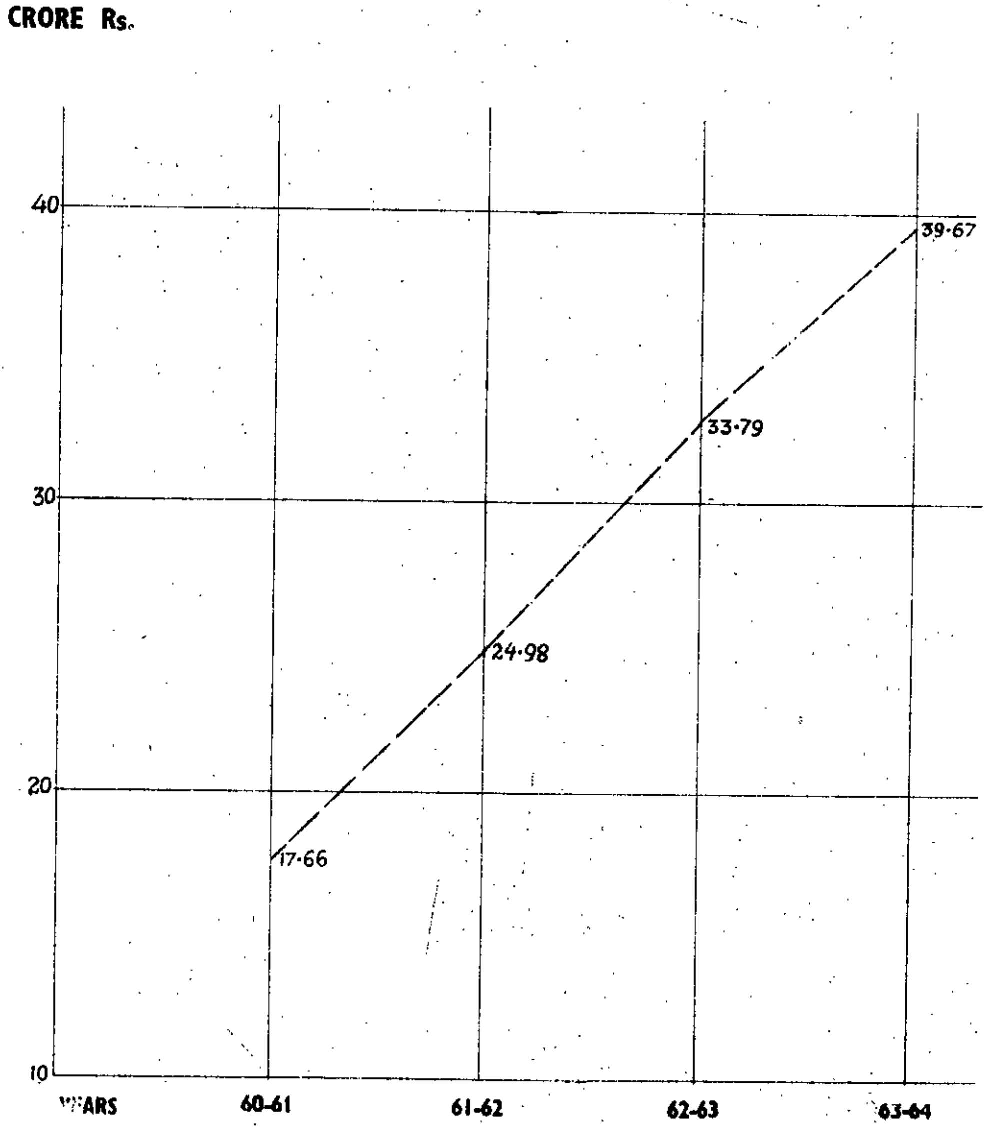

باب - ۱۲

نقل وحمل اور مواصلات

دوسرے پنج سالہ منصوبے میں نقل وحمل اور مواصلات کی ترقی بالخصوص مغربی پاکستان میں شارعات کی اصلاح پر معقول زور دیا گیا ہے ۔ تعین رقوم کی اصل پلان کے مطابق اس رقم کا ۳۵ فیصد شارعات کی تعمیر اور روڈ ٹرانسپورٹ کے لیے اور ۳۰ فیصد اس علاقہ میں ریلوں کے لیے مختص کیا گیا تھا ۔

مغربی پاکستان ریلوے - ریلوں کو ۱۹۶۲ء کے دوران میں صوبائی بنا دیا گیا تھا ۔ ریلوں کا دائرہ عمل اور کام کی تفصیلات میزانیے کے جزو ریلوے میں بیان کی جا چکی ہیں ۔ کامل سال کے دوران میں ریلوے فنڈ حساب میں بھاری قرضوں کے باوجود صوبائی حکومت ریلوں کو درست طریقے پر چلانے میں کامیاب رہی ہے ۔

۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ریلوں کے ترقیاتی پروگرام میں ۲۱٫۰۷ کروڑ کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے ۔ اس پروگرام کے تحت کلاں مدات حسب ذیل ہیں :-

رولنگ سٹاک کی تبدیلی	(۹٫۱۹ کروڑ)
پلانٹ اور مشینری کی گنجائش	(۲۹٫۰۷ لاکھ)
پلوں کی بحالی	(۶۶٫۶۶ لاکھ)
ٹریک کی مرمت	(۵٫۹۵ کروڑ)
کارہائے انجینیری اور عمارات	(۵٫۰۰ کروڑ)
کراچی سرکلر ریلوے	(۴۳٫۰۰ لاکھ)

یہ تمام منصوبے زیر تعمیر ہیں اور ان منصوبوں کے لیے اگلے سال کے میزانیہ میں کل ۲۱٫۶۳ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ ۶٫۴۳ لاکھ روپے کی ایک رقم نئے منصوبوں کے لیے جن میں رولنگ سٹاک، ٹریک کی بحالی اور نئی تعمیرات شامل ہیں، مہیا کی گئی ہے ۔

سیکٹر کے لیے تعین رقوم ۔ اس سیکٹر کے لیے تعین رقوم دیے ہوئے گراف میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔ سالِ رواں کا ترمیم شدہ تخمینہ ۳۴،۱۴ کروڑ روپے کا ہے اور ۳۹،۶۷ کروڑ روپے اگلے سال کے لیے مہیا کیے گئے ہیں جو ۱۷،۴ فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے ۔

شارعات کے لیے تعین رقوم ۔ اس کل تعین کردہ رقم میں سے ۷،۹۷ کروڑ روپے اگلے مالی سال کے دوران میں تعمیر اور اصلاح کے لیے مہیا کیے گئے ہیں ۔ جب کہ سال رواں کے دوران میں اس مقصد کے لیے ۶،۵۰ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں ۔ اس طرح ۲۲،۶ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ ۶۳ - ۱۹۶۴ء کے لیے ۷،۹۷ کروڑ روپے کے تعین کی تفصیلات حسب ذیل ہیں :-

	روپے
۱ - برائے کارہائے جاریہ	۳۹۱،۰۴ لاکھ
۲ - برائے تعمیراتِ نو (بشمول ۲۰،۰۰ لاکھ روپے برائے ممکن العمل سرٹے)	۱۲۰،۹۶ لاکھ
۳ - برائے کارہائے کراچی ڈویژن (۱ بالا میں شامل نہیں کیے گئے)	۴۰،۰۰ لاکھ
۴ - برائے کارہائے علاقہ سار رینج	۱۲،۰۰ لاکھ
۵ - برائے ٹھٹھہ سجاول پل	۲۰،۰۰ لاکھ
۶ - برائے کارہائے علاقہ گڈو بیراج	۲۰،۰۰ لاکھ
۷ - برائے شارعی تحقیقی تجربہ گاہ	۸،۰۰ لاکھ
۸ - برائے کارہائے خورد	۷،۰۰ لاکھ
۹ - دریائے سندھ پر بمقام سہوان کشتیوں کا پل - خدمت گھاٹ	۱۰،۰۰ لاکھ
۱۰ - سرحدی علاقوں میں شارعات	۴۸،۱۹ لاکھ
۱۱ - شارعات غلام محمد بیراج	۱۰۰،۰۰ لاکھ
میزان	۷۹۷،۱۳ لاکھ
یا	۷،۹۷ کروڑ

شارعی ترقیاتی پروگرام - تقریباً ۴۶۰ میل لمبی تارکول سڑکیں اور ۱۹۰ میل لمبی غیر پختہ سڑکیں مالی سال رواں کے اختتام تک مکمل ہو جائیں گی ۔

اگلے سال کے شارعی ترقیاتی پروگرام میں تقریباً ۳۱۰ میل طویل تارکول سڑکوں اور تقریباً ۱۴۰ میل لمبی غیر پختہ سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔

۹۷ء۷ کروڑ روپے کی کل مختص رقم میں سے تقریباً ۵۵ء۳ کروڑ روپے ۳۴۳ زیر تعمیر شارعی منصوبوں پر اور ۸۸ء۱ کروڑ روپے ۵۰ نئے شارعی منصوبوں پر (جو اگلے مالی سال کے دوران میں زیر عمل لائے جائیں گے) خرچ کی جائیں گی ۔

شارعات گدو بیراج - نئے گدو بیراج کے علاقہ میں معقول ذرائع مواصلات مہیا کرنے کے لیے میزانیہ میں ۲۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس علاقے میں سڑکوں کی تعجیلی تعمیر کی غرض سے تعمیری کام زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی بجائے محکمۂ عمارات و شارعات کے سپرد کیا گیا ہے۔ علاقہ گدو بیراج میں چھ شارعی منصوبوں یعنی ہمایوں ۔ ٹھل سڑک ، کھنڈکوٹ سیفل سڑک سیفل ــ ٹھل سڑک ، سیفل ــ ٹینگوریبی سڑک ، جیکب آباد ــ ٹھل روڈ اور ڈوڈاپور گڑھی خیرو سڑک پر تعمیری کام ہو رہا ہے ۔ اباروبٹی سے شروع ہونے والی نئی سڑک کی تعمیر کا کام اگلے سال کے دوران شروع کیا جائے گا ۔ توقع ہے کہ علاقہ گدو بیراج میں جون ۱۹۶۴ء کے اختتام تک ۴۵ میل لمبی نئی سڑکوں کا اضافہ ہو جائے گا ۔

شارعات سار رینج - اس علاقے میں واقعہ کانوں سے کوئلے کی نقل و حمل کے لیے بہتر ذرائع مواصلات مہیا کرنے کی غرض سے میزانیہ میں سار رینج رقبہ کی سڑکوں کی تکمیل کے لیے ۱۲ لاکھ روپے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے ۔

سرحدی علاقے - سرحدی علاقوں میں مواصلات کی ترقی پر معقول توجہ دی جارہی ہے اور قبائلی علاقوں میں سڑکوں کے لیے ۱۳ء ۸۴ لاکھ روپے کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے ۔ بقایا گنجائش کار ہائے علاقہ کراچی، نئی سڑکوں اور ریلوں کے ممکن العمل سروے، بمقام سہوان دریائے سندھ پر کشتیوں کے پل ــ خدمات گھاٹ اور اصلاحی کارہائے خورد کے لیے نشان زد کر دی گئی ہے ۔

صوبہ میں سڑکوں کی کل لمبائی جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو تھی اور جو توقع کے مطابق یکم جولائی ۱۹۶۴ء کو ہوگی ذیل میں ظاہر کی گئی ہے ۔

	پختہ سڑکوں کی لمبائی	غیر پختہ سڑکوں کی لمبائی
۱۵ اگست ۱۹۴۷ء	۵،۰۵۰	۸،۷۲۱
۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء	۷،۹۸۰	۱۱،۱۲۲
یکم اپریل ۱۹۵۹ء	۸،۶۹۰	۱۰،۲۴۳
یکم جولائی ۱۹۶۰ء	۸،۷۷۲	۱۰،۴۰۴
یکم جولائی ۱۹۶۱ء	۸،۸۴۳	۱۱،۶۱۴
یکم جولائی ۱۹۶۲ء	۱۰،۰۲۵	۱۱،۸۱۵
یکم جولائی ۱۹۶۳ء (متوقع)	۱۰،۴۸۵	۱۲،۰۰۵
یکم جولائی ۱۹۶۴ء (متوقع)	۱۰،۸۴۵	۱۲،۱۴۵

وزیرستان، ڈیرہ اسماعیل خاں، کوئٹہ اور قلات کے ڈویژنوں کے خاص علاقوں میں واقعہ سڑکیں شامل ہیں۔

اخراجات نگہداشت

سڑکوں کی تعمیر کے لیے تعین کردہ رقوم کے علاوہ حکومت صوبے میں موجودہ سڑکوں اور پلوں کی نگہداشت پر جس میں سرحدی علاقوں کے سابق جنوبی خاص علاقوں کی اہم اور غیر اہم سڑکیں شامل ہیں، ۳،۶۵ کروڑ کی ایک رقم بھی خرچ کرے گی۔

باب — ۱۴

معاشرتی بہبود - افراد اور روزگار

باب ۱۳

معاشرتی بہبود

اس شعبہ میں ترقی تسلی بخش نہیں رہی۔ اس شعبہ کے لیے گذشتہ تین سال کے دوران میں فراہم شدہ گنجائش جیسا کہ گراف دیکھا جا سکتا ہے۔ قابل نظر انداز تھی۔

آئندہ مالی سال میں اس شعبہ کے لئے ۲۴ر۱ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے جو ۴۷ر۹۴ فیصد کے اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔

معاشرتی بہبود کے لیے سال رواں کی گنجائش ۱۲ لاکھ کے مقابلہ میں آئندہ سال میں ۲۴ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ ایک نظامت معاشرتی بہبود کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ وہ مرکزی طور پر معاشرتی بہبود کے تمام کام کی رہبری اور اُسے کنٹرول کر سکے۔ کونسل معاشرتی بہبود کو مہیا کردہ امدادی رقم سال رواں کے ۵ لاکھ روپے سے بڑھا کر سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۷ لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

آئندہ سال میں افرادی قوت اور روزگار کے لیے ۱ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے اس رقم میں سے ۸۰ لاکھ کی رقم (ضلع جہلم) دینا کے مقام پر مختلف پیشوں کی تربیت کا مرکز قائم کرنے کے لیے مختص کی گئی ہے۔ مغلپورہ (لاہور) کے مقام پر پاک جرمن تربیتی مرکز کے قیام کے لیے ۵۰ر۱۱ لاکھ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ۵ لاکھ روپے کی رقم حیدرآباد کے مقام پر ایک فنی تربیتی مرکز کے قیام کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

مرکزی حکومت کی طرف سے منتقل شدہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے نظامت محنت کو پورے طور پر مستحکم کر دیا گیا ہے۔ منصوبہ معاشرتی تحفظ کے لیے ۱ لاکھ کی رقم بطور قرض مہیا کی گئی ہے۔

باب — ۱۴

متفرق

باب ۔۱۴

متفرق

ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد

ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد میں کسی حد تک کمی رہ جانا ناگزیر ہے ۔ مختلف انتظامی مشکلات کے باوجود صوبے نے ترقیاتی میدان میں نمایاں نتائج حاصل کیے ہیں ۔ حکومت مسلسل یہ کوشش کر رہی ہے کہ ترقی پذیر اقتصادیات کے مطابق انتظامی ضابطہ ہائے کار میں معقولیت پیدا کرے ۔

ترقیاتی پروگرام پر بہتر عملدرآمد کے لیے حکومت نے سال کے دوران میں بعض اہم انتظامی اقدامات کیے تھے ۔ تمام پروگرام پر ڈویژن کے افسران کے ساتھ بحث کی گئی ۔ مقامی مسائل اور مشکلات جو اکثر عملدرآمد میں تاخیر کا باعث ہوتے ہیں کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیا گیا اور ان کے تسلی بخش حل مترتب کیے گئے ۔ اگلے سال کے لیے ترقیاتی پروگرام سے اب مختلف محکموں کو مطلع کیا جا چکا ہے اور محکمہ مالیات میں ایک شعبہ عملدرآمد میزانیہ قائم کر دیا گیا ہے تاکہ اگلے سال کے آغاز سے پہلے پہلے ضروری ضوابط مکمل ہو سکیں تاکہ پروگرام پر عملدرآمد کو بلا کسی تاخیر کے شروع کیا جا سکے ۔

ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کا ایک اہم حصہ عمارتوں کی بسرعت تعمیر ہے جس میں جگہ کا انتخاب اور حصول نقشوں اور اخراجات کے تخمینوں کی تیاری سے واسطہ پڑتا ہے۔ گو تعمیراتی کام کا بڑا حصہ صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات جس میں بڑھتے ہوئے کام سے نمٹنے کے لیے موزون اضافہ کر دیا گیا ہے کے ہاتھوں انجام پاتا رہے گا ۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لاہور میں نئے سکریٹریٹ کی عمارت اور تعلیم اور صحت کے سیکٹروں کے تحت آنے والی تعمیراتی کام کا کچھ حصہ نجی سیکٹر میں تعمیراتی فرموں کو تفویض کر دیا جائے ۔ اعلیٰ اختیارات کی ایک کمیٹی گورنر کی براہ راست نگرانی کے تحت قائم کر دی گئی ہے جس

کے صدر چیف سیکرٹری ہیں ۔ یہ کمیٹی پرائیویٹ مشیروں اور ٹھیکیداروں کو مامور کرنے کے لیے ایک موزوں تنظیم قائم کرے گی ۔ جنھیں مخصوص تعمیراتی کام سونپے جائیں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف ترقیاتی پروگرام میں متوقع تعمیراتی کام جلد مکمل ہوجائے گا بلکہ اس طرح صوبے میں پرائیویٹ تعمیراتی فرموں کے فروغ کو بھی ترغیب حاصل ہوگی ۔

صوبے کو منتقل شدہ مرکزی ادارے

دستور کے نفاذ کے بعد متعدد مرکزی ادارے صوبے کو منتقل کردیے گئے تھے۔ ان اداروں کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے :۔

نمبر شمار	نام ادارہ	مرکزی بجٹ برائے سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں رقمی گنجائش	رقمی گنجائش برائے سال ۱۹۶۳-۶۴ء
		روپے	روپے
۱ ۔	جدولی ذاتوں کے طلبا کے لیے وظائف	۱۸,۷۰۰	۱۸,۷۰۰
۲ ۔	وظائف برائے عیسائی طلبا	۳۷,۵۰۰	۳۷,۵۰۰
۳ ۔	معدنیاتی وسائل کے بیورو کا شعبہ معدنیاتی ترقی	۳,۸۸,۷۰۰	۴,۲۸,۲۴۰
۴ ۔	چٹانی نمک کی معادن اور کانوں کی ترقی	۸۰,۰۰,۰۰۰	۴۷,۰۰,۰۰۰
۵ ۔	ڈیگاری معادن زغال سور رینج میں سڑکوں کی تعمیر	۳,۰۰,۰۰,۰۰۰	۱۲,۰۰,۰۰,۰۰۰
۶ ۔	مرکزی لیبر کمشنر کا محکمہ	۲,۳۲,۰۰۰	۲,۸۴,۸۷۰
۷ ۔	ایم اینڈ ای آرگنائزیشن	۱۸,۱۴,۸۰۰	۱۸,۱۵,۸۰۰
۸ ۔	نظامت معاشرتی بہبود	۱,۰۵,۱۰۰	۱,۰۵,۱۰۰
۹ ۔	میڈیکل سوشل ورکس پراجیکٹ کراچی و راولپنڈی	۱,۷۲,۴۰۰	۱,۷۲,۴۰۰

۱۰	معاشرتی اقتصادی مرکز برائے خواتین کراچی	۹۷,۴۰۰	۹۷,۴۰۰
۱۱	نادار اور مفلس عورتوں کے لیے سہارا گھر	۱,۴۰,۶۰۰	۱,۴۰,۶۰۰
	کراچی و راولپنڈی	۱,۷۰,۰۰۰	
۱۲	ادارہ برائے نابینایان کراچی	۱,۳۶,۰۰۰	۱,۳۶,۰۰۰
۱۳	شہری اجتماعی ترقیاتی منصوبے کراچی و راولپنڈی	۳,۹۶,۰۰۰	۳,۹۶,۰۰۰
۱۴	ڈویژن صنعت کا عملہ سیکریٹریٹ	۴۷,۳۰۰	۴۷,۳۰۰
۱۵	بحالیات / تعمیرات ڈویژن کا عملہ سیکریٹریٹ	۲۵,۰۰۰	۲۵,۰۰۰
۱۶	محنت و معاشرتی بہبود ڈویژن کا عملہ سیکریٹریٹ	۶۶,۲۰۰	۶۶,۲۰۰
۱۷	پاکستان ایکٹکس ٹریننگ سنٹر	۲۴,۲۰۰	۲۴,۲۰۰
۱۸	ہیئت ترقیاتی کراچی کا شعبہ بازبحالی	۱۱,۷۵,۰۰۰	۱۱,۷۵,۰۰۰
۱۹	معاشرتی بہبود ریسرچ سنٹر	۱۲,۵۰۰	۱۲,۵۰۰
۲۰	کنویلیسنٹ ہوم کراچی	۵۰,۰۰۰	۵۰,۰۰۰
۲۱	آبادکاری گداگران	۳,۰۷,۰۰۰	۳,۰۷,۰۰۰
۲۲	رضاکارانہ معاشرتی کام کا تربیتی مرکز	۵۸,۰۰۰	۵۸,۰۰۰
۲۳	وقف بہبود اطفال	۱۱,۵۰۰	۱۱,۵۰۰
۲۴	جسمانی طور پر معذوروں کے لیے ورکشاپ	۱,۳۷,۰۰۰	۱,۳۷,۰۰۰
۲۵	ادارۂ نابینایان	۱,۳۰,۰۰۰	۱,۳۰,۰۰۰
۲۶	سیٹو۔ پاک ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کراچی	۱,۵۵,۸۰۰	۳,۰۰,۰۰۰
۲۷	وسیع تر کراچی بازبحالی پروگرام	۴,۴۳,۰۰,۰۰۰	۴,۲۳,۳۰,۰۰۰
۲۸	جنگلات مغربی پاکستان کے حشراتی خطوں کا سروے	۱,۷۹,۰۰۰	۱,۷۹,۰۰۰
۲۹	ادارۂ جنگلاتی ریسرچ پاکستان کی ترقی اور تنظیم جدید	۹۰,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰,۰۰۰

۳۰	پاہڑی پشاور میں بروسلوسز کا کنٹرول اور انسداد	۲۶,۱۰۰	۲۸,۰۰۰
۳۱	بیطاری ماہرین حیاتیات کی پیداوار اور معیار بندی کے لیے ترقی دادہ طریقوں کی نشوونما کی سکیم	۲۶,۰۰۰	۲۶,۰۰۰
۳۲	دودھیل مویشیوں میں ورم پستان کے کیمیائی طریقۂ علاج اور کنٹرول کے جائزے کی سکیم	۳۳,۰۰۰	۳۸,۰۰۰
۳۳	تپ دق کے واقعات کے جائزے کی سکیم	۶۹,۰۰۰	۷۴,۰۰۰
۳۴	پاکستان میں پاسچرولسس کے جائزے اور ایک موثر ویکسین اور دیگر ذرائع تیار کرنے کی سکیم	۳۸,۰۰۰	۴۹,۰۰۰
۳۵	ادارہ پرورش حیوانات پاکستان پشاور	۲۶۴,۰۰۰	۲,۷۵,۰۰۰
۳۶	مغربی پاکستان کے تعمیر مکانات اور آبادکاری کے ادارے	۱,۲۵,۰۰۰	۱۲,۵۰۰
۳۷	ڈیکس ایڈس ایسوسی ایٹس	۵۷,۸۰۰	۶,۵۸,۰۰۰
۳۸	سنٹرل سائل میکینکس اینڈ ہائیڈرالکس لیباریٹری کراچی	۱,۴۱,۰۰۰	۱,۴۱,۰۰۰
۳۹	تحفظ نباتات کے سامان کا حصول	—	۲,۸۵,۰۰,۰۰۰
۴۰	سون بیماری کے کنٹرول کے لیے سکیم	—	۳۴,۰۰۰
۴۱	ٹرگوڈرما پر کنٹرول	—	۱,۴۶,۰۰۰
۴۲	نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا حیاتیاتی کنٹرول	—	۸۸,۰۰۰
۴۳	پاہڑی پشاور میں عارضی عملے کے تقرر کی سکیم	—	۱۷,۰۰۰
۴۴	سینٹو ادارہ افزائش حیوانات مالیبر	—	۹,۸۱,۰۰۰
۴۵	امداد برائے نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو	—	۱,۰۰,۰۰۰
۴۶	محکمہ نمک	۳۲,۳۱,۰۰۰	—

میزانیہ پر ایک طائرانہ نظر

	۱۹۶۳-۶۴ء	۱۹۶۲-۶۳ء		۱۹۶۱-۶۲ء
	تخمینہ میزانیہ	ترمیم شدہ تخمینہ	تخمینہ میزانیہ	حسابات
میزانیہ محاصل	روپے	روپے	روپے	روپے
وصولیات				
کسٹم	۴,۰۹,۰۰	۴,۰۹,۰۰	۴,۱۷,۶۸	
محصولات مرکزی آبکاری	۴,۴۰,۰۰	۴,۳۹,۰۰	۳,۷۲,۰۰	۲,۵۴,۱۱
کارپوریشن ٹیکس	۲۶۰,۸۲	۲۴۹,۰۰	۲,۳۶,۷۶	
کارپوریشن ٹیکس کے ماسوا محصول آمدنی (بشمول وصولیات تحت مارشل لا)	۹,۰۰,۵۸	۸,۵۷,۸۰	۸,۱۰,۱۳	۴,۳۵,۴۵
محصول فروخت	۱۷,۵۶,۰۲	۱۶۴۹,۱۹	۱۶,۶۹,۸۰	۱۷۵۳,۰۰
مالیہ اراضی (خالص)	۷,۴۴,۹۸	۶,۷۹,۷۴	۷,۸۵,۶۵	۱۱,۵۹,۸۸
صوبائی آبکاری	۳,۵۵,۷۱	۳,۵۷,۳۸	۳,۵۴,۰۷	۲,۲۸,۰۷
اسٹامپ	۳,۴۳,۵۰	۳,۳۷,۱۸	۳,۲۸,۱۷	۲۷۶,۹۶
جنگلات	۲۹۳۱۱	۲۷۶۹۱	۲۸۴۴۰	۲,۷۷,۸۰
ایکٹ موٹر گاڑیاں کے تحت صوبیاں	۳,۴۰,۸۴	۳,۰۱,۳۰	۲,۶۹,۱۲	۲,۸۱,۲۸
دیگر محصولات وواجبات	۶,۶۶,۸۰	۴,۸۹,۰۴	۵,۵۵,۰۴	۳,۰۱,۵۵
ریلوے (خالص آمدنی)				
آب پاشی (خالص آمدنی)				
خدمت قرضہ	۱۴,۴۰,۰۴	۱۶,۹۰,۲۰	۱۶,۲۹,۵۹	۱۰,۰۶,۲۷
دیوانی نظم ونسق	۱۵,۸۶,۰۴	۱۳,۰۸,۹۰	۱۳,۴۱,۸۳	۴,۷۱,۷۵
	۲,۹۷,۴۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۴۷	نمک پر صرف سرمایہ	۱,۸۶,۰۰۰	—
۴۸	میڈیکل سٹورز ڈپو۔ لاہور	۱,۰۸,۰۹,۰۰۰	۹۷,۵۹,۶۰۰
۴۹	میڈیکل سٹورز ڈپو۔ کراچی	۸۰,۵۰,۰۰۰	۷۷,۳۷,۶۰۰
۵۰	ریزرو میڈیکل سٹورز	۳,۰۰,۰۰۰	—
۵۱	مزدوران معادن زغال کے لیے معاشرتی فنڈ کی تنظیم	۱۰,۴۶,۰۰۰	۸,۹۳,۵۰۰

صوبائی انتظامیہ میں منتقل شدہ ذمے داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے موزون اضافہ کردیا گیا ہے اور بیشتر منتقل شدہ اداروں میں کام کی رفتار تسلی بخش ہے ۔

میزانیہ غیر ملکی زرمبادلہ

اگلے سال کے بجٹ کے لیے متوقع غیر ملکی زرمبادلہ کی ضروریات کو پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران متوقع طور پر کیے جانے والے مواعید کی مالیت اور پاکستان کے اپنے وسائل کے مقابل نئے مواعید کے لیے رقوم کی تعین کو مختلف کالموں میں دکھایا گیا ہے ۔

غیر ملکی زرمبادلہ کے لیے مطالبات مرکزی حکومت کے زیر غور ہیں اور غیر ملکی زرمبادلہ کی دستیابی کی صورت حال پاکستان کے نقد وسائل کے اندراور اشیائی قرضوں / امداد کے مقابل دونوں کے جون ۱۹۶۳ء کے آخر تک واضح ہو جانے کی توقع ہے ۔ پر کیفیت نامہ مختلف محکموں کو قطعی طور پر تعین شدہ رقوم کو ظاہر نہیں کرتا ۔

رفاہی محکمے	۴,۶۰,۱۱	۳,۷۸,۱۵	۴,۸۱,۳۹	۴,۵۲,۶۴
تعمیرات دیوانی ومتفرق ترقیات عامہ	۱,۰۴,۳۳	۹۳,۸۰	۸۶,۳۹	۹۲,۱۸
متفرق	۲,۶۷,۸۲	۲,۶۹,۰۰	۲,۴۰,۲۴	۲,۸۲,۷۹
مرکزی اورصوبائی حکومتوں کے مابین شرکتی رقوم اور متفرق تنسویات	۱۴۷۶۵۳	۲۱,۹۴,۸۶	۱۰,۱۹,۱۵	۱۳,۱۱,۷۰
غیر معمولی مدات	۱۲,۵۸,۲۶	۷,۰۶,۰۴	۵,۷۲,۵۰	۵,۶۶,۲۷
دیگر مدات	۵۱,۳۷	۴۷,۹۸	۴۸,۴۶	۴۳,۵۷
کل وصولیات	۱۳۴,۵۳,۳۱	۱,۲۸,۷۶,۶۵	۱,۱۵,۹۲,۵۳	۹۳,۳۲,۱۹

اخراجات

محاصل پر براہِ راست بار	۵,۶۵,۶۳	۵,۵۸,۲۴	۵۶۶۰۳	۵,۰۶,۸۹
آبپاشی (بلاشمول سود)	۷۶,۹۸	۸۰,۲۰	۱,۱۲,۲۳	۲,۲۲,۳۰
خدمات خرچہ (معہ تجارتی محکموں کے صرف سرمایہ پر سُود)	۱۹,۲۱,۸۱	۱۵,۱۶,۲۰	۱۶,۵۹,۸۴	۳۰۳,۰۴
انتظام عمومی	۵,۹۳,۴۰	۵,۶۵,۰۸	۵۳۴,۴۶	۴,۶۷۵۸
پولیس	۱۰۷۹,۹۱	۱۰,۲۷,۱۳	۱۰,۳۱,۳۸	۹,۰۸,۵۳
سرحدی علاقے	۱,۷۴,۴۳	۱۱۹۸۱	۱۲۷۲۹	۱۱۲۱۲
تعلیم	۲۲۳۸,۷۲	۲۰,۶۲,۷۰	۲,۱۷,۷۸	۱۴,۴۰,۸۸
خدمات صحت	۷,۰۵,۷۵	۶,۶۰,۳۳	۶,۹۲,۹۶	۴,۸۲,۷۹
زراعت	۳,۰۳,۵۳	۳,۰۷,۳۶	۳,۱۱,۷۳	۳,۳۳,۳۳
پرورش حیوانات	۱,۰۷,۲۰	۸۹,۸۸	۱,۱۳,۶۰	۱,۰۶,۴۸
صنعت	۹۲,۷۳	۸۹,۷۵	۹۱,۳۲	۸۸,۸۶
ترقیاتی اخراجات	۲۵,۶۴,۳۹	۱۹,۴۱,۰۹	۲۰,۴۸,۷۹	۱۱,۰۲,۷۸
تعمیرات دیوانی ومتفرق ترقیات عامہ	۵,۸۴,۲۴	۴,۶۹,۳۵	۴,۶۳,۳۹	۶,۱۲,۶۰

متفرق	۶,۴۰,۶۵	۶,۸۶,۹۰	۶,۶۷,۰۷	۷,۲۴,۹۵
دیگر مدیں	۵,۱۸,۶۵	۴,۵۱,۱۷	۴,۳۰,۶۱	۴,۰۶,۴۱
کل اخراجات	۱,۲۲,۶۹,۰۲	۱,۶۲,۶,۱۹	۱,۸۶,۸,۴۸	۷۸,۱۹,۳۴
زائد	۱۱,۸۴,۲۹	۲۲,۵۰,۴۶	۷,۲۴,۰۵	۱۵,۱۲,۸۵

بجٹ پر ایک نظر

	۱۹۶۳ء-۶۴	۱۹۶۲ - ۶۳	
	تخمینہ میزانیہ	نظرثانی شدہ تخمینہ	تخمینہ میزانیہ
میزانیۂ سرمایہ			
ترقیاتی اخراجات			
(الف) صرفِ سرمایہ (خالص)			
کارہائے نمک	۱۸,۹۰	۸,۰۰	-
پاکستان ویسٹرن ریلویز (ریلوے بجٹ کے مطابق)	۲۱,۷۰,۳۵	۲۸,۷۶,۳۴	۲۷,۴۵,۷۹
آبپاشی	۱۳,۸۵,۴۳	۱۴,۰۰,۷۰	۱۶,۰۲,۲۸
صحت عامہ کی ترقی	۳,۵۶,۹۰	۵۶,۶۲	۷۴,۶۶
زراعتی ترقی و ریسرچ	۴,۹۲,۷۲	۱,۳۷,۸۲	۱,۴۱,۲۰
صنعتی ترقی	۴,۴۷,۹۹	۶,۶۵,۰۰	۸,۵۱,۰۰
ترقیات ٹاؤن --	۱,۲۹,۵۰	۵۴,۰۰	۶۳,۵۷
کارہائے دیواتی	۳۳,۳۳,۸۵	۱۳,۴۱,۳۸	۱۷,۲۹,۵۷

	۱۹۶۳-۶۴ تخمینہ میزانیہ	۱۹۶۲-۶۳ ترمیم شدہ میزانیہ	۱۹۶۲-۶۳ تخمینہ میزانیہ
مستقل قرضہ (خالص)	۹۶,۸۹ -	۱,۳۳,۶۹	۱,۳۲,۵۰
رواں قرضہ (خالص)	......	۵,۰۰,۰۰	......
مرکزی حکومت سے قرضے (خالص)	۱,۰۵,۴۴,۳۲	۶۸,۶۳,۹۱	۹۴,۹۰,۲۷
قرضوں اور پیشگیوں کی بازیابی (زرعی قرضے)	۱,۰۶,۲۰	۹۶,۳۰	۱,۰۶,۴۳
واپڈا (غیر ملکی قرضے)	۱,۳۹,۵۸	۱,۰۰,۴۴	......
روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (غیر ملکی قرضے)	۱,۶۰,۰۰	۶۰,۰۰	......
پاکستان ویسٹرن ریلوے (غیر ملکی قرضے)	۲,۸۱,۲۲	۲,۱۴,۰۰	......
تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	۶۹,۳۹	۱,۱۳,۵۳	۶۴,۹۸
دیگر قرضدار	۷۳,۷۵	۵۶,۳۹	۱,۵۹,۳۷
مرکزی حکومت سے زر امداد کے علاوہ حساب سرمایہ میں وصولیات اور بازیابیاں	۱۳,۸۱,۱۱	۱۶,۴۳,۵۵	۱۴,۱۵,۸۸
مرکزی حکومت کی جانب سے زر امداد اور سرمایہ کاری	۱۲,۶۰,۴۸	۱۴,۲۷,۰۰	۱۴,۱۲,۶۲
قرضے کی تخفیف یا قرضے سے گریز کے لیے مدبندیاں	۷,۱۸,۰۴	۵,۱۱,۵۱	۴,۰۰,۴۷
غیر سرمایہ بند قرضہ (خالص)	۱,۹۹,۵۴	۱,۸۸,۵۸	۱,۶۵,۱۵
مداتِ امانت و ترسیلات رقوم (خالص)	۷,۴۹,۹۱	۴,۰۶,۲۶	۱۰,۵۸,۸۴
استفادہ نقد بقایا	۶,۷۷,۹۴	-۷,۶۸,۶۳	۲,۲۶,۲۷
کل ذرائع	۱,۷۴,۴۸,۸۸	۱,۲۷,۷۷,۸۸	۱,۵۳,۵۶,۷۹

دیگر کارہائے صوبہ	—	—	—
صوبائی متفرق سرمایہ کاری	—	—	—
(ب) قرضہ جات و پیشگیاں منجانب صوبائی حکومت			
واپڈا	۵۳,۷۴,۰۰	۳۱,۶۲,۵۸	۴۴,۱۸,۷۴
تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	۶۵,۰۰	۶۵,۰۰	—
زرعی ترقیاتی کارپوریشن	۶,۸۲,۲۳	۵,۶۲,۰۱	۹,۷۱,۰۲
کراچی ترقیاتی اتھارٹی	۶,۹۷,۰۰	۷,۴۴,۰۰	—
مغربی پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن			
(ڈویژن صنعت ہائے خورد)	۱,۶۶,۱۸	۷۶,۶۳	—
امداد باہمی ترقیاتی بورڈ	۳۴,۱۶	—	—
زراعت پیشہ افراد	۱,۳۰,۰۰	۱,۰۰,۰۰	۱,۰۰,۰۰
لوکل باڈیز	۷۷,۶۷	۵,۰۵	۵,۱۰,۲۱
دیگر ترقیاتی قرضہ جات	۹۱,۰۰	۱,۵۰,۴۳	۲,۰۵,۲۲
کل ترقیاتی خرچ	۱,۶۰,۵۱,۸۸	۱,۱۴,۰۵,۵۶	۱,۳۲,۱۲,۲۶
جمع۔ غیر ترقیاتی اخراجات	۳,۹۷,۰۰	۳,۷۲,۴۲	۹,۴۳,۵۳
جمع۔ مدات سائر خرچ	۱۰,۰۰,۰۰	۱۰,۰۰,۰۰	۱۰,۰۰,۰۰
کُل تقسیم رقوم	۱,۷۴,۴۸,۸۸	۱,۲۷,۷۷,۹۸	۱,۵۲,۵۶,۷۹
ادا شدہ رقم منجانب —— زائد بمد حساب محاصل	۱۱,۸۴,۲۹	۲۲,۵۰,۴۶	۷,۲۴,۰۵